e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 307 Saturday , August 08 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۵) شمارہ نمبر (۳۰۷) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۸-اگست ۲۰۲۶ء، مطابق ۲۴-صفر المظفر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

کاکروچ جنتا پارٹی کی کیا بولتی پبلک مہم

چھترپتی سمبھاجی نگر (اورنگ آباد): کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے بانی ابھیجیت دیپکے نے جمعرات کو عوام کو درپیش مسائل کو سمجھنے کے لیے کیا بولتی پبلک مہم شروع کرنے کا اعلان کیا۔ دیپکے نے کہا، ہم ملک کے تعلیمی نظام کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ ہم کیا بولتی پبلک مہم شروع کر رہے ہیں۔ ہمارا مقصد پورے ملک میں لوگوں کو درپیش مسائل کو سمجھنا ہے۔ مہاراشٹر کے چھترپتی سمبھاجی نگر میں اپنی رہائش گاہ پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے مختلف مسائل پر مرکزی حکومت پر تنقید کی اور تعلیمی نظام، بے روزگاری اور عدالتی عمل کو لے کر انتظامیہ کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا، ”سیاسی نظام پر اعتماد ختم ہو رہا ہے۔ عدالتی فیصلے اکثر حکمران جماعت کے حق میں ہوتے ہیں۔ صنعتکاروں سے متعلق مقدمات کی تیزی سے سماعت کی جاتی ہے، اور عدالتی مداخلت کے ذریعے سیاسی جماعتوں کی چوری ہو رہی ہیں۔ پھر بھی، عدالتوں کے پاس عام آدمی کی شکایات کے لیے وقت نہیں ہے۔“

پی ایم مودی نے ہینڈلوم کو بتایا آتم نربھر بھارت کی طاقت

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو قومی ہتھ کرگھہ دن کے موقع پر اہل وطن کو مبارکباد دی اور ملک کی صدیوں پرانی ہتھ کرگھہ روایت کو سلام پیش کرتے ہوئے اس شعبے کی ترقی اور تحفظ کے لیے مرکزی حکومت کے عزم کو دہرایا اور کہا کہ ہتھ کرگھہ کا شعبہ گاؤں کو بااختیار بنانے، خواتین کو بااختیار بنانے اور آتم نربھر بھارت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کر رہا ہے وزیر اعظم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر شیئر کیے گئے اپنے پیغام میں ملک کے بنکروں اور کاریگروں کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ ان کی نسلوں سے چلی آ رہی کاریگری، لگن اور محنت نے ہندوستان کی مالا مال ملبوساتی روایت کو زندہ رکھا ہے۔ مودی نے کہا، ”آج، قومی ہتھ کرگھہ دن پر، ہم ہندوستان کے مالا مال اور متحرک ہتھ کرگھہ ورثے کا جشن مناتے ہیں۔ ہم اپنے بنکروں اور کاریگروں کی مہارت، تخلیقیت اور لگن کو بھی سلام پیش کرتے ہیں۔

این ڈی اے میں نئے شامل ہوئے اراکین پارلیمنٹ سے پی ایم مودی نے کی ناشتے پر میٹنگ

نئی دہلی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ترنمول اور شیوسینا (یو بی ٹی) سے قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) میں حال ہی میں شامل ہوئے اراکینِ پارلیمنٹ کے ساتھ جمعہ کے روز ناشتے پر میٹنگ کی اور ان سے پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کی کارروائی میں پوری سرگرمی سے حصہ لینے کی اپیل کی۔ اطلاعات کے مطابق مسٹر مودی نے این ڈی اے کے ان نئے اراکین کو یقین دہانی کرائی کہ انہیں اتحاد میں مساوی اہمیت ملے گی۔ حکومت اہم قانون سازی کے کام کاج میں ان کے مکمل تعاون کے ساتھ دونوں ایوانوں میں اقتدار کے ہم آہنگی کو مضبوط کرنا چاہتی ہے۔ وزیر اعظم کے ساتھ آج کی اس میٹنگ میں ترنمول کانگریس سے الگ ہو کر نیشنلسٹ سٹیزنز پارٹی آف انڈیا (این سی پی آئی) میں ضم ہونے والے 19 اراکینِ پارلیمنٹ نیز مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ ادھو ٹھاکرے کی قیادت والی شیوسینا (یو بی ٹی) کو چھوڑ کر شیوسینا کے خیمے میں آ چکے چھ اراکینِ پارلیمنٹ بھی تھے۔ ذرائع کے مطابق اس میٹنگ کا مقصد اتحاد کے اندر ہم آہنگی کو بہتر بنانا اور مانسون سیشن کی باقی میٹنگوں کے لیے اراکین کو تیار کرنا تھا۔ میٹنگ کے دوران مسٹر مودی نے اراکینِ پارلیمنٹ کو پارلیمانی بحث و مباحثہ میں سرگرمی سے حصہ لینے اور ترقی سے جڑے مسائل پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کی۔

ایوان کے باہر بارش میں اپوزیشن کا احتجاج، اندر ناراضگی

وزیر داخلہ ایوان میں آؤ، اپوزیشن کے نعروں سے حکومت پریشان، پارلیمنٹ کی کارروائی پیر تک ملتوی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی کارروائی آج ایک بار پھر ہنگامے کی نذر ہو گئی۔ پہلے راجیہ سبھا کی کارروائی پیر تک کے لیے ملتوی کی گئی، اور پھر لوک سبھا کی کارروائی پیر کی صبح 11 بجے تک کے لیے ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ دونوں ہی ایوانوں میں اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی غیر حاضری پر اعتراض ظاہر کر رہے تھے، اور انھیں ایوان میں پہنچ کر طلبا پر ہوئی بربریت سے متعلق جواب دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ 'ہوم منسٹر ایوان میں آؤ'، 'چندہ چور، گدی چھوڑ' جیسے نعروں کے درمیان لوک سبھا میں بغیر بحث کے ہی ایم ایس ایم ای ترمیمی بل کو پاس کر دیا گیا، اور پھر ایوان زیریں کی کارروائی بھی ملتوی ہو گئی۔ اس سے قبل اپوزیشن لیڈران کی نعرہ بازی اور امت شاہ کی حاضری کے مطالبہ پر پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے پارلیمنٹ میں اپنی سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ انھوں نے ایوانِ زیریں میں کہا کہ ”امت شاہ صبح صبح پارلیمنٹ میں آتے ہیں، دیر رات واپس جاتے ہیں۔ یہ نعرہ لگانے کا غلط طریقہ ہے۔ وزیر داخلہ وہ انسان ہیں جن کا نام سن کر دہشت گرد، شورش پسند کانپ اٹھتے ہیں۔ جس دن امت شاہ کا یہاں جواب ہوگا، آپ سن نہیں پائیں گے۔“ انھوں نے مزید کہا کہ ”اصول کے تحت جس کا بزنس ہوتا ہے، اسی سے متعلق وزیر کو ایوان میں جواب

رجیجو نے کہا— حکومت بحث سے نہیں بھاگ رہی ہے، اپوزیشن کو ایوان میں کام کرنے دیں

دینے آنا ہوتا ہے۔ آپ یہ طے نہیں کر سکتے کہ انھیں (امت شاہ کو) کب آنا ہے۔ آپ ایوان کو ڈسٹرب کر رہے ہیں۔“ حالانکہ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ مسلسل طلبا پر ہوئی بربریت سے متعلق امت شاہ کے بیان کا مطالبہ کرتے رہے۔

اس درمیان کانگریس رکن پارلیمنٹ کے سی وینوگوپال امت شاہ کی پارلیمنٹ میں غیر حاضری کا ایک بورڈ میڈیا اہلکاروں کو دکھاتے ہوئے نظر آئے۔ انھوں نے جو بورڈ لیا ہوا تھا، اس میں 21 جولائی سے 6 اگست تک امت شاہ کے غیر حاضر ہونے کی جانکاری دی گئی تھی، اور 7 اگست کے سامنے سوالیہ نشان لگا ہوا تھا۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے کانگریس رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ ”ہمارے وزیر داخلہ لوک سبھا اور پارلیمنٹ، دونوں سے غیر حاضر ہیں۔ وہ پارلیمنٹ سے کیوں بھاگ رہے ہیں؟“ وہ مزید کہتے ہیں کہ ”انہیں پارلیمنٹ میں آ کر وضاحت کرنی چاہیے کہ طلبا پر پیلیٹ گن چلانے کا حکم کس نے دیا؟ آنسو گیس کے گولے استعمال کرنے کا حکم کس نے دیا؟ اے کے-47 کے استعمال کا حکم کس نے دیا؟ پورا ملک اور طلبا ان سوالات کے جواب چاہتے ہیں، لیکن وزیر داخلہ مکمل طور پر غیر حاضر ہیں۔“ کے سی وینوگوپال نے کہا کہ ”ہم نے لوک سبھا کے اسپیکر سے بھی درخواست کی کہ وہ پارلیمانی امور کے وزیر کو ہدایت دیں کہ وہ اپوزیشن کا پیغام وزیر داخلہ تک پہنچائیں۔ لیکن ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ جب مانسون اجلاس کے اختتام میں صرف 4 دن باقی رہ گئے ہیں تو امت شاہ پارلیمنٹ کیوں نہیں آ رہے ہیں؟“ انھوں نے کہا کہ طلبا جو مسائل اٹھا رہے ہیں، وہ غیر معمولی ہیں۔ ایسے میں ان کے خلاف دہلی پولیس نے کارروائی کی، اس بارے میں امت شاہ کو وضاحت پیش کرنی ہی چاہیے۔ اس سے قبل اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے گزشتہ دنوں کی طرح آج بھی پارلیمانی احاطہ میں امت شاہ کے خلاف پوسٹرز اور بینرز کے ساتھ دھرنا و مظاہرہ کیا۔

سی بی آئی نے کیا انکشاف

این ٹی اے ایکسپرٹس نے ہی لیک کرایا نیٹ-یو جی کا پیپر

'نئی دہلی۔ (ایجنسی) نیٹ-یو جی 2026' کے پیپر لیک معاملہ میں سی بی آئی کی چارج شیٹ نے نظام امتحان پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ تفتیشی ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ پرچہ کسی پرنٹنگ پریس سے لیک نہیں ہوا تھا، بلکہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے لیے کام کرنے والے مضمون کے ماہرین نے اپنی مجاز رسائی کا غلط استعمال کرتے ہوئے سوال نامہ باہر پہنچایا۔ اس معاملہ میں دائر چارج شیٹ پر دہلی کی راؤز ایونیو کورٹ آئندہ 10 اگست کو نوٹس لے گا۔ سی بی آئی کے مطابق سوال نامہ کے خفیہ ترجمہ، بیک ٹرانسلیشن اور پروف ریڈنگ کے عمل کے دوران مضمون کے ماہرین نے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا۔ تفتیش میں سامنے آیا ہے کہ بوٹنی-زولوجی کی ماہر منیشا گروناتھ مندھارے، کیمسٹری کے ماہر پرہلاد وٹھل راؤ کلکرنی (پی وی کلکرنی) اور فزکس کی ماہر منیشا سنجے نے سوال نامہ کی معلومات باہر پہنچائیں۔

سی بی آئی کو تفتیش کے دوران پتہ چلا کہ اپریل 2026 کے دوران پی وی کلکرنی اور منیشا مندھارے نے پونے میں اپنے گھروں پر خفیہ خصوصی ریویژن سیشن منعقد کیے۔ ان سیشنز میں امیدواروں کو سوالات، ان کے 4 متبادل اور درست جواب زبانی طور پر بتائے گئے۔ امیدواروں نے انہیں اپنی نوٹ بک میں ہاتھ سے لکھا تاکہ اس کا کوئی ڈیجیٹل ریکارڈ نہ بن سکے۔ تفتیش میں یہ بھی سامنے آیا کہ فزکس کی ماہر منیشا سنجے نے سوالات پونے میں واقع اے پی ایم اے کے فزکس لیکچرر مجیس ہرشد کمار شاہ کو بتائے۔ اس کے بعد شاہ نے ہاتھ سے لکھے گئے نوٹس کی تصاویر کھینچیں اور انہیں لاتور کے رینوکائی کیریئر سینٹر کے ڈائریکٹر پروفیسر شیوراج موٹے گاؤنکر کو بھیج دیا۔ سی بی آئی نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ شاہ نے منیشا سنجے کے شوہر کے موبائل نمبر پر آن لائن رقم بھی منتقل کی۔

سی بی آئی کے مطابق پی وی کلکرنی اور منیشا مندھارے نے لاتور کے ماہر اطفال ڈاکٹر منوج بھگوان راؤ شرورے کے ساتھ مل کر امیدواروں کو سدھی ونائک اسپتال بلایا۔ وہاں امتحان سے پہلے امیدواروں کو پورا سوالیہ بینک یاد کرایا گیا تاکہ وہ امتحان میں انہی سوالات کو حل کر سکیں۔ تفتیش میں معلوم ہوا کہ ناسک کے شبھم کھیرنار نے گروگرام کے یش یادو سے رابطہ کیا۔ لیک شدہ سوالات کو پی ڈی ایف میں تبدیل کر کے ٹیلیگرام کے ذریعے یش یادو کو بھیجا گیا۔ اس کے بعد یش یادو نے یہ پی ڈی ایف جے پور کے مانگی لال بیوال عرف مانگی لال کھٹیک کو 10 سے 12 لاکھ روپے میں فراہم کی۔ سی بی آئی کی تفتیش میں پتہ چلا ہے کہ مانگی لال نے سوال نامے کی پرنٹ کاپیاں نکال کر اپنے خاندان کے افراد، مقامی کوچنگ اداروں کے طلبا اور پرائیویٹ ٹیوٹرز میں تقسیم کر دیں۔ اس طرح لیک شدہ سوال نامہ امتحان سے پہلے ہی کئی امیدواروں تک پہنچ گیا۔ سی بی آئی نے بتایا کہ مرکزی فورنسک سائنس لیبارٹری اور سرکاری دستاویزات کے ماہر کی ہینڈ رائٹنگ جانچ میں اہم شواہد حاصل ہوئے ہیں۔ چھاپوں کے دوران برآمد ہونے والی امیدواروں کی نوٹ بکس کا موازنہ 3 مئی کو منعقدہ اصل نیٹ-یو جی سوال نامہ سے بھی کیا گیا۔ تفتیش میں دونوں میں موجود سوالات اور جوابات مکمل طور پر یکساں پائے گئے۔ سی بی آئی کو آن لائن ادائیگیوں سے متعلق ڈیجیٹل ریکارڈ بھی ملے ہیں۔

ایرانی پارلیمنٹ میں آبنائے ہرمز سے 'دشمن ممالک' کے جہاز روکنے کا مسودۂ قانون پیش

تہران: (ایجنسی) ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی فارس کے مطابق ایرانی ارکانِ پارلیمنٹ نے آبنائے ہرمز سے بحری آمد و رفت کو منظم کرنے کے لیے ایک نئے قانون کا مسودہ تیار کیا ہے، جس میں دشمن ممالک سے وابستہ بعض جہازوں پر پابندی عائد کرنے اور ضابطوں کی خلاف ورزی کرنے والوں پر بھاری جرمانہ لگانے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ مسودہ اس وقت ایرانی پارلیمنٹ کی قومی سلامتی کمیٹی کے زیرِ غور ہے۔ مجوزہ قانون میں پہلے پیش کیے گئے مسودے کے مقابلے میں دائرۂ کار کو مزید وسیع کر دیا گیا ہے۔ ابتدائی مسودے میں امریکہ، اسرائیل اور ایران کے دیگر نامزد دشمن ممالک کے جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے سے روکنے کی تجویز دی گئی تھی، جبکہ نئے مسودے میں اسرائیلی جہازوں کے علاوہ ان ممالک اور کمپنیوں سے وابستہ فوجی اور شہری کارگو کو بھی اس وقت تک ٹرانزٹ کی اجازت نہ دینے کی بات کہی گئی ہے جب تک مبینہ نقصانات کا ازالہ نہ ہو جائے۔ فارس نیوز کے مطابق اگر کوئی جہاز ان مجوزہ پابندیوں کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس پر کارگو کی مجموعی مالیت کے 20 فیصد تک جرمانہ عائد کیا جا سکے گا۔

خلاف ورزی پر بھاری جرمانے کی تجویز

اس کے علاوہ جن جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت ہوگی، ان سے محفوظ بحری گزرگاہ اور نیویگیشن کی سہولیات فراہم کرنے کے اخراجات پورے کرنے کے لیے سروس فیس وصول کی جائے گی، جو ایرانی کرنسی میں ادا کرنا ہوگی۔ یاد رہے کہ اس قانون کے مسودے کی تیاری کا اعلان پہلی بار مارچ میں ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم نے کیا تھا۔ بعد ازاں اپریل میں ایک ابتدائی مسودہ سامنے آیا، جس میں ایران کے دشمن سمجھے جانے والے ممالک کے جہازوں کو نشانہ بنایا گیا تھا اور بعض حالات میں استثنا کی گنجائش بھی رکھی گئی تھی۔

نیٹ-یو جی کے 6 امیدواروں کو سپریم کورٹ سے جھٹکا

او ایم آر شیٹ میں بے ضابطگیوں سے متعلق درخواست خارج

نئی دہلی۔ (ایجنسی): سپریم کورٹ نے نیٹ-یو جی کے 6 امیدواروں کی اس درخواست کو خارج کر دیا جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے اپنی او ایم آر شیٹ میں جوابات درج کیے تھے، وہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کی جانب سے اپ لوڈ کی گئی او ایم آر شیٹ سے مطابقت نہیں رکھتے۔ عدالت نے درخواست گزاروں کو اس معاملے میں دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کی ہدایت دی۔ جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس آلوک آرادھے پر مشتمل بنچ نے اس معاملے کی سماعت کی۔ درخواست گزاروں کی جانب سے پیش ہونے والے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ یہ 6 امیدوار دوبارہ منعقد کیے گئے نیٹ-یو جی امتحان میں شریک ہوئے تھے اور ان کا معاملہ این ٹی اے سے متعلق دیگر زیر سماعت مقدمات سے مختلف نوعیت کا ہے۔ وکیل نے موقف اختیار کیا کہ امیدوار صرف اپنی اصل او ایم آر شیٹ کی نقول حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اپنے حاصل کردہ نمبروں کی درستگی کی جانچ کر سکیں۔ انہوں نے عدالت سے کہا کہ چونکہ نیٹ کی کاؤنسلنگ کا عمل جاری ہے، اس لیے درخواست گزار صرف ایک محدود مسئلے کے حل کے لیے عدالت سے رجوع ہوئے ہیں۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے کہا کہ این ٹی اے اور نیٹ امتحان سے متعلق اسی نوعیت کی متعدد درخواستیں پہلے ہی عدالت کے سامنے زیر سماعت ہیں۔ عدالت اس وقت این ٹی اے کے ادارہ جاتی اصلاحات اور امتحانی نظام میں شفافیت سے متعلق وسیع تر معاملات پر غور کر رہی ہے، اس لیے اس درخواست میں کوئی الگ سے ریلیف نہیں دیا جا سکتا۔

ایف سی آر اے پر ہندوستان کا دوٹوک موقف

یہ ہمارا اندرونی معاملہ، پارلیمنٹ کو فیصلہ کرنے کا حق

نئی دہلی، 07 اگست (یو این آئی) ہندوستان نے غیر ملکی کنٹری بیوشن (ریگولیشن) ترمیمی بل کے حوالے سے امریکہ سمیت کچھ ممالک کے رہنماؤں کے اعتراضات کو سرے سے خارج کرتے ہوئے کہا ہے کہ قانون سازی کے امور ہمارے اندرونی معاملے ہیں اور پارلیمنٹ کو ان پر فیصلہ کرنے کا حق ہے۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعہ کے روز میڈیا بریفنگ میں اس بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ یہ ہندوستان کا اندرونی معاملہ ہے۔ ترجمان نے کہا، ”ہم نے اس معاملے کو دیکھا ہے۔ اس پر کئی تبصرے آئے ہیں۔ جہاں تک ہندوستان کے قانون سازی کے امور کا تعلق ہے یہ ہمارا اندرونی معاملہ ہے جس پر ہماری پارلیمنٹ فیصلہ کرتی ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ دنیا کے کئی ایسے ممالک ہیں جن میں امریکہ بھی شامل ہے جو غیر ملکی فنڈنگ کو ریگولیٹ کرتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ اور کچھ دیگر ممالک کے رہنماؤں نے اس بل پر یہ کہتے ہوئے اعتراض جتایا ہے کہ اس سے بالخصوص عیسائی ادارے اور چرچ متاثر ہوں گے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس سے بیرونِ ملک سے اقلیتوں کو ملنے والی امداد متاثر ہوگی۔

کانگریس نے پارٹی اراکین پارلیمنٹ کو جاری کیا 3 سطری وہپ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس اپنے اختتام کی طرف بڑھ چکا ہے، اور اب سیاسی سرگرمیاں بھی اچانک تیز ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔ کانگریس نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں اپنے تمام اراکین پارلیمنٹ کو حاضر رہنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ پارٹی نے راجیہ سبھا اور لوک سبھا کے اپنے اراکین کے لیے '3 سطری وہپ' جاری کیا ہے۔ اس کے تحت تمام اراکین پارلیمنٹ کو 10، 11 اور 12 اگست کو ایوان میں موجود رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ پارٹی کے مطابق ان 3 دنوں کے دوران انتہائی اہم موضوعات پر بحث ہوگی، اس لیے پارلیمنٹ میں ان کی حاضری بہت اہم ہے۔ کانگریس نے اپنے اتحادیوں کو بھی متحد کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ ذرائع کے مطابق پارٹی نے 'انڈیا بلاک' کی تمام اتحادی پارٹیوں سے رابطہ کیا ہے۔ ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ان 3 دنوں کے دوران اپنے اراکین پارلیمنٹ کی سو فیصد حاضری یقینی بنائیں۔ گزشتہ دنوں پارلیمنٹ کی کارروائی کے دوران راہل گاندھی اور ملکارجن کھڑگے حکومت پر سخت حملہ آور نظر آئے تھے۔ انہوں نے طلبا کی تحریک پر حکومت کی خاموشی پر سوال اٹھائے تھے۔

سعودی عرب، ترکیہ، پاکستان میں سے کسی ایک ملک پر حملہ تینوں پر تصور ہوگا، دفاعی معاہدے پر دستخط

ریاض (ایجنسی) سعودی عرب، ترکیہ اور پاکستان نے مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کر دیے۔ ترجمان دفترِ خارجہ کے مطابق مکہ میں سعودی عرب، ترکیہ اور پاکستان کے درمیان مشترکہ دفاعی سربراہی اجلاس ہوا جس میں مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے گئے۔ ترجمان دفترِ خارجہ کے مطابق سعودی ولی عہد، وزیرِ اعظم شہباز شریف اور ترک صدر رجب طیب اردوان نے دفاعی معاہدے پر دستخط کیے جس کے تحت تینوں ممالک میں سے کسی ایک پر حملہ تینوں ممالک پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ اس حوالے سے ترجمان نے بتایا ہے کہ اس معاہدے کا مقصد کسی بھی جارحیت کے خلاف مشترکہ دفاعی صلاحیت کو مضبوط بنانا ہے۔ اس سے قبل وزیرِ اعظم شہباز شریف کی مکہ میں سعودی ولی عہد محمد بن سلمان سے ملاقات ہوئی۔ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر اور وفد کے دیگر ارکان بھی اس ملاقات میں شریک ہوئے۔ ملاقات میں خطے کی صورتِ حال اور دونوں ملکوں کی شراکت داری مزید مضبوط کرنے پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ علاوہ ازیں سعودی عرب، پاکستان اور ترکیہ کا سربراہ اجلاس آج جدہ میں ہوگا، اس سہ فریقی اجلاس میں خطے میں قیامِ امن کے لیے اہم پیشرفت متوقع ہے۔ ترک میڈیا کے مطابق جدہ میں آج ترکیہ، سعودی عرب اور پاکستان خطے کی سلامتی سے متعلق معاہدے پر دستخط کریں گے، اجلاس میں شرکت کے لیے ترک صدر رجب طیب اردوان جدہ پہنچ گئے ہیں۔ واضح رہے کہ وزیرِ اعظم شہباز شریف اور فیلڈ مارشل سید عاصم منیر سعودی ولی عہد کی دعوت پر گزشتہ روز سعودی عرب پہنچے تھے جہاں انہوں نے پاکستانی وفد کے دیگر ارکان کے ہمراہ عمرہ اور خانہ کعبہ میں نوافل ادا کیے تھے۔

ای-20 پر راہل گاندھی کا ویڈیو پیغام

'دال میں کالا نہیں، پوری دال ہی کالی ہے'

نئی دہلی: لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف اور کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی نے ای-20 (20 فیصد ایتھنول کی ملاوٹ والے) پٹرول کے خلاف ایک ویڈیو پیغام جاری کرتے ہوئے مرکزی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ ویڈیو میں وہ ایک کار کے پاس جاتے ہیں، اس کی پٹرول ٹینکی کا ڈھکن کھولتے ہیں اور ای-20 پٹرول کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہتے ہیں، ”دال میں کالا نہیں، پوری دال ہی کالی ہے۔“ راہل گاندھی نے کہا کہ ای-20 کا معاملہ انتہائی سنگین ہے۔ انہوں نے کہا، ”عام طور پر ہم کہتے ہیں کہ دال میں کچھ کالا ہے، مگر یہاں پوری دال ہی کالی ہے۔ بھائیو اور بہنو! ہر مہم میں یہ طے کرنا پڑتا ہے کہ کن معاملات کو پہلے اٹھایا جائے۔ اس وقت بدعنوانی کے اتنے زیادہ معاملات ہیں کہ ترجیحات طے کرنا مشکل ہو گیا ہے، لیکن فکر نہ کریں، ہم ای-20 کے مسئلے کو بڑے پیمانے پر اٹھائیں گے۔“ انہوں نے کہا کہ ای-20 پٹرول عوام کی کاروں اور اسکوٹروں کو نقصان پہنچا رہا ہے، ان کی زندگیوں کو متاثر کر رہا ہے اور حکومت براہِ راست ان کی جیبوں سے پیسہ نکال رہی ہے۔ ان کے مطابق یہ مسئلہ صرف ایندھن کا نہیں بلکہ عام صارفین کے معاشی مفادات سے بھی جڑا ہوا ہے۔

تھائی لینڈ: اسکول میں فائرنگ، حملہ آور سمیت 7 افراد ہلاک، 15 زخمی

ملزم کی عمر صرف 14 برس، 2022ء کے بعد سے کسی واحد ملزم کی طرف سے شوٹنگ کا سب سے ہلاکت خیز واقعہ

بنکاک، 7 اگست (یو این آئی) تھائی لینڈ کے صوبے نونتھابوری کے ضلع بنگ کروئی میں ایک اسکول میں ہونے والی فائرنگ کے نتیجے میں حملہ آور سمیت 7 افراد ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔

تھائی پولیس کے مطابق مشتبہ حملہ آور نے ڈیب سیرِن نونتھابوری اسکول میں فائرنگ کے بعد خودکشی کر لی۔ ان کا کہنا ہے کہ حملہ آور نے اسکول میں فائرنگ سے قبل گھر میں اپنے دادا اور دادی کو بھی قتل کیا۔ حکام نے بتایا ہے کہ ٹیک تنگ فاؤنڈیشن کے رضاکاروں کو واقعے کی اطلاع مقامی وقت کے مطابق جمعے کی صبح 10 بجے موصول ہوئی۔ رپورٹس کے مطابق تھائی پولیس کا کہنا ہے کہ فائرنگ کے نتیجے میں 7 افراد جان کی بازی ہار گئے جبکہ 15 افراد زخمی ہوئے۔ حکام کا کہنا ہے کہ حملہ آور اسکول کا آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا، جو خودکشی سے قبل اسکول کی عمارت کی تیسری منزل پر چھپا ہوا تھا۔ حکام کا کہنا ہے کہ اطلاع ملتے ہی پولیس، طبی عملہ اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں، واقعے کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ رواں سال فروری میں بھی جنوبی تھائی لینڈ کے ہاٹ یائی ضلع میں ایک مسلح شخص کی اسکول پر فائرنگ کے نتیجے میں 1 استاد ہلاک جبکہ 1 طالب علم زخمی ہوا تھا۔

اس شوٹنگ کے کچھ دیر بعد تھائی لینڈ کے وزیر تعلیم نے بتایا کہ فائرنگ کے باعث اسکول میں ہلاک ہونے والوں میں طلبہ اور اساتذہ دونوں شامل ہیں۔

اس شوٹنگ کے دوران اسکول کے بہت سے طلبہ چیخیں مارتے ہوئے اپنی جانیں بچانے کے لیے باہر کی طرف سے دوڑنے لگے تھے۔ اس واقعے کے فوری بعد قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کی بڑی تعداد اور بہت سے ایمرجنسی کارکن ایمبولینسوں کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے تھے۔

بعدازاں پولیس نے بتایا کہ نابالغ ملزم، جس کی عمر صرف 14 برس تھی، نے اس شوٹنگ کے بعد اسی گن سے خود کو گولی مار لی، جس کے ساتھ اس نے فائرنگ کی تھی۔ پولیس نے مزید بتایا کہ شوٹنگ میں استعمال ہونے والی گن اس ٹین ایجر ملزم کے والدین میں سے ایک کے والد کی ملکیت تھی، جس سے ملزم نے کم از کم 24 راؤنڈ فائر کیے اور اس کے پاس ابھی مزید 34 راؤنڈ باقی تھے۔ تھائی لینڈ کی نیشنل پولیس کے ترجمان نے بھی تصدیق کر دی کہ اس واقعے میں مجموعی طور پر سات افراد ہلاک ہوئے، جن میں سے ایک مشتبہ ملزم خود تھا اور باقی چھ اس کے ہاتھوں مرنے والے افراد۔ تھائی نیشنل پولیس کے مطابق بنکاک کے ایک نواحی شہر میں آج رونما ہونے والا یہ سانحہ اس ملک میں 2022ء سے لے کر آج تک کا کسی واحد ملزم کی طرف سے شوٹنگ کا سب سے ہلاکت خیز واقعہ ہے۔ چار سال قبل ملک کے شمال مغرب میں ایک سابق پولیس اہلکار نے اشتعال میں آ کر ایک گن اور چاقو استعمال کرتے ہوئے تین گھنٹے تک جاری رہنے والے جو حملے کیے تھے، ان میں مجموعی طور پر 36 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ تب اس ملزم نے یہ حملہ چھوٹے بچوں کی نگہداشت کے ایک مرکز پر بھی کیا تھا اور 36 ہلاک شدگان میں سے 22 ایسے چھوٹے بچے تھے، جنہیں چاقو سے وار کر کے قتل کر دیا گیا تھا۔

اپنے قتل سے پہلے یہ کم سن مقتولین دوپہر کے وقت اس ڈے کیئر سینٹر میں سو رہے تھے۔

امریکہ نے روس اور چین کے ساتھ فوجی تعلقات پر کیوبا کے پانچ اداروں اور آٹھ اہلکاروں پر پابندیاں عائد کر دیں

واشنگٹن، 7 اگست (یو این آئی) ٹرمپ انتظامیہ نے کیوبا کی حکومت کو ہتھیار فراہم کرنے اور غیر ملکی افواج کے ساتھ تعاون کرنے والے لوگوں اور تنظیموں پر نئی پابندیوں کا اعلان کیا ہے۔ اس کے تحت کیوبا کے پانچ اداروں اور آٹھ افراد پر پابندی عائد کی گئی ہے، جن پر فوجی ساز و سامان کی خریداری اور روس اور چین کے ساتھ کیوبا کے دفاعی تعلقات کو مضبوط کرنے کا الزام ہے۔ ایک بیان میں، امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کیوبا کو "دہشت گردی کا ریاستی سرپرست" قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ کیوبا اپنی فوجی اور انٹیلی جنس مشینری کو امریکہ کی جاسوسی، پرتشدد انتہا پسند گروپوں کی حمایت، گھریلو اختلاف کو دبانے اور امریکہ کے دشمنوں جیسے روس، چین اور ایران کی کارروائیوں میں مدد کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مسٹر روبیو نے کہا کہ ان اقدامات کا مقصد ان افراد اور اداروں کو نشانہ بنا کر امریکی قومی سلامتی کا تحفظ کرنا ہے جو کیوبا کے فوجی تعلقات اور ہتھیاروں کی خریداری کی سرگرمیوں کی حمایت کرتے ہیں۔ محکمہ خارجہ نے کہا کہ ایگزیکٹو آرڈر کے تحت لگائی گئی پابندیوں کا اطلاق فوجی ساز و سامان کی درآمد، روسی ساختہ ہتھیاروں کے نظام کی دیکھ بھال، فوجی طیاروں کی مرمت اور کیوبا کے دفاعی شعبے میں معاونت کرنے والے اداروں پر ہوتا ہے۔ منظور شدہ اداروں میں ٹیکنو امورٹ، ڈونا، ایس اے، یونین ڈے انڈسٹری ملی ٹار، امپریسا ملی ٹار انڈسٹریل یوری گاگرین اور ٹیکنوٹیکس شامل ہیں۔ کیوبا نے اس اقدام کی مذمت کرتے ہوئے اسے واشنگٹن کی "پریشان کن دشمنانہ پالیسی" کا حصہ قرار دیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں اقدامات کا اعلان کرتے ہوئے، مسٹر روبیو نے کہا کہ پابندیاں ایسے افراد اور تنظیموں کو نشانہ بناتی ہیں جو ہتھیار خریدتے ہیں اور کیوبا کے فوجی اور سیکورٹی آلات کو سپورٹ کرتے ہیں۔ مسٹر روبیو نے کہا، "کیوبا کی کمیونسٹ حکومت دہشت گردی کی ریاستی سرپرستی کرتی ہے، امریکہ کی جاسوسی کرتی ہے، بائیں بازو کے متشدد انتہا پسندوں کو مسلح کرتی ہے، زہریلے مارکسی نظریے کو پھیلا رہی ہے، اور ہمارے ساحلوں سے صرف 90 میل کے فاصلے پر روس، چین اور ایران کے لیے ایک اڈے کے طور پر کام کر رہی ہے۔ حکومت کے لیے" امریکہ نے کیوبا کے سینئر فوجی حکام پر بھی پابندیاں عائد کر دی ہیں، جن میں وزیر دفاع الوارو وکٹوریانو لوپیز میرا اور چیف آف جنرل اسٹاف رابرٹو لیگا سٹو لوگو شامل ہیں، جن پر روس اور چین کے ساتھ کیوبا کے فوجی تعاون کو آگے بڑھانے اور غیر ملکی فوجی ساز و سامان کی خریداری اور منتقلی کی نگرانی کرنے کا الزام ہے۔ مسٹر روبیو نے کہا کہ انتظامیہ کیوبا کی حکومت کی طرف سے لاحق خطرات سے نمٹنے اور جزیرے پر سیاسی اور اقتصادی اصلاحات کو فروغ دینے کے لیے ہمارے اختیار میں ہر آلے کا استعمال جاری رکھے گی۔" انہوں نے کہا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا عزم غیر متزلزل ہے۔ امریکہ ہماری سرحدوں سے صرف 90 میل کے فاصلے پر کسی دشمن ملک میں غیر ملکی افواج، انٹیلی جنس ایجنسیوں یا دہشت گردوں کی موجودگی کو برداشت نہیں کرے گا۔ ان پابندیوں کے تحت، نامزد افراد اور اداروں کے ریاستہائے متحدہ میں تمام اثاثے اور مفادات منجمد کر دیے گئے ہیں، جبکہ امریکی شہریوں پر عام طور پر ان کے ساتھ لین دین پر پابندی ہے۔ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے خبردار کیا ہے کہ غیر ملکی کمپنیاں اور مالیاتی ادارے جو منظور شدہ فریقین کو مدد یا خدمات فراہم کرتے ہیں انہیں بھی امریکی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

یمن میں حوثیوں کے دو صوبوں پر ڈرون اور میزائل حملے، 58 یمنی فوجی اہلکار شہید

صنعا، 7 اگست (یو این آئی) یمن میں حوثیوں نے سعودی عرب پر حملے سے چند گھنٹے قبل مارب اور حضر موت کے صوبوں میں یمنی سرکاری فوج کے کیمپوں پر شدید میزائل اور ڈرون حملے کیے ہیں، جن کے نتیجے میں 58 فوجی اہلکار شہید ہو گئے۔ عرب میڈیا کی رپورٹس کے مطابق حوثیوں نے صوبہ الجوف سے 8 میزائل داغے، جنہوں نے حضر موت کے علاقوں الثنیہ اور العبر جبکہ مارب کے علاقے الروک میں فوجی کیمپوں کو نشانہ بنایا۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق حملے میں شہید ہونے والوں کی صحیح تعداد کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ اے ایف پی نے ایک فوجی ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کم از کم 58 یمنی فوجی مارے گئے ہیں، جو کہ اس سے پہلے بتائے گئے 38 ہلاکتوں سے زیادہ ہے۔ رپورٹ کے مطابق حملے کے وقت فوجی اہلکار تربیتی مشق کے لیے جمع تھے، جس کے باعث جانی نقصان زیادہ ہوا۔ یمنی حکومت کا کہنا ہے کہ جاں بحق ہونے والوں کی تعداد میں مزید اضافے کا خدشہ ہے، جبکہ حوثی ترجمان یحییٰ سریع نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ کارروائیاں حکومتی فوج کی حالیہ عسکری نقل و حرکت کے جواب میں کی گئیں۔ یمنی فوج نے ان حملوں کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کارروائیاں بڑھتی ہوئی کشیدگی کا حصہ ہیں۔ دوسری جانب، عرب میڈیا کے مطابق رواں سال کے دوران ہونے والی یہ کارروائیاں 2022 کے بعد یمن کی سب سے خونریز فوجی جھڑپیں قرار دی جا رہی ہیں، جن کے بعد خطے میں صورتِ حال انتہائی سنگین ہو گئی ہے۔ عرب اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے یمنی حکومت اور عوام سے حوثیوں کے اس غدارانہ حملے پر گہرے دکھ اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ اس سے قبل روئٹرز نے ایک سینئر سعودی عہدیدار کے حوالے سے بتایا تھا کہ پاسداران انقلاب کی ہدایت پر عراقی ملیشیا حوثی باغیوں کے ساتھ مل کر شمال اور جنوب دونوں اطراف سے حملے کر سکتی ہے۔ علاوہ ازیں، امریکی سفارت خانے نے بھی ان حملوں کو "بزدلانہ دہشت گردی" قرار دیتے ہوئے شہداء کے اہلِ خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

ٹرمپ کے پاس ایران جنگ سے نکلنے کا کوئی آسان راستہ نہیں

واشنگٹن (ایجنسی) ڈونلڈ ٹرمپ کی ایران کے خلاف شروع کردہ جنگ چھٹے ماہ میں داخل ہو چکی ہے، اور موجودہ حالات سے لگتا ہے کہ امریکی صدر ایک ایسی پیچیدہ سیاسی اور عسکری مشکل میں گھر چکے ہیں جس سے نکلنے کا ان کے پاس کوئی آسان راستہ موجود نہیں۔ نیوز ایجنسی روئٹرز نے اپنے ایک تجزیے میں لکھا ہے کہ صدر ٹرمپ، جنہوں نے ابتدا میں دعویٰ کیا تھا کہ یہ جنگ چند ہفتوں میں ختم ہو جائے گی، اب ایک ایسے تنازعے سے نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں جو نہ صرف طول پکڑ چکا ہے بلکہ امریکی عوام میں بھی غیر مقبول بنتا جا رہا ہے۔ صدر ٹرمپ اس وقت بنیادی طور پر دو بڑی آپشنز کے درمیان پھنسے ہوئے ہیں۔ پہلی یہ کہ ایران اور عمان کے درمیان آبنائے ہرمز کے حوالے سے زیر غور عبوری معاہدے کو قبول کر لیا جائے، جس کے تحت تہران کو پہلی مرتبہ اس اہم آبی گزرگاہ سے خلیج فارس میں داخل ہونے والے بحری جہازوں پر محدود اختیار حاصل ہو سکتا ہے۔ دوسرا راستہ ایران کے خلاف فوجی کارروائی میں مزید شدت لانا ہے، جس میں نئی فضائی کارروائیاں بھی شامل ہو سکتی ہیں، تاہم اس سے جنگ کے مزید طول پکڑ جانے اور خطے میں بحران شدید تر ہو جانے کا خدشہ ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق پہلی آپشن ایران کے لیے 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کے حملوں کے بعد سے اب تک کی سب سے بڑی سفارتی کامیابی تصور کیا جائے گا، جبکہ دوسرا راستہ نومبر میں ہونے والے امریکی وسط مدتی انتخابات سے قبل ٹرمپ کے لیے سیاسی طور پر انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ روئٹرز کے مطابق صدر ٹرمپ موجودہ صورتحال برقرار رکھنے کا راستہ بھی اختیار کر سکتے ہیں، یعنی ایران کی بندرگاہوں پر دباؤ برقرار رکھا جائے اور بحری جہازوں پر کسی بھی حملے کا محدود جواب دیا جائے۔ تاہم تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس حکمت عملی سے بھی صدر ٹرمپ کو اس جنگ سے باعزت انداز میں نکلنے کا موقع نہیں ملے گا، کیونکہ انہوں نے پہلے دعویٰ کیا تھا کہ یہ تنازعہ اپریل کے وسط تک ختم ہو جائے گا۔ امریکی حکومت کے مشرق وسطیٰ کے لیے سابق مذاکرات کار ایرن ڈیوڈ ملر کا کہنا ہے، یہ تمام خراب آپشنز کا مجموعہ ہے، لیکن شاید صدر ٹرمپ اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ یہ جنگ غیر معینہ مدت تک جاری نہیں رہ سکتی۔ کسی نہ کسی مرحلے پر فیصلہ کرنا ہو گا، اور ممکن ہے کہ انہیں آبنائے ہرمز میں ایران سے متعلق نئی حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے۔" روئٹرز کے مطابق اگرچہ صدر ٹرمپ بارہا دعویٰ کر چکے ہیں کہ ایران کی عسکری صلاحیت کو شدید نقصان پہنچایا گیا ہے اور اس کی قیادت کو کمزور کیا گیا ہے، لیکن بیشتر تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ جنگ کے بنیادی اہداف ابھی تک حاصل نہیں ہو سکے۔ صدر ٹرمپ نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ انہوں نے مشرق وسطیٰ میں امریکی اتحادیوں کی درخواست پر ایران کے خلاف نئے بڑے حملے مؤخر کر دیے تاکہ سفارت کاری کو ایک اور موقع دیا جا سکے، تاہم ساتھ ہی انہوں نے یہ انتباہ بھی کیا تھا کہ اگر مذاکرات ناکام ہوئے تو سخت فوجی کارروائی کی جائے گی۔ بعض تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ امریکی میزائلوں کے ذخائر میں کمی کے خدشات سے بھی متاثر ہو سکتا ہے، اگرچہ صدر ٹرمپ اس تاثر کو مسترد کر چکے ہیں۔ ادھر ایران نے خلیجی ممالک کو خبردار کیا ہے کہ اگر امریکہ نے دوبارہ حملہ کیا تو ایران کی طرف سے ان ممالک کی توانائی کی تنصیبات کو نشانہ بنایا جائے گا۔ امریکہ کے سابق انٹیلیجنس عہدیدار جوناتھن پینکاف کا کہنا ہے کہ چین، روس اور شمالی کوریا اس پوری صورتحال کا بغور جائزہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، ممالک دیکھ رہے ہیں کہ امریکہ کی عملی حدود کیا ہیں۔" واشنگٹن کے ایران مخالف تھنک ٹینک فاؤنڈیشن فار ڈیفنس آف ڈیموکریسیز سے وابستہ بینہم بن ٹیلیبیلو نے بھی ٹرمپ انتظامیہ کو جلد بازی سے گریز کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو یہ حقیقت تسلیم کر لینا چاہیے کہ کن معاملات میں اس کے پاس حقیقی اثر و رسوخ موجود ہے اور کن میں نہیں۔ وائٹ ہاؤس کے بعض حکام اب یہ تسلیم کرنے لگے ہیں کہ نومبر کے وسط مدتی انتخابات تک کسی نہ کسی شکل میں یہ تنازعہ جاری رہ سکتا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق امریکہ میں پٹرول کی بلند قیمتیں، صدر ٹرمپ کی کم ہوتی ہوئی عوامی مقبولیت اور جنگ کے خلاف بڑھتی ہوئی رائے عامہ نے ان کے لیے سیاسی گنجائش محدود کر دی ہے۔ ان کے مطابق جنگ کے طویل ہو جانے کے باوجود ایران نے اپنی پوزیشن میں کوئی نمایاں نرمی نہیں دکھائی، جس کے باعث اب امکان بڑھ رہا ہے کہ بڑی رعایتیں شاید خود امریکہ کو دینا پڑیں۔

اسپیکر ایرانی پارلیمنٹ کا ٹرمپ پر طنز!

تہران، 7 اگست (یو این آئی) ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر باقر قالیباف نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر طنز کرتے ہوئے کہا ہے کہ ٹرمپ کی تکرار کہ بڑا حملہ ہو گا، نہیں کر رہے، وہ مذاکرات چاہتے ہیں یہ تھیٹر ڈپلومیسی کا تسلسل ہے۔ باقر قالیباف نے ٹوئٹ میں کہا کہ ڈرانا دھمکانا، عہد شکنی اور جعلی خبروں سے برتری کی کوشش ناکام اسٹریٹجی ہے حقائق تسلیم کریں اور اپنے وعدے پورے کریں، مزید تھیٹر کی ضرورت نہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے لاس ویگاس میں ایک عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران سے ڈیل کرنا چاہتے ہیں۔ بات چیت جاری ہے۔ امریکی صدر کا کہنا تھا کہ جنگ کے خاتمے کیلئے ایران سے معاہدہ کرنے کا خواہاں ہیں، کیونکہ میں لوگوں کو مارنا نہیں چاہتا۔ صدر ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ امریکہ نے ایران پر ایک انتہائی شدید اور تاریخی نوعیت کے حملے کی تیاری مکمل کر لی تھی، جو گزشتہ ماہ کے حملوں سے بھی کہیں بڑا تھا تاہم ایرانی حکام نے خود ان سے رابطہ کیا اور التجا کی کہ حملہ نہ کیا جائے اور مذاکرات کی میز پر بات کی جائے۔ امریکی صدر نے کہا "ہماری پہلی ترجیح سفارتی حل کی تلاش ہے اور مجھے امید ہے کہ آبنائے ہرمز کو بھی جلد بحری آمد و رفت کے لیے کھول دیا جائے گا۔

شمالی کوریا کا ایک اور بیلسٹک میزائل کا تجربہ

جنوبی کوریا اور جاپان کی تشویش میں اضافہ

سیئول، 7 اگست (یو این آئی) جنوبی کوریا اور جاپان نے الزام عائد کیا ہے کہ شمالی کوریا نے جمعرات کے روز ایک بار پھر مختصر فاصلے تک مار کرنے والا بیلسٹک میزائل جزیرہ نما کوریا کے مشرقی سمندر کی طرف فائر کیا ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق جنوبی کورین فوج نے اس تازہ تجربے پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اپنی نگرانی اور دفاعی تیاریوں کو انتہائی سخت کر دیا ہے۔ دوسری جانب جاپانی حکومت نے بھی تصدیق کی ہے کہ شمالی کوریا کی جانب سے داغا گیا یہ دفاعی آلہ بظاہر بیلسٹک میزائل ہی معلوم ہوتا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ تجربہ رواں برس شمالی کوریا کی جانب سے کیے جانے والے ہتھیاروں کے ٹیسٹس کا تسلسل ہے، جن میں مختصر فاصلے کے بیلسٹک میزائل، راکٹ اور دیگر ٹیکٹیکل ہتھیار شامل ہیں۔ جنوبی کوریا کے ذرائع ابلاغ کے مطابق اس سے قبل جون کے آخر میں بھی پیانگ یانگ نے ملٹی پل لانچ راکٹ سسٹم اور ٹیکٹیکل میزائلوں کا تجربہ کیا تھا۔ جنوبی کوریا کی فوج کا کہنا ہے کہ وہ امریکا اور جاپان کے ساتھ قریبی رابطے میں ہیں اور ممکنہ خطرات سے نمٹنے کے لیے انٹیلی جنس معلومات کا تبادلہ جاری رکھا جا رہا ہے۔ کیونگ نام یونیورسٹی کے انسٹی ٹیوٹ فار فار ایسٹرن اسٹڈیز کے پروفیسر لیم ایول چل کا ماننا ہے کہ حالیہ میزائل تجربہ شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن کی بااثر بہن کم یو جونگ کے اس بیان سے منسلک ہو سکتا ہے جس میں انہوں نے جاپان کی فوجی سرگرمیوں اور ٹام ہاک میزائل کے تجربات پر شدید تنقید کی تھی۔ ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ تجربہ امریکا اور جنوبی کوریا کے درمیان جلد متوقع مشترکہ فوجی مشقوں سے پہلے سامنے آیا ہے، جسے پیانگ یانگ کی طرف سے ایک عسکری اور سیاسی پیغام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

عراقی گروہ حوثیوں سے مل کر سعودی عرب پر حملوں کی تیاری میں مصروف ہیں: امریکی میڈیا کا دعویٰ

ریاض، 7 اگست (یو این آئی) عراقی ملیشیائیں یمن کے حوثی گروپ کے ساتھ مل کر سعودی عرب پر جلد حملوں کی تیاری کر رہی ہیں۔ سعودی عرب کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے خبر رساں ادارے رائٹرز کو بتایا کہ سعودی عرب، امریکہ اور مشرقِ وسطیٰ کے دیگر ممالک کی انٹیلی جنس رپورٹس کے مطابق ممکنہ سعودی عرب کے اہداف میں شہری اور معاشی انفراسٹرکچر شامل ہیں، جن میں توانائی کی تنصیبات، بندرگاہیں اور ہوائی اڈے شامل ہو سکتے ہیں۔ عہدیدار کے مطابق ڈرونز اور میزائلوں کی نقل و حرکت کا مشاہدہ کیا گیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مملکت کے شمالی اور جنوبی محاذوں سے مربوط حملوں کی تیاری کی جا رہی ہے۔ عہدیدار کے مطابق ریاض اپنے اہم اتحادیوں کے ساتھ دفاعی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کی کوشش کر رہا ہے، جبکہ مسلح تنظیموں سے بڑھتے ہوئے علاقائی خطرات پر بھی خبردار کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل یمن کے حوثی باغیوں کی جانب سے گزشتہ روز جنوبی سعودی عرب پر کیے گئے حملے میں 11 شہری زخمی ہو گئے۔ سعودی حکام نے خبردار کیا کہ حوثیوں اور عراقی ملیشیاؤں کی جانب سے مشترکہ حملوں کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ یمن کی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حکومت کی حمایت کرنے والے سعودی زیرِ قیادت عسکری اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے (آج) جمعے کی صبح بتایا کہ صوبہ نجران میں ہونے والے حملے میں 7 سعودی، 1 یمنی، 2 مصری اور 1 پاکستانی شہری زخمی ہوئے، جن میں ایک 4 سالہ بچہ بھی شامل ہے، جو دوسرے درجے کے جھلساؤ کا شکار ہے۔ ترکی المالکی نے حوثیوں پر الزام عائد کیا کہ انہوں نے بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شہری علاقوں پر اندھا دھند گولہ باری کی۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اتحادی افواج شہریوں کے تحفظ کے لیے تمام ضروری اقدامات جاری رکھیں گی۔ واضح رہے کہ ریاض اور حوثیوں کے درمیان ایک دہائی سے جاری تنازع اب خطے میں وسیع تر کشیدگی سے مزید جڑتا جا رہا ہے۔ بحیرۂ احمر میں حوثیوں کی ناکہ بندی نے علاقائی تنازع کی شدت میں مزید اضافہ کر دیا ہے، اس ناکہ بندی سے سعودی تیل کی برآمدات متاثر ہوئی ہیں۔

بیرون ملک سے امریکہ آ کر بچے کی پیدائش پر پابندی عائد

واشنگٹن، 7 اگست (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پیدائشی شہریت کو محدود کرنے کے لیے دو نئے صدارتی احکامات پر دستخط کر دیے ہیں۔ ٹرمپ کا پیدائشی شہریت محدود کرنے کے نئے احکامات کے نفاذ کے بعد 'برتھ ٹورازم' یعنی صرف نومولود کو امریکی شہریت دلانے کی غرض سے امریکہ آ کر بچے کی پیدائش پر باضابطہ پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ صدر ٹرمپ نے اس موقع پر سپریم کورٹ کے سابقہ فیصلے پر تنقید کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیا کہ پیدائشی شہریت کی موجودہ تشریح کا بڑے پیمانے پر غلط استعمال کیا جا رہا ہے اور بعض افراد نے اس عمل کو ایک منافع بخش کاروبار بنا لیا ہے۔ اس حوالے سے وائٹ ہاؤس کے نائب چیف آف اسٹاف اسٹیفن ملر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب کسی بھی غیر ملکی شہری کو محض بچے کی پیدائش کے ذریعے امریکی شہریت حاصل کرنے کے مقصد کے لیے ویزا جاری نہیں کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ امریکی سپریم کورٹ اس سے قبل صدر ٹرمپ کی ایسی ہی ایک سابقہ کوشش کو غیر آئینی قرار دے چکی ہے، جس کے بعد اس نئے صدارتی اقدام پر قانونی حلقوں میں بھی بحث شروع ہو گئی ہے۔

5 سال میں 176 شکایات: برطانوی فوجی کالج میں خواتین کیساتھ جنسی زیادتی کا بڑا اسکینڈل سامنے آ گیا

لندن، 7 اگست (یو این آئی) برطانوی فوجی تربیتی کالج کی کم عمر خواتین اہلکاروں کی جانب سے سینئرز پر جنسی زیادتی، ہراسانی اور بدسلوکی کے سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق شمالی یارکشائر کے علاقے ہاروگیٹ میں قائم فوجی تربیتی ادارے میں زیر تربیت رہنے والی 4 خواتین نے دعویٰ کیا ہے کہ ہمیں دورانِ تربیت جنسی تشدد اور ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا۔ فوجی تربیت حاصل کرنے والی خواتین کے مطابق یہ واقعات اس وقت پیش آئے جب ان کی عمریں 17 سال تھیں۔ بی بی سی کے مطابق ایک خاتون نے الزام لگایا ہے کہ مجھے کئی ساتھی فوجی اہلکاروں نے کئی گھنٹوں تک اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا جس کے بعد میں نے فوج چھوڑ دی۔ متاثرہ خواتین کا کہنا ہے کہ ادارے میں خواتین کے خلاف نفرت، جنسی رویوں اور تشدد کا ماحول موجود ہے۔ رپورٹ کے مطابق شمالی یارکشائر پولیس کو ایک سال کے دوران اس فوجی کالج سے متعلق جنسی جرائم کی 16 شکایات موصول ہوئیں جن میں جنسی حملے، جاسوسی اور غیر اخلاقی حرکات کے الزامات شامل ہیں۔ برطانوی وزارتِ دفاع کے اعداد و شمار کے مطابق جنوری 2018ء سے جون 2025ء تک ادارے میں نامناسب جنسی رویوں کی 176 شکایات درج ہوئیں، ان میں 32 الزامات مستقل عملے کے سینئر ارکان جبکہ 144 شکایات زیرِ تربیت نوجوان فوجیوں کے خلاف تھیں۔ ایک متاثرہ خاتون نے بتایا کہ میرے ساتھی فوجیوں نے مجھے ایک کمرے میں بند کر کے میرے ساتھ زبردستی کی اور مجھے کئی گھنٹوں تک قید رکھا۔ ایک اور خاتون کی والدہ نے بتایا کہ میری بیٹی کو کالج میں مسلسل جنسی ہراسانی کا سامنا رہا، یہاں تک کہ کمرے کا تالا خراب ہونے کے باعث رات میں میری بیٹی اپنے کمرے کے دروازے کے سامنے سو کر خود کو محفوظ رکھتی تھی۔ بی بی سی کے مطابق متاثرہ خواتین نے الزام لگایا ہے کہ بعض تربیتی افسران بھی خواتین کے بارے میں تضحیک آمیز اور توہین آمیز زبان استعمال کرتے تھے۔ ان کے مطابق بعض افسران خواتین کی ظاہری شکل کو نمبر دیتے اور نامناسب تبصرے کرتے تھے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ 5 سال کے دوران اس فوجی ادارے کے چند بالغ تربیتی اہلکاروں کو جسمانی اور جنسی تشدد کے مقدمات میں فوجی عدالتوں سے سزائیں بھی مل چکی ہیں۔ اس اسکینڈل کے سامنے آنے پر برطانوی رکنِ پارلیمنٹ ایما لیویل نے مطالبہ کیا ہے کہ اس معاملے کی فوری اور آزادانہ تحقیقات کروائی جائیں، اگر ایسا معاملہ کسی اور ادارے میں ہوتا تو اسے بند کر کے مکمل تحقیقات کی جاتیں۔ رپورٹ کے مطابق برطانوی فوج نے ان تمام الزامات کو انتہائی سنگین اور تشویشناک قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مجرمانہ اور ناقابلِ قبول رویوں کی فوج میں کوئی جگہ نہیں، متاثرہ افراد کی مدد کے لیے اصلاحات کی گئی ہیں اور شکایات کے لیے آزاد نظام موجود ہے۔

'ایران رجیم چینج منصوبہ' ناکام ہونے پر موساد کے 2 اعلیٰ عہدیدار برطرف

تل ابیب، 6 اگست (یو این آئی) اسرائیلی خفیہ ایجنسی 'موساد' کے سربراہ نے ایران میں رجیم چینج منصوبہ ناکام ہونے پر دو اعلیٰ عہدیداروں کو برطرف کر دیا ٹائمز آف اسرائیل کی رپورٹ کے مطابق چینل 12 نے بتایا کہ موساد کے حال ہی میں تعینات ہونے والے ڈائریکٹر رومان گوفمن نے ادارے کے ان دو انتہائی سینئر عہدیداروں کو گھر بھیج دیا جو ایرانی حکومت کا تختہ الٹنے کے ایک ناکام منصوبے کی تیاری میں براہ راست ملوث تھے۔ یہ اعلیٰ عہدیدار موساد کے انٹیلی جنس ڈائریکٹوریٹ کے سربراہ اور ادارے کے ایران ڈویژن کے سربراہ تھے۔ چینل 12 کے مطابق دونوں عہدیدار ایران کے رہنماؤں کو اقتدار سے ہٹانے اور وہاں متبادل حکومت قائم کرنے سے متعلق ایک آپریشنل منصوبہ بنانے والوں میں شامل تھے۔ رپوٹ میں سکیورٹی ذرائع کے حوالے سے کہا گیا کہ دونوں عہدیداروں اور رومان گوفمن کے درمیان شروع ہی سے اختلافات رہے ہیں، تاہم انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ تبدیلیاں موساد کی وسیع تر تنظیمِ نو کے تحت باہمی رضامندی سے کی جا رہی ہیں اور توقع ہے کہ دونوں عہدیدار دیگر ذمہ داریوں کے تحت ادارے میں ہی کام جاری رکھیں گے۔

پریاگ راج میں زہریلی گیس کے اخراج سے 2 مزدوروں کی موت

پریاگ راج، 7 اگست (یو این آئی) اتر پردیش کے پریاگ راج میں صنعتی تھانہ علاقے میں جمعہ کی صبح ایک زیر تعمیر مکان کے سیفٹی ٹینک میں زہریلی گیس کے اخراج سے 2 مزدوروں کی موت ہوگئی۔ یہ حادثہ گنیش گنج، ڈیری نیوادا ساموگر میں واقع ایک مکان میں پیش آیا، جہاں دونوں مزدور ٹینک کے اندر شٹرنگ کھولنے کے لیے اترے تھے۔ اطلاعات کے مطابق زیر تعمیر مکان میں نیا سیفٹی ٹینک بنایا جارہا تھا۔ جمعہ کی صبح تقریباً 10 بجے 2 مزدور ٹینک کے اندر شٹرنگ کھولنے کے لیے گئے۔ بتایا جارہا ہے کہ ٹینک کے اندر زہریلی گیس بھری ہوئی تھی، جس کی زد میں آکر دونوں مزدور بے ہوش ہوکر گر پڑے اور باہر نہیں نکل سکے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر پولیس کرچھنا سنیل کمار سنگھ، صنعتی تھانے کی پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیم فوری طور پر موقع پر پہنچ گئی۔ کافی کوشش کے بعد دونوں مزدوروں کو ٹینک سے باہر نکالا گیا، لیکن اس وقت تک ان کی موت ہوچکی تھی۔ مہلوکین میں سے ایک کی شناخت نہال کے طور پر ہوئی ہے۔ دوسرے مہلوک کی شناخت ابھی تک نہیں ہوسکی ہے۔ پولیس اس کی شناخت کرنے کی کوشش کررہی ہے اور اس کے اہل خانہ کی تلاش جاری ہے۔

عوام، کسان اور نئی نسل بی جے پی حکومت سے بے حد ناراض

آنے والا وقت تبدیلی کا ہے، اکھلیش یادو کا بی جے پی حکومت پر حملہ، مہنگائی، سڑکوں کے ناقص معیار اور تشہیر پر ہزاروں کروڑ خرچ کرنے کا الزام

لکھنؤ (ایجنسی): سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ عوام، کسان اور نئی نسل بی جے پی حکومت سے بے حد ناراض ہیں۔ آنے والا وقت تبدیلی کا ہے۔ سماجوادی پارٹی کی حکومت بننے پر روزگار، تعلیم، صحت، کسانوں اور ترقی کے شعبوں میں ٹھوس کام کیے جائیں گے۔ اکھلیش یادو آج لکھنؤ میں سماجوادی پارٹی کے ریاستی دفتر کے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا آڈیٹوریم میں بڑی تعداد میں موجود سماجوادی پارٹی کے کارکنوں اور عہدیداروں سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب نیتا جی ملائم سنگھ یادو پہلی بار وزیر اعلیٰ بنے تھے، اس وقت ریاست کا بجٹ تقریباً 70 ہزار کروڑ روپے تھا۔ آج بجٹ بڑھ کر تقریباً 9 لاکھ کروڑ روپے ہو گیا ہے، لیکن اس کے باوجود مہنگائی پر قابو نہیں پایا جارہا ہے اور بازار پر دوسروں کا قبضہ بڑھتا جارہا ہے۔ عام لوگوں کی پریشانی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ اتر پردیش میں ایکسپریس وے کی تعمیر کی بہتر ٹیکنالوجی اور ماڈل سماجوادی حکومت نے تیار کیا تھا۔

آج بھی لکھنؤ-آگرہ ایکسپریس وے جیسا بہتر ایکسپریس وے ملک میں دوسرا نہیں ہے۔ سماجوادی حکومت نے کم وقت اور کم لاگت میں معیاری ترقیاتی کام کرکے دکھائے تھے۔ اس کے برعکس بی جے پی حکومت میں بنائی جارہی سڑکوں کے معیار پر مسلسل سوال اٹھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانپور-لکھنؤ ایکسپریس وے تقریباً 63 کلومیٹر طویل ہے اور اس کی لاگت چار ہزار کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔ تعمیر کے فوراً بعد ہی سڑک کئی مقامات پر ٹوٹ گئی اور دھنس گئی۔ گورکھپور لنک ایکسپریس وے کی 90 کلومیٹر سڑک پر سات ہزار کروڑ روپے خرچ کیے گئے، جبکہ وہ ایکسپریس وے بھی نہیں بلکہ فور لین سڑک ہے۔ سات ہزار کروڑ روپے میں سماجوادی پارٹی کی حکومت چار یونیورسٹیاں بنانے کا کام کرے گی، جس سے ریاست کے نوجوانوں کو تعلیم اور روزگار کے بہتر مواقع ملیں گے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ سماجوادی حکومت نے اس وقت 100 نمبر پولیس سروس شروع کی تھی، جب آج جیسی تکنیکی سہولتیں دستیاب نہیں تھیں۔ ایمبولینس سروس 102 اور 108 شروع کی گئی اور مویشی پالنے والوں اور کسانوں کی سہولت کے لیے ویٹرنری ڈاکٹروں کو گاڑیاں فراہم کی گئی تھیں، تاکہ وہ موقع پر پہنچ کر ہی علاج کر سکیں۔ سماجوادی حکومت نے عوام کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے منصوبے نافذ کیے تھے۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت اپنی تشہیر اور اپنی شبیہ چمکانے پر ہزاروں کروڑ روپے خرچ کررہی ہے، جبکہ عوام کو بنیادی سہولتوں، روزگار اور تعلیم کی ضرورت ہے۔ سماجوادی پارٹی نے اقتدار میں رہتے ہوئے جو کام کرکے دکھائے، بی جے پی حکومت آج بھی ان کی برابری نہیں کر پا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گورنر نے بھی گورکھپور اور ریاست میں بدعنوانی کو لے کر سنگین تبصرہ کیا ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں مہنگائی نے عام آدمی کی کمر توڑ دی ہے۔ کھاد کی بوری چھوٹی ہوگئی ہے۔ بازار میں صابن، تیل اور روزمرہ استعمال کی متعدد اشیا کا حجم اور مقدار کم کردی گئی ہے، لیکن قیمت اتنی ہی یا اس سے زیادہ وصول کی جارہی ہے۔ پٹرول میں ایتھنول ملائے جانے سے بھی لوگوں کی تشویش بڑھ گئی ہے۔

بھائی کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے علی اور عمر کی پیرول منظور، ہائی کورٹ کا حکم

پریاگراج: 7 اگست (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے بھائی ابان احمد کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے جیل میں بند علی احمد اور عمر احمد کو پیرول پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے یہ حکم جمعہ کو ان کی خالہ پروین قریشی کی جانب سے دائر درخواست کی سماعت کے دوران جاری کیا۔ جسٹس اجے بھانوٹ اور جسٹس دیویش چندر سمنت نے یہ حکم جاری کیا۔ دونوں بھائی اپنے چھوٹے بھائی اور پروین قریشی سے ایک گھنٹے تک ملاقات کرسکیں گے۔ انتظامیہ انتظامات کرے گی۔ اس کے بعد انہیں بحفاظت جیل منتقل کردیا جائے گا۔ علی احمد جھانسی میں اور عمر احمد لکھنؤ جیل میں بند ہیں۔ سماعت کے دوران ہائی کورٹ نے کہا کہ اگر بھائی اپنے مرحوم بھائی کو آخری تعزیت دینا چاہتے ہیں اور اپنے خاندان کے ساتھ محدود وقت گزارنا چاہتے ہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ عدالت نے کہا کہ حفاظتی انتظامات ریاست کی ذمہ داری ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ وہ جہاں بھی ضروری ہو نماز پڑھ سکتے ہیں اور انتظامیہ کو تمام ضروری حفاظتی انتظامات کرنے چاہئیں۔ سماعت کے دوران علی احمد جھانسی جیل سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے پیش ہوئے اور عمر احمد لکھنؤ سے پیش ہوئے۔ ابتدائی طور پر، عدالت نے جھانسی جیل سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ساتھ تکنیکی مشکلات پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ عدالت نے استفسار کیا کہ صرف آڈیو کیوں دستیاب ہے، ویڈیو نظر نہیں آرہی۔ بعد ازاں تکنیکی مسئلے کو حل کرنے کے لیے ہدایات جاری کی گئیں اور سماعت آگے بڑھی۔ علی احمد نے عدالت کو بتایا کہ وہ اپنے متوفی بھائی کو الوداع کرنا چاہتے ہیں اور اپنے خاندان کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتے ہیں۔ عدالت نے ان کی درخواست منظور کرتے ہوئے ضروری شرائط کے ساتھ پیرول منظور کرلیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ پیرول کی مدت کے دوران بھائیوں کی سرگرمیاں عدالتی شرائط کے مطابق ہوں گی اور اس پورے عرصے میں سیکیورٹی کے سخت انتظامات کیے جائیں گے۔ بتایا گیا ہے کہ ابان احمد کا ایک سڑک حادثہ میں انتقال ہوگیا تھا۔ ان کی نماز جنازہ پریاگ راج کے چکیہ کے خلد آباد قبرستان میں ادا کی جائے گی۔ ہائی کورٹ کے حکم کے بعد علی اور عمر احمد پولیس کی حفاظت میں آخری رسومات میں شرکت کرسکیں گے۔ عدالت نے اپنے حکم میں اس بات کا اعادہ کیا کہ پیرول کے دوران سیکیورٹی میں کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے اور انتظامیہ اس بات کو یقینی بنائے کہ عدالت کی جانب سے مقرر کردہ تمام شرائط پر مکمل عمل کیا جائے۔ الہ آباد ہائی کورٹ میں سماعت کے دوران عتیق کے دونوں بیٹے علی اور عمر ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے عدالت میں پیش ہوئے۔ ویڈیو کانفرنسنگ کے دوران لکھنؤ جیل میں بند عمر نے اپنے بھائی علی سے کہا علی ہمت رکھو، ہم کل ملیں گے، اگر میڈیا تمہیں بلوائے تو کچھ مت کہنا۔ عدالت نے ان دونوں کو 8 اگست بروز ہفتہ پیرول اس شرط پر منظور کیا کہ وہ اپنے بھائی ابان کی تدفین سے پہلے یا بعد میں ایک گھنٹہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ گزار سکیں گے۔ جھانسی میں سڑک حادثے میں ہلاک ہونے والے عتیق احمد کے بیٹے ابان کی آخری رسومات ہفتہ کی صبح چکیہ کے کساری مساری قبرستان میں سخت حفاظتی انتظامات میں ادا کی جائیں گی۔ ابان کی لاش کو جمعہ کی صبح جھانسی سے پریاگ راج لائی گئی۔

عازمین کی تربیت کیلئے ٹرینروں کا انتخاب، آن لائن درخواستیں شروع

حج کمیٹی آف انڈیا نے سرکلر جاری کردیا، 30 اگست کو CBT اور ستمبر میں انٹرویو؛ ہر 150 عازمین پر ایک ٹرینر مقرر ہوگا

لکھنؤ۔ حج کمیٹی آف انڈیا نے 7 اگست 2026 کو سرکلر 05 جاری کیا ہے جس میں عازمین حج کو تربیت فراہم کرنے کے لیے انسٹرکٹروں (ٹرینروں) کے انتخاب کے لیے آن لائن درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے امیدوار 11 اگست 2026 سے 23 اگست 2026 تک حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائٹ پر آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ صرف آن لائن درخواستیں قبول کی جائیں گی۔ آف لائن درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ انتخاب کے عمل میں 30 اگست 2026 کو کمپیوٹر پر مبنی ٹیسٹ (CBT) شامل ہوگا۔ کامیاب امیدواروں کا انٹرویو 1 سے 6 ستمبر 2026 تک لیا جائے گا۔ منتخب ٹرینروں کے لیے دو روزہ ٹریننگ ستمبر 2026 کے آخری ہفتے میں ممبئی میں شیڈول ہے۔ ہر 150 عازمین حج کے لیے ایک ٹرینر کا انتخاب کیا جائے گا۔ حتمی انتخاب CBT (100 نمبر) اور انٹرویو (20 نمبروں) کے مشترکہ میرٹ اسکور پر مبنی ہوگا۔ امیدواروں کو CBT اور انٹرویو دونوں میں کم از کم 50 فیصد نمبر حاصل کرنے چاہئیں۔ انسٹرکٹر (ٹرینر) کے عہدے کے لیے امیدواروں کی عمر 7 اگست 2026 تک 25 سے 60 سال کے درمیان ہونی چاہیے، اور کم از کم تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ (12ویں) یا اس کے مساوی ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا علم رکھنے والے گریجویٹ امیدوار انٹرویو میں پانچ اضافی نمبر حاصل کریں گے۔ مرد اور خواتین اساتذہ کا انتخاب عازمین حج کی تعداد کے تناسب سے کیا جائے گا۔ ریاستی حج کمیٹی کے سکریٹری محمد طارق کے مطابق درخواست دہندگان نے پچھلے پانچ سالوں میں حج کیا ہوگا، جیسا کہ ویزا، ان کے پاسپورٹ کے متعلقہ صفحہ، یا حج کمیٹی کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ امیدواروں کو ہندی، اردو، انگریزی اور مقامی زبانوں کا مناسب علم ہونا چاہیے، ذہنی اور جسمانی طور پر تندرست ہونا چاہیے، اور کمپیوٹر آپریشن اور حج سہولت ایپ کے استعمال میں ماہر ہونا چاہیے۔ منتخب امیدواروں کو سرکاری معالج کی طرف سے جاری کردہ فٹنس سرٹیفکیٹ جمع کرانا ہوگا۔ امیدواروں کو حج کے مناسک کے بارے میں کافی علم ہونا چاہیے، ہجوم اور گروہوں کو مخاطب کرنے اور کنٹرول کرنے کا تجربہ ہونا چاہیے، اور ان کے خلاف کوئی فوجداری مقدمہ زیر التوا نہیں ہونا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے خود تصدیق شدہ حلف نامہ لازمی ہے۔ CBT امتحان 50 کثیر انتخابی سوالات پر مشتمل ہوگا، جس میں ایک گھنٹے کی مدت ہوگی۔ ہر سوال میں دو نمبر ہوں گے، اور ہر غلط جواب کے لیے منفی 0.50 نشانات ہوں گے۔

درخت انسانی زندگی کی بقا کی بنیادی ضرورت ہیں: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں این ایس ایس کے زیر اہتمام شجرکاری مہم کا انعقاد

لکھنؤ، 7 اگست: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں قومی خدمت اسکیم (این ایس ایس) کی ساتویں اکائی کی جانب سے ڈاکٹر نلنی مشرا کی نگرانی میں ماحولیات کے تحفظ اور سرسبز و شاداب کیمپس کے فروغ کے مقصد سے شجرکاری مہم کا انعقاد کیا گیا۔ اس مہم کا بنیادی مقصد طلبہ، اساتذہ اور ملازمین میں ماحولیات کے تحفظ کے تئیں بیداری پیدا کرنا اور زیادہ سے زیادہ پودے لگانے کی ترغیب دینا تھا۔ اس مہم کا آغاز یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا اور رجسٹرار وکاس نے پودا لگا کر کیا۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے این ایس ایس کے رضاکاروں، اساتذہ اور طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ درخت فطرت کا قیمتی سرمایہ اور انسانی زندگی کی بقا کی بنیادی ضرورت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تیز رفتار شہری ترقی، جنگلات کی مسلسل کٹائی اور بڑھتی ہوئی آلودگی کے باعث ماحولیاتی توازن بری طرح متاثر ہورہا ہے جس کے نتیجے میں موسمیاتی تبدیلی، شدید گرمی، بے وقت بارشیں اور دیگر قدرتی مسائل میں اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ ایسے حالات میں شجرکاری صرف ایک رسمی سرگرمی نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے محفوظ مستقبل کے لیے ایک اجتماعی عہد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماحولیات کا تحفظ صرف حکومت یا کسی ایک ادارے کی ذمہ داری نہیں بلکہ ہر شہری کا اخلاقی اور سماجی فرض ہے۔ اگر ہر فرد اپنی زندگی میں کم از کم ایک پودا لگا کر اس کی ذمہ داری قبول کرے تو ماحول کو بہتر بنانے کی سمت میں ایک بڑی تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔ اس موقع پر رجسٹرار وکاس نے رضاکاروں سے اپیل کی کہ وہ شجرکاری کو محض ایک دن کی مہم تک محدود نہ رکھیں بلکہ اسے اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں اور اپنے گھروں، محلوں، دیہات اور عوامی مقامات پر بھی زیادہ سے زیادہ پودے لگانے کے لیے لوگوں کو ترغیب دیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ پودا لگانا پہلا قدم ہے جبکہ اس کی باقاعدہ دیکھ بھال، آبپاشی اور حفاظت اس سے بھی زیادہ اہم ہے کیونکہ اگر لگائے گئے پودوں کی مناسب نگہداشت نہ کی جائے تو شجرکاری مہم کا مقصد ادھورا رہ جاتا ہے۔ این ایس ایس پروگرام افسر ڈاکٹر ابھے کرشنا نے این ایس ایس رضاکاروں سے توقع ظاہر کی کہ وہ لگائے گئے ہر پودے کی مسلسل نگرانی کریں گے اور انہیں تناور درخت بنانے میں اپنی ذمہ داری پوری کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قومی خدمت اسکیم کا بنیادی مقصد نوجوانوں میں سماجی ذمہ داری، خدمتِ خلق اور قومی شعور کو فروغ دینا ہے اور شجرکاری جیسی سرگرمیاں اسی مقصد کی عملی تعبیر ہیں۔ انہوں نے رضاکاروں کو تلقین کی کہ وہ ماحولیات کے تحفظ کا پیغام معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچائیں اور یک پودا، ایک ذمہ داری کے جذبے کے ساتھ ایک سرسبز، صاف ستھرے اور پائیدار ماحول کی تعمیر میں فعال کردار ادا کریں۔ اس مہم میں اساتذہ، این ایس ایس رضاکاروں کے علاوہ مختلف شعبوں کے طلبہ بھی موجود تھے۔

اللہ کے نبی نے فرمایا ہے کہ میرا حسین چراغ ہدایت اور کشتی نجات ہے

لکھنؤ۔ کربلا کے مظلومین حضرت امام حسین علیہ السلام کی یاد میں مجالس و ماتم اور شبداریوں کا سلسلہ جاری ہے۔ مولانا سیف عباس نے روضہ حضرت مسلم رئیس منزل میں انجمن پنجتنی مہدیہ کے زیر اہتمام شبداری اجتماع سے خطاب کیا۔ شبداری اجتماع کے بعد انجمن شبیریہ، غلام حسین، ناصر الاسلام، اور تسویر العزا نے اپنا سلام اور نوحہ پڑھا۔ اسی طرح مولانا شباب نقوی نے جوہری محلہ آذ خانہ مولانا کلب جواد نقوی میں منعقدہ مجلس سے خطاب کیا۔ انہوں نے حدیث نبوی کی روشنی میں اہل بیت (ع) سے خطاب کیا۔ انہوں نے امام حسین کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا حسین چراغ ہدایت اور کشتی نجات ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی سی ہے۔ جو اس میں سوار ہوا وہ بچ گیا اور جس نے منہ پھیر لیا وہ ڈوب گیا۔ مولانا ابوطالب نے امام باڑہ نواب علی میدان ایل ایچ خان میں اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا مرتضیٰ ناصر سعید النقطی نے امام باڑہ آغا ابوصاحب کاظمین روڈ پر اجتماع سے خطاب کیا۔

یوپی کے سرکاری اسپتالوں کی اینٹی بائیوٹک کوالٹی ٹیسٹ میں ناکام، کمپنی 3 سال کے لیے بلیک لسٹ

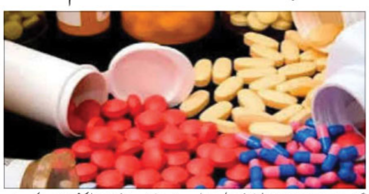

لکھنؤ: 7 اگست (پی این ایس) اتر پردیش کے سرکاری اسپتالوں کو فراہم کی جانے والی ایک اہم اینٹی بائیوٹک کوالٹی ٹیسٹ میں ناکام ہوگئی ہے۔ اس کے بعد اتر پردیش میڈیکل سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ (UPMSCL) نے سخت کارروائی کرتے ہوئے ہماچل پردیش کی دواساز کمپنی ایتھنز لائف سائنسز کو تین سال کے لیے بلیک لسٹ کردیا ہے۔ کمپنی کو ادائیگیاں بھی روک دی گئی ہیں۔

یہ دوا Amoxicillin اور Potassium Clavulanate Oral Suspension ہے، جو نمونیا اور بیکٹیریل انفیکشن کے علاج کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس دوا کے دو بیچس DBT 25-048، اور DBT 25-108، جو 2024 کے ٹینڈر کے عمل کے تحت خریدے گئے، معیار کے معیار میں ناکام رہے۔ ٹیسٹ رپورٹ آنے کے بعد کمپنی کو نوٹس بھیجا گیا۔ UPMSCL نے پہلے بیچ کے لیے موصول ہونے والے جواب کو غیر تسلی بخش قرار دیا، جبکہ کمپنی دوسرے بیچ کے حوالے سے مقررہ وقت کے اندر جواب دینے میں ناکام رہی۔ جس کے بعد کمپنی کو تین سال کے لیے بلیک لسٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ایس ڈی اے)، ڈرگ لائسنسنگ اتھارٹی، اور ریاست کے تمام ضلع ڈرگ گوداموں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ زیر بحث بیچ سے دوا کے استعمال کو فوری طور پر روک دیں، تاکہ یہ کسی بھی مریض تک نہ پہنچ سکے۔ وہ دوائیں جو حالیہ برسوں میں ٹیسٹ میں ناکام رہیں:

22 جولائی 2026: امیکاسین سلفیٹ ناکام، دہرادون کمپنی بلیک لسٹ۔

19 جون 2026: البینڈازول 400 ملی گرام ٹیسٹ میں ناکام رہا۔

15 ستمبر 2025: کیلشیم کاربونیٹ + وٹامن ڈی 3 ٹیسٹ میں ناکام رہا۔

16 جولائی 2025: کیلشیم + وٹامن ڈی 3 کی دوسری کھیپ بھی ٹیسٹ میں ناکام ہوگئی۔

11 جولائی 2025: Ibuprofen 200 mg کی گولیاں ناکام ہوگئیں۔

29 جنوری 2025: بینزائل بینزویٹ ایپلیکیشن معیار کی جانچ میں ناکام ہوگئی۔ دریں اثنا، عدالت نے امین آباد میں بڑی مقدار میں جعلی ادویات سپلائی کرنے کے ملزم بھوپیندر سنگھ کی ضمانت کی درخواست بھی مسترد کردی۔ پولیس کے مطابق 16 جولائی کو کسان پاتھ کے قریب ملزم کی اومنی وین سے بھاری مقدار میں جعلی ادویات برآمد کی گئیں۔ دوسری طرف، کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (KGMU) کے جیریاٹرک مینٹل ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ایک نیا HRF منشیات کا کاؤنٹر کھول دیا گیا ہے۔

بزم رہبر کے زیر اہتمام ماہانہ طرحی شعری نشست کا انعقاد

دریاباد، بارہ بنکی (محمد مدثر): بزم رہبر دریاباد کے زیر اہتمام مدرسہ معین الاسلام کے ماجدی ہال میں ماہانہ طرحی شعری نشست کا انعقاد شبیر دریابادی کی سرپرستی میں کیا گیا جسکی صدارت عمران علی اور نظامت جنید علی آبادی نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے شکیل حقانی نے شرکت کی۔ نشست کا آغاز شبیر دریابادی کی طرحی نعت پاک سے ہوا۔ منتخب اشعار نذر قارئین ہیں:

ٹھہرے ہیں گلستاں میں بہاروں کے قافلے
ہر شاخِ گل کو اب تو سنور جانا چاہیے
خلیل احسن لکھنؤ
در پر کھڑا ہوں جب سے لیے کاسۂ طلب
اب تک زکوٰۃِ دید سے بھر جانا چاہیے
عمران علی آبادی
ایسے بھی راہبر ہیں مری قوم میں جنہیں
معلوم ہی نہیں ہے کدھر جانا چاہیے

عقیل ضیاء
درکار ہیں چمن کو ہمارے لہو کے پھول
جو یوں نہ جی سکے اُسے مر جانا چاہیے
مختار فاروقی دیوئی
مرنے کے بعد روئے زمانہ تمام عمر
دنیا میں ایسے کام بھی کر جانا چاہیے
شبیر دریابادی
مرنے کے بعد آپ کو گالی نہ دے کوئی
کچھ نیکیوں کے کام بھی کر جانا چاہیے

سرور بلہروی
ہم کو بھی اب تو سرمد و منصور کی طرح
اُلفت میں اُس کی حد سے گزر جانا چاہیے
اسلم سیدن پوری
انصاف دے سکے نہ جو منصف عوام کو
کرسی سے اُس کو اپنی اتر جانا چاہیے
شکیل دریابادی
اس دل کے بام و در پہ اندھیروں کا ہے ہجوم
اب اس میں کوئی چاند اتر جانا چاہیے

جنید علی آبادی
بے راہ رو کی طرح گزاری ہے زندگی
چل کر کے سیدھی راہ پہ گھر جانا چاہیے
عدیل منصوری بارہ بنکی
کیسے ملایا مٹی میں تیرے غرور کو
ظالم تجھے تو شرم سے مر جانا چاہیے
عظیم علی آبادی
گھیرا ہوا ہے مجھ کو مصائب نے اس قدر
آتا نہیں سمجھ میں کدھر جانا چاہیے
منصور سلمانی

اس موقع پر حافظ محمد عالم، اظہر علی، اسرار احمد، اسرار راعین، حمید احمد، گڈو قریشی، غلام محمد ملک، ساجد قریشی، حنیف احمد اور سہیل احمد سمیت دیگر معزز سامعین نے شرکت کی۔ نشست کے اختتام پر بزم کے سکریٹری عقیل ضیاء نے تمام شعراء و سامعین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

خانہ بدوش قبائل کے حقوق سے متعلق یوپی حکومت کا تاریخی فیصلہ

آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ اتر پردیش حکومت کی جانب سے آزاد، خانہ بدوش اور نیم خانہ بدوش قبائل کی فلاح و بہبود کے لیے ڈی این ٹی بورڈ کی تشکیل سے متعلق بل کو منظوری دیے جانے پر معزز وزیر اعلیٰ اور اتر پردیش حکومت کا تہہ دل سے خیر مقدم اور اظہار تشکر کرتا ہے۔ خانہ بدوش، آزاد اور نیم خانہ بدوش قبائل طویل عرصے سے سماجی، تعلیمی اور اقتصادی عدم توجہی کا سامنا کرتے رہے ہیں۔ ان برادریوں نے اپنی شناخت، عزت و احترام اور سرکاری اسکیموں کا مناسب فائدہ حاصل کرنے کے لیے برسوں تک جدوجہد کی ہے۔ ایسے میں ڈی این ٹی بورڈ کی تشکیل ان برادریوں کے حقوق کے تحفظ، ان کی ہمہ جہت ترقی اور انہیں معاشرے کے مرکزی دھارے سے جوڑنے کی سمت ایک اہم اور تاریخی قدم ہے۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کا پختہ موقف ہے کہ معاشرے کے ہر محروم، پسماندہ اور نظر انداز طبقے کو بھارتی آئین کی جانب سے فراہم کردہ مساوی مواقع، عزت اور انصاف ملنا چاہیے۔ حکومت کی یہ پہل سماجی انصاف، مساوات اور جامع ترقی کے جذبے کو مزید مضبوط بنائے گی۔ محاذ کو امید ہے کہ حکومت صرف بورڈ کی تشکیل تک محدود نہیں رہے گی، بلکہ اس کے ذریعے تعلیم، صحت، روزگار، رہائش، سماجی تحفظ، ہنرمندی کی ترقی اور شناخت سے متعلق مسائل کے حل کے لیے مؤثر منصوبے نافذ کرے گی، تاکہ ان برادریوں کے لوگوں کو حقیقی اور مستقل فائدہ حاصل ہوسکے۔ ساتھ ہی، آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ یہ توقع بھی کرتا ہے کہ اتر پردیش حکومت پسماندہ مسلم معاشرے کی ان خانہ بدوش، آزاد اور نیم خانہ بدوش برادریوں پر خصوصی توجہ دے گی، جو آج بھی سماجی، تعلیمی اور اقتصادی اعتبار سے انتہائی پسماندہ ہیں، اور ان کی ترقی اور بااختیار بنانے کے لیے ٹھوس اور مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ مشترکہ خانہ بدوش، نیم خانہ بدوش اور آزاد سماج وکاس سمیتی کے قومی کنوینز اور اتر پردیش کے صدر جناب عبدالغنی بنجارہ کو اس تاریخی کامیابی پر دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتا ہے۔ محاذ ان کی ان مسلسل کوششوں کی ستائش کرتا ہے، جن کے ذریعے پسماندہ مسلم معاشرے کی خانہ بدوش، آزاد اور نیم خانہ بدوش انتہائی پسماندہ قبائل اور برادریوں کے مسائل حکومت تک پہنچانے کا اہم کام کیا گیا۔ محاذ کو یقین ہے کہ مستقبل میں بھی دونوں تنظیمیں مل کر ان برادریوں کی سماجی، تعلیمی اور اقتصادی ترقی کے لیے باہمی تعاون کے ساتھ کام کرتی رہیں گی۔

آخر میں، آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ اتر پردیش حکومت، معزز وزیر اعلیٰ اور محکمہ سماجی بہبود کے وزیر جناب عاصم ارون کے تئیں اس اہم اور عوامی مفاد کے فیصلے کے لیے تہہ دل سے شکریہ اور اظہار تشکر کرتا ہے اور امید ظاہر کرتا ہے کہ یہ پہل سماجی انصاف، مساوات، احترام اور جامع ترقی کی سمت ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔

طرحی شب بیداری کے 50ویں دور میں خدمات انجام دینے والے بچوں کو اعزاز دینے کا فیصلہ

لکھنؤ۔ انجمن نیر الاسلام نے ترحی شبداری کے کامیاب 50ویں دور کی یادوں کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کرنے کے لیے ایک شاندار اقدام کیا ہے۔ انجمن نے فیصلہ کیا ہے کہ ان تمام معصوم بچوں کو جن کی یادگار تصاویر اس موقع پر لی گئی تھیں، ان کو ایک چھوٹا، لیکن پیار بھرا اور پیار بھرا سوونیئر تحفے میں دینے کا فیصلہ کیا ہے، تاکہ یہ یادگار لمحہ ان کی زندگی کا خوبصورت حصہ بن سکے۔ مزید برآں، نیر الاسلام ایجوکیشن سنٹر نے سمیع کی ٹیم کے چھ بچوں کے لیے خصوصی انعامات کا بھی اہتمام کیا ہے جنہوں نے تہوار شبداری کے 50ویں راؤنڈ کی تینوں راتوں کے دوران اپنے فرائض جذبے، خلوص اور ذمہ داری کے ساتھ انجام دیے، خاص طور پر فرش عزا کی خدمت، انتظامات، مہمان نوازی اور دیگر امور میں۔ انجمن کا مقصد ان بچوں کی لگن، خدمت کے جذبے اور بہترین کارکردگی کو سراہنا ہے، تاکہ دوسرے بچوں کو بھی مذہبی اور سماجی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دی جائے۔ اس سلسلے میں تصویر میں موجود تمام بچوں اور انعامات کے لیے منتخب ہونے والوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ کل بروز ہفتہ شام 4:00 بجے نیر الاسلام ایجوکیشن سنٹر میں اپنی موجودگی کو یقینی بنائیں، تاکہ انہیں یادگار تحائف اور انعامات سے نوازا جا سکے۔ انجمن تمام والدین سے بھی دلی اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو وقت پر اور وقت پر سنٹر بھیجیں، تاکہ اس تقریب کو باوقار اور باوقار طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچایا جاسکے۔

پوروتّر ریلوے
کھلاای-ٹینڈر نوٹس
NER-BSB0SnT-OT-10-2026
ڈویژنل ریل منیجر/ سگ. اینڈ ٹیلی کمیونکیشن/ شمال مشرقی ریلوے/ وارانسی واسطے و صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے مندرجہ ذیل کاموں کیلئے "کھلا ای-ٹینڈر" طلب کئے جاتے ہیں۔
ٹینڈر نوٹس نمبر: NER-BSB0SnT-OT-10-2026، کام کا نام: ریوتی اسٹیشن پر سگنلنگ سسٹم کی حفاظت و یقینی اور آپریشن میں لچیلاپن بڑھانے (جیسے ایمرجنسی آپریشن، روٹ ریلیز وغیرہ) کیلئے الیکٹرانک انٹرلاکنگ کے ذریعہ S&T آلات کے افزودگی کا کام۔
تخمینی لاگت- ₹5,02,68,994.78،
بیعانہ رقم: ₹10,05,400.00، ٹینڈر فارم کی قیمت- ₹-0.00،
کام پورا کرنے کی مدت: 12 ماہ۔ ٹینڈر بند ہونے کی آخری تاریخ اور وقت: 31.08.2026 کو 15:00 بجے۔
1. ای-ٹینڈر بتاریخ 31.08.2026 کو 15:00 بجے تک آن لائن جمع کیا جاسکے گا۔ 2. پوری تفصیل کی معلومات حاصل کرنے و ٹینڈر کو پیش کرنے کیلئے انڈین ریلوے کی ویب سائٹ i.e. www.ireps.gov.in دیکھیں۔
ڈویژنل ریل منیجر/ سگ. اینڈ ٹیلی کمیونکیشن
وارانسی
CPRO/Signal-91
ٹرینوں میں بیڑی/ سگریٹ نہ پئیں

بانکی پور میں شکست محض ایک سیٹ کی شکست نہیں ہے

آج کے اخبارات سے معلوم ہوا کہ آر ایس ایس کے چیف موہن بھاگوت جی نے ایک بیان دیا ہے جس سے یہ عندیہ ملتا ہے کہ حال ہی میں دہلی کے جنتر منتر پر طلبہ نے احتجاج کے توسط سے جو مطالبات حکومت کے سامنے رکھے وہ ان کا حق ہے نیز یہ کہ تعلیمی پالیسی ایسی ہونا چاہئے کہ جس پر طلبہ کا اعتماد ہو۔ موہن بھاگوت نے جمعرات کو تسلیم کیا کہ طلبہ کی شکایات جائز ہیں اور ہندوستان کے تعلیمی نظام میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ حکومت اور آر ایس ایس کے کچھ چمچہ ٹائپ لوگوں نے طلبہ کے احتجاج اور مظاہرین کو ملک دشمن کہا تھا، اس پر موہن بھاگوت نے کہا کہ اگر جین زیڈ احتجاج کر رہی ہے تو وہ ملک دشمن نہیں ہیں۔ وہ ہمارے ہی لوگ ہیں، ہماری اگلی نسل ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ جین زیڈ ایسی ہے۔ میرا خیال ہے کہ نئی نسل، یعنی جین زیڈ اور جین الفا، ہماری موجودہ نسل سے زیادہ ایماندار ہے اور حب الوطنی وخدمت کی سچی اپیل ان پر اثر کرتی ہے۔ بھاگوت نے کہا کہ جمہوریت میں اتفاقِ رائے قائم کرنے کا ایک طریقہ احتجاج بھی ہے۔ کئی طرح کے خیالات سامنے آتے ہیں اور بات چیت کے ذریعے اتفاقِ رائے بنتا ہے۔ اگر مختلف وجوہات سے بات نہیں سنی جاتی تو تحریک کی جاسکتی ہے۔

کاش یہ بیان اس وقت آتا جب طلبہ پر طرح طرح کے الزام لگائے جا رہے تھے۔ انھیں ملک دشمن کہا جا رہا تھا۔ ان پر لاٹھیاں برسائی جا رہی تھیں۔ ان کے آنے کے لئے تمام راستے مسدود کئے ج ا رہے تھے۔ اور انھیں طرح طرح کی دھمکیاں دی جا رہی تھین۔ بعض اطلاعات کے مطابق دھمکیوں کا سلسلہ ابھی بھی جاری ہے۔ اگر موہن بھاگوت ج ی کا بیان اس وقت آجاتا تو شاید بات اتنی نہ بگڑتی۔ اور سب سے بڑا فائدہ ہ ہوتا کہ بھاجپا کے خلاف جو ہوا چل پڑی ہے وہ ہوا بھی نہ بگڑتی۔ لیکن اب شاید دیر ہو چکی ہے اور تیر کمان سے نکل چکا ہے۔ موہن بھاگوت کے مطابق جو کچھ ہوا، ان کی شکایت درست ہے۔ ہندوستانی تعلیمی نظام میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے اور ایسا نہیں ہو رہا، اسی لیے یہ مسئلہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اس لیے واقعی بات چیت ہونی چاہیے۔ جین زیڈ کے بارے میں اپنے تجربے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب ہم ان کی عمر کے تھے تو ہم بزرگوں کی بات مان لیتے تھے، کبھی سوال نہیں اٹھاتے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب جین زیڈ اور جین الفا سوال پوچھتی ہیں، انہیں منطقی جواب اور محبت چاہیے۔ جمہوریت میں یہی طریقہ ہے۔ اسے انگریزی میں 'ڈیبیٹ' کہتے ہیں، ہم اسے 'شاستر ارتھ' کہتے ہیں۔ وہاں کوئی جھگڑا نہیں ہوتا بلکہ دو فریق ہوتے ہیں: 'پوروا' اور 'اتر'۔ ہم تمام پہلوؤں کو دیکھتے ہیں اور ہر شخص کا اپنا نظریہ ہوتا ہے، اس لیے ہر موضوع پر ایک نیا پہلو سامنے آتا ہے۔ اس طرح ہمیں کئی آرا اور مخالف آرا ملتی ہیں، جو مل کر سچائی کی مکمل تصویر بناتی ہیں۔ ایسا ضرور ہونا چاہیے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہا کہ میں یہ نہیں کہوں گا کہ جین زیڈ کو احتجاج نہیں کرنا چاہیے، لیکن جمہوریت میں احتجاج کرنے اور کام کرنے کے کچھ طریقے ہوتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ احتجاج کی نوبت ہی کیوں آتی ہے۔ جمہوریت میں کرسیوں پر بیٹھے جب خود خادم نہیں مالک سمجھنے لگتے ہیں تو جمہوریت تاناشاہی میں بدل جاتی ہے اور جب احتجاج کیا جاتا ہے تو انھیں ملک دشمن کہا جاتا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ادھر کچھ برسوں میں جب بھی کوئی ی بڑا احتجاج ہوا ہے تو فوراً ان پر ملک دشمنی کا الزام رکھ دیا جاتا ہے۔ موہون جی کو اس پر بھی توجہ دینا چاہئے۔ اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ جین زیڈ صرف احتجاج کرنے کے لیے آواز نہیں اٹھا رہی ہے، بلکہ وہ ایسا اس لیے کر رہی ہے کیونکہ اسے کچھ مسائل درپیش ہیں اور ان مسائل کو حل کیا جانا چاہیے۔ جسے کوئی مسئلہ ہے تو وہ کیسے کہے کس طرح حکومت کے نمائندوں کے کان پر جوں رینگےگی اس کا طریقہ یا تو حکومت کے نمائندے خود بتادیں کہ اگر احتجاج کرنا ہے تو اس طرح سے کریں۔

بات تو جب کی گئی جب یہ محسوس ہونے لگا کہ یہ احتجاج اب بھاجپا کے خلاف تحریک بنتا جا رہا ہے اور اس سے عوام کی رائے بدلنے لگی ہے تب یہ سوچا گیا ک بات کی جائے اور مذاکرات کی میز پر آکر ساری مانگی ں مان لی گئیں۔ پردھان جی کا استعفی بھی ہوگیا۔ احتجا بھی ختم ہوگیا لیکن پھر حکومت اپنے وعدوں سے پھر گئی اور مظاآہرین کے خلاف کاروائیاں شروع ہوگئیں۔ پھر وزیر اعظم سامنے آئے اور انھوں نے ان کو م،عاف کرنے کا اعلان کیا جنھوں نے انھ یں اور ان کی والدہ کو برا بھلا کہا تھا۔ اس معافی پر بھی سوال اٹھے۔ صحافیوں نے لکھا۔ اپوزین نے اسے مدعا بنایا۔ اور لوگ سبھا کا سدن متاثر ہوا۔ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے بھاگوت نے کہا کہ انہیں پولیس اور مظاہرین کے درمیان حالیہ تصادم کے صحیح حالات کی معلومات نہیں ہیں، لیکن نوجوانوں پر ان کا اعتماد اٹل ہے۔ یہ بیان ہی اپنے اپ میں بھرامک ہے کہ انھیں معلومات نہیں ہے۔ جب کہ انھین پل پل کی معلومات ہوگی اور میرا خیلا ہے ک ان ہی کی طرف سے ایسے اشارے ملے ت ہوں گے کہ طلبہ کے مطالبات (فی الحال) مان لینا چاہئیں تا کہ چرحتا بخار کم ہو۔ اور بعد میں دیکھا جائے گا۔ لیکن دیکھا گیا یہ بھاجپا کا نمائندہ وہ سیٹ ہار گیا جس پر گزشتہ تیئش برسوں سے بھاجپا کا قبضہ تھا اور جو بھاجپا کے صدر کے صدر کی سیٹ تھی جہاں سے وہ جیتے ہوئے تھے۔ اس سیٹ کا ہار جانا محض ایک سیٹ کی ہار جیت نہیں ہے۔ بلکہ یہ عوام کی حد درجہ ناراضی کا بولتا ثبوت ے۔

☆☆☆

آرٹیکل ۳۷۰ کو ختم کرنے کے بعد بھی کشمیر میں حالات بے قابو

ڈاکٹر ظفر الاسلام خان

شیاما پرساد مکھرجی کے زمانے سے ہندوتوا کے حامیوں کا دعوی تھا کہ کشمیر کو جو خصوصی حیثیت دی گئی ہے وہ اس کے ہندوستان میں انضمام میں رکاوٹ ہے۔ ہندوتوادی یہ نعرہ برسوں لگاتے رہے اور بالآخر بی جے پی کی حکومت نے ۵/اگست ۲۰۱۹ کو ان کا خواب پورا کر دیا، آئین کے آرٹیکل ۳۷۰ کو یکلخت ختم کر کے کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کردی اور اعلان کیا کہ اب کشمیر کے مسائل حل ہوجائیں گے، دہشت گردی ختم ہوجائے گی اور وہ ہندوستان کا صحیح معنوں میں حصہ بن جائے گا۔ اس اقدام سے پہلے ہی وہاں گورنر راج قائم کردیا گیا تھا یعنی جتنے بھی جمہوری حقوق اور آزادیاں تھیں ان کا خاتمہ کردیا تھا۔

آرٹیکل ۳۷۰ کے خاتمے کے ساتھ مودی گورنمنٹ نے کشمیر کے حصے بخرے بھی کردیے۔ زمینی لحاظ سے کشمیر کے سب سے بڑے حصے لداخ کو ریاست سے کاٹ کر ایک الگ یونین ٹیریٹری بنادیا گیا اور خود جموں وکشمیر کے ریاست کا درجہ ختم کر کے اس کو بھی یونین ٹیریٹری بنادیا گیا اور اس پر دہلی سے براہ راست حکومت ہونے لگی۔ کشمیر کے خصوصی اور مقامی قوانین ختم ہوگئے اور ان کی جگہ تمام ہندوستانی قانون وہاں یکلخت نافذ ہونے لگے۔ کشمیر میں فوج کو ۱۹۹۰ سے ہی افسپا قانون AFSPA کے تحت خصوصی اختیارات حاصل تھے جس کے تحت کسی بھی ظلم، زیادتی، قتل اور بلاتک اری کے لیے فوج کی ذمے داری طے نہیں ہوتی ہے۔ اب آرٹیکل ۳۷۰ کے خاتمے کے بعد گورنر کا براہ راست حکم چلنے لگا۔ لوگوں سے زمینیں چھینی جانے لگیں، معمولی معمولی باتوں پر لوگوں کو سرکاری ملازمتوں سے نکالا جانے لگا، جیل رسیدہ کشمیریوں کی تعداد بڑھنے لگی، میڈیا کو مردہ بنادیا گیا اور اب تاناشاہی کی یہ حالت ہے کہ پوری ریاست میں گھر گھر اور لائبریری لائبریری کتابوں کو کھنگالا جا رہا ہے اور اگر کسی کتاب میں سرکار کے لحاظ سے کوئی "قابل اعتراض" بات لکھی ہے تو اسے ضبط کر کے جلادیا جاتا ہے اور کتاب رکھنے والے کو سزا الگ سے ملتی ہے۔ یہ ہندوستانی قانون کی واضح خلاف ورزی ہے کیونکہ بھارتی نیای سنہیتا کے سکشن ۹۸ کے مطابق مرکزی یا ریاستی حکومت کسی متعینہ کتاب پر بندش لگاسکتی ہے اور اس کے بعد ہی پولیس اس متعینہ کتاب کو ضبط کرسکتی ہے جبکہ کشمیر میں کسی متعینہ کتاب پر سرکاری بندش کے بغیر اندھادھند طریقے سے گھروں اور لائبریریوں سے کتابیں ضبط ہورہی ہیں۔

آرٹیکل ۳۷۰ کو ختم ہوئے اب سات سال ہوگئے ہیں، ظلم وبربریت اپنی انتہا پر ہے لیکن میڈیا پر سخت بندش کی وجہ سے اس کی رپورٹنگ نہیں ہوتی ہے۔ کیا آرٹیکل ۳۷۰ یا دوسرے لفظوں میں ریاست کی خودمختاری (اٹانومی) ختم کرنے سے کشمیر کے حالات ٹھیک ہوگئے اور کشمیری "قومی دھارے" میں مدغم ہوگئے؟ جواب مکمل طور سے نفی میں ہے بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ اب حالات پہلے سے زیادہ خراب ہیں۔ ساری بندشوں کے باوجود میلیٹینسی جاری ہے، لوگوں کے مظاہرے جاری ہیں اور ہزاروں لوگ برسوں سے جیلوں میں بند ہیں، لکھنے بولنے پر مکمل پابندی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آرٹیکل ۳۷۰ کا خاتمہ بذات خود ایک غیر آئینی اور غیر قانونی قدم تھا۔ آئین کے اسی آرٹیکل (۳۷۰) کے تحت اس کا خاتمہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب جموں وکشمیر کی اسمبلی اس کے خاتمے کی بواسطۂ اکثریت سفارش کرے۔ جبکہ ایسا بالکل نہیں ہوا بلکہ اس آرٹیکل کے خاتمے سے پہلے ہی کشمیر اسمبلی تحلیل کی جا چکی تھی اور گورنر راج نافذ ہو چکا تھا۔ مرکزی سرکار کے نمائندے (گورنر) نے لکھ کر بھیجا کہ آرٹیکل ۳۷۰ کو ختم کر دیا جائے۔ یہ سفارش غلط اور غیر قانونی تھی۔ یہی نہیں بلکہ گورنر نے یہ سفارش مرکزی سرکار کے دباؤ میں آکر لکھی تھی جیسا کہ اس وقت کے گورنر ستیہ پال ملک نے بعد میں خود بتایا۔

آرٹیکل ۳۷۰ ہمارے آئین کی وہ شق ہے جو کسی نہ کسی طرح کشمیر پر ہمارے قبضے کے روز اول سے اس سارے معاملے کا حصہ رہی ہے۔ وثیقۂ انضمام Instrument of accession پر مہاراجا ہری سنگھ نے ۲۶/اکتوبر ۱۹۴۷ کو دستخط کئے اور اگلے دن گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹبیٹن نے اسے قبول کرلیا۔ اس کے تحت مہاراجا نے صرف تین اختیارات ہندوستان کو منتقل کئے تھے یعنی دفاع، خارجہ امور اور وسائل اطلاعات External Affairs,Defence and Communications۔ دوسرے لفظوں میں الحاق مشروط تھا اور صرف تین امور میں ہوا تھا جبکہ داخلی طور پر کشمیر خودمختار تھا۔ الحاق کے خط کے جواب میں گورنر جنرل نے ۲۷/اکتوبر ۱۹۴۷ کو اپنے خط میں مہاراجا ہری سنگھ کو لکھا کہ حالات معمول پر آنے پر ریاست کے الحاق کے مسئلے کو عوام میں رائے شماری کرا کر طے کیا جائے گا۔ یعنی ہندوستان نے ریفرنڈم کرانے کا وعدہ روز اول کو ہی کردیا تھا اور قبول کیا تھا کہ یہ الحاق درست نہیں ہے بلکہ اس کے لئے عوام سے ان کی مرضی پوچھنی پڑے گی۔ ریفرنڈم کرانا اس لیے بھی ضروری تھا کیونکہ برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں کی قانونی رائے تھی کہ وثیقۂ انضمام کافی نہیں ہے بلکہ مہاراجہ کشمیر کے ہندوستان اور پاکستان کے ساتھ حالت قائمہ (Standstill) پر قائم رہنے کے معاہدے کی موجودگی میں انضمام باطل Invalid ہے۔

ہندوستان خود کشمیر کے مسئلے کو جنوری ۱۹۴۸ء میں اقوام متحدہ لے گیا اور وہاں حالات درست ہونے پر ریفرنڈم کرانے کا وعدہ کیا لیکن اس وعدے کو کبھی پورا نہیں کیا گیا۔ ہندوستان کو کم ازکم اپنے زیرقبضہ علاقے میں ریفرنڈم کرا کر دنیا کو دکھا دینا چاہیے تھا کہ اس نے اپنا وعدہ وفا کر دیا ہے۔ اسی پس منظر کے تحت ہندوستان نے کشمیر کی خصوصی حیثیت کا احترام کرتے ہوئے آئین ہند میں آرٹیکل ۳۷۰ داخل کیا جس کے تحت جموں وکشمیر کو اندرونی امور میں خود مختاری autonomy دی گئی۔ اس طرح کے استثناءات بعض دوسری ہندوستانی ریاستوں کو بھی حاصل ہیں۔ آئین کے اس مادے میں یہ بھی لکھ دیا گیا کہ یہ شق اسی وقت ختم کی جا سکتی ہے جب جموں وکشمیر کی اسمبلی اکثریت رائے سے اس کی درخواست کرے۔ کسی اسٹیٹ کو زیب نہیں دیتا کہ آئینی طور پر ایک وعدہ کرنے کے بعد اس سے مکر جائے۔

شیخ عبداللہ کو، جنھوں نے کشمیر کے ہندوستان سے الحاق کرانے میں مرکزی کردار ادا کیا تھا، ۵/مارچ ۱۹۴۸ کو جموں وکشمیر کا وزیر اعظم بنایا گیا۔ لیکن جلد ہی ہندوستان کو لگا کہ ان کی وفاداری مشکوک ہے کیونکہ وہ معاہدۂ الحاق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں بولنے لگے تھے۔ اس لئے ان کو ۸/اگست ۱۹۵۳ کو صدر ریاست کرن سنگھ نے برطرف کردیا۔ اگلے دن ہی ان کو گرفتار کرلیا گیا اور اگلے گیارہ سال تک جیل میں رکھا گیا۔ شیخ عبداللہ کو ۸/اپریل ۱۹۶۴ میں سارے الزامات واپس لینے کے بعد رہا کر دیا گیا۔ مئی ۱۹۶۴ میں نہرو کے انتقال کے بعد ایک بار پھر شیخ عبداللہ کو گرفتار کرلیا گیا اور وہ دوبارہ ۱۹۶۵ سے ۱۹۶۸ تک جیل میں رہے۔ پھر ۱۹۷۱-۱۹۷۲ کے دوران ان کو کشمیر سے جلاوطن کر دیا گیا۔ ان کو برطرف کرنے کے بعد مرکز نے اپنے من مانے لوگ وہاں چیف منسٹر بنانے شروع کردئے اور الیکشن میں کھلی دھاندلی شروع کردی اور صحیح معنوں میں مرکزی وزارت داخلہ نے کشمیر کو براہ راست چلانا شروع کردیا۔

مرکزی دخل اندازی کا یہ حال تھا کہ نیشنل کانفرنس کو ۱۹۶۴ کے انتخابات میں کل ۷۵ رسیٹوں میں سے ۷۰ سیٹیں ملیں، لیکن ۱۹۶۷ کے انتخابات میں اسے صرف ۸ سیٹیں ملیں اور ۱۹۷۲ میں اسے ایک سیٹ بھی نہیں ملی حالانکہ شیخ عبداللہ کشمیر کے سب سے قدآور لیڈر تھے اور ان کی پارٹی نیشنل کانفرنس کا اس وقت تک کشمیر میں کوئی مدمقابل نہیں تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ پچھلے سات دھوں میں ۲۰۱۹ سے بہت پہلے ہی کشمیر کی "خودمختاری" کو دھیرے دھیرے کھوکھلا کردیا گیا تھا۔

۱۹۷۵ میں اندرا- شیخ عبداللہ معاہدے کے بعد شیخ عبداللہ ہندوستانی آئین کے تحت چیف منسٹر بنے اور ۱۹۸۲ تک اس منصب پر رہے۔ اس سے پہلے ان کا عہدہ وزیر اعظم کا تھا۔ ان کے بعد ان کے بیٹے فاروق عبداللہ چیف منسٹر بنے۔ کشمیر میں ۱۹۸۷ کے بعد سے حالات اس وقت بہت خراب ہوگئے جب الیکشن میں مرکز نے کھلی دھاندلی کی اور جیتے ہوئے امیدواروں کو ہرایا گیا جن میں ایسے لوگ بھی تھے جنھوں نے جمہوری طریقۂ کار سے مایوس ہونے کے بعد بندوق اٹھالی۔ اس کے بعد سے کشمیر میں عام حالات کبھی واپس نہیں لوٹے۔ وہاں ایک طرح سے ہمیشہ کرفیو رہتا ہے۔ فوج کے سامنے عوام کی تو کیا پولیس کی بھی نہیں چلتی ہے۔

کشمیر میں ۱۹۹۰ میں افسپا The Armed Forces Special (Jammu Kashmir) Powers Act (AFSPA) قانون نافذ کیا گیا اور تب سے آج تک نافذ ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہاں مارشل لا نافذ ہے جس کے تحت فوج کو ہر قسم کی آزادی حاصل ہے اور بڑے سے بڑے دلسوز واقعات جیسے کونن پوش پورہ کی اجتماعی آبروریزی اور چھتی سنگھ پورہ کے قتل عام پر بھی کوئی انصاف نہیں ملا۔ شہروں اور دیہاتوں میں ہر جگہ فوج کے چیک پوائنٹ ہیں۔ فوج جس کو چاہتی ہے اٹھا لیتی ہے۔ ان حالات میں ۵/اگست ۲۰۱۹ کو آرٹیکل ۳۷۰ کو اچانک ختم کردیا گیا جس سے رہی سہی خودمختاری بھی ختم ہوگئی۔ اس کے بعد سے وہاں لفٹنٹ گورنر کے ذریعے مرکز کی ڈائرکٹ حکومت قائم ہے۔ سختیاں اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ میڈیا کی آزادی پوری طرح سلب کرلی گئی ہے جس کی وجہ سے نہ وہاں صحیح خبریں چھپتی ہیں اور نہ باہر آتی ہیں۔

وعدے کے سات سال کے بعد اور سپریم کورٹ کو مرکزی حکومت کی یقین دہانی کے باوجود آج تک جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ Statehood واپس نہیں کیا گیا ہے۔ یہ ہندوستان کی تاریخ میں پہلا واقعہ ہے کہ کسی اسٹیٹ کو یونین ٹیریٹری بنادیا جائے۔ ہزاروں لوگ جیلوں میں برسوں سے سڑ رہے ہیں۔ نفرت کا یہ حال ہے کہ جموں کے ایک میڈیکل کالج میں زیادہ مسلمانوں کے داخلے ہونے پر وہ کورس ہی ختم کر دیا گیا۔ مظلومہ آصفہ کے دردناک اغوا، ریپ اور قتل پر آبادی کے ایک حصے نے جشن منایا۔ دس ہزار کے قریب لوگ کشمیر میں آج بھی "غائب" ہیں۔ جگہ جگہ "مجہول قبریں" ہیں جن کے مکینوں کے بارے میں کوئی کچھ بھی یقینی طور پر نہیں جانتا۔ وہاں ہزاروں "نصف بیوائیں" ہیں جن کے شوہر برسوں سے غائب کردئے گئے ہیں اور حکومتی ادارے ان کو بتاتے بھی نہیں کہ ان کے شوہروں کے ساتھ کیا ہوا۔ ذرا سے شک پر گھر بلڈوز کردئے جاتے ہیں۔

اس اندھیری رات کا خاتمہ ضروری ہے۔ اس کے علاج کے لیے آرٹیکل ۳۷۰ کو دوبارہ ہندوستانی آئین میں بحال کرنا ضروری ہے۔ جموں وکشمیر کے لیے ریاست کا درجہ بحال کرنا بھی آرٹیکل ۳۷۰ کے بحال کرنے کے بعد ہی معنی خیز ہوگا اور وہاں کے عوام کا اعتماد بحال ہوگا۔ ہندوستان کو کشمیر سے وہی معاملہ کرنا چاہئے جو کسی اور ہندوستانی اسٹیٹ سے کرتا ہے۔

Email: edit@milligazette.com

حکومتی بے توجہی کے سبب اتر پردیش میں اردو کا فروغ متاثر

قاری محمد یوسف عزیزی قادری

شہر نگاراں کو صدیوں سے اردو زبان وادب کا دل کہا جاتا رہا ہے۔ یہ شہر صرف تہذیب، شائستگی، شعروادب اور ثقافت کی علامت نہیں بلکہ اردو کی فکری، علمی اور ادبی روایت کا سب سے مضبوط مرکز بھی رہا ہے۔ یہاں کی گلیوں میں زبان کی مٹھاس، محفلوں میں سخن کی خوشبو، اور تعلیمی اداروں میں علمی مباحث کی روایت نے اردو کو عالمی سطح پر شناخت عطا کی۔ یہی وجہ ہے کہ لکھنؤ کا ذکر آتے ہی ذہن میں مشاعرے، ادبی نشستیں، علمی سیمینار، تنقیدی مذاکرے اور بڑے بڑے اہل قلم کی شخصیات ابھر کر سامنے آتی ہیں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس تاریخی ورثے کی حفاظت اور اس کے فروغ کے لیے قائم سرکاری ادارے گزشتہ چند برسوں سے جس غیر فعالیت اور انتظامی جمود کا شکار ہیں، اس نے اردو حلقوں میں شدید تشویش پیدا کردی ہے۔ اگر یہی صورت حال برقرار رہی تو وہ ادارے، جنہیں اردو کے مستقبل کا نگہبان ہونا چاہیے تھا، محض رسمی وجود بن کر رہ جائیں گے۔

یہ حقیقت ہے کہ اردو کے فروغ کے لیے حکومتوں نے مختلف ادوار میں ادارے قائم کیے، بجٹ مختص کیے اور متعدد اسکیمیں شروع کیں۔ ان اداروں سے یہ توقع تھی کہ وہ زبان، ادب، تحقیق، اشاعت، طلبہ کی حوصلہ افزائی، ادیبوں اور شاعروں کی سرپرستی، اور نئی نسل کو اردو سے جوڑنے کے لیے مسلسل سرگرم رہیں گے۔ لیکن عملی صورت حال اس کے برعکس دکھائی دیتی ہے۔ اتر پردیش اردو اکادمی اور فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی جیسے اہم اداروں میں انتظامی تعطل نے ان کے بیشتر منصوبوں کو متاثر کردیا ہے۔ مجلس عاملہ کی تشکیل میں طویل تاخیر کے باعث نہ صرف پالیسی سازی کا عمل رکا ہوا ہے بلکہ انعامات، اعزازات، اشاعتی منصوبے، ملازمین کے ترقیاتی معاملات، نئی اسکیموں کی منظوری اور دیگر اہم کام بھی تعطل کا شکار ہیں۔ کسی بھی ادارے کی فعالیت اس کے انتظامی ڈھانچے سے وابستہ ہوتی ہے، اور جب یہی ڈھانچہ برسوں تک غیر فعال رہے تو اس کے نتائج لازماً زبان وادب پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔

سرکاری سطح پر اردو کے فروغ کے لیے مختص بجٹ اپنی جگہ موجود ہے، لیکن اصل سوال اس کے مؤثر استعمال کا ہے۔ اگر بجٹ صرف کاغذوں تک محدود رہے، منصوبے منظوری کے منتظر رہیں، اور فیصلے برسوں تک فائلوں میں دبے رہیں تو اس سے زبان کی خدمت نہیں ہوسکتی۔ افسوس کا پہلو یہ بھی ہے کہ کئی برسوں سے ادیبوں، شاعروں، صحافیوں اور محققین کو دیے جانے والے انعامات کا اعلان التوا میں ہے۔ طلبہ کی اسکالرشپ میں اضافہ، نئی کتابوں کی اشاعت، قلم کاروں کی مالی معاونت، تحقیقی منصوبوں کی سرپرستی اور نئی ادبی سرگرمیوں کا آغاز بھی سست روی کا شکار ہے۔ ایسے حالات میں نوجوان نسل کے اندر اردو کے حوالے سے اعتماد پیدا کرنے کے بجائے مایوسی جنم لیتی ہے۔

اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ سرکاری اداروں کی سستی کے باوجود اردو کا چراغ بجھا نہیں ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ وہ چھوٹی بڑی ادبی انجمنیں، سماجی تنظیمیں، ادبی فورم، لائبریریاں، مطالعہ گاہیں اور ذاتی سطح پر کام کرنے والے اہل قلم ہیں جو محدود وسائل کے باوجود مسلسل اردو کی خدمت میں مصروف ہیں۔ لکھنؤ میں آج بھی متعدد تنظیمیں مشاعرے، ادبی نشستیں، کتابوں کی رونمائی، تنقیدی مذاکرے اور شعری محفلیں منعقد کر رہی ہیں۔ نئی نسل کے شعراء اور ادباء بھی اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے ذریعے اردو ادب میں تازہ روح پھونکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگرچہ ان سرگرمیوں کا دائرہ ماضی کے مقابلے میں محدود ضرور ہوا ہے، لیکن ان کی اہمیت کسی بھی طرح کم نہیں ہوئی۔ گزشتہ ایک دہائی میں سوشل میڈیا نے اردو کے فروغ میں غیر معمولی کردار ادا کیا ہے۔ فیس بک، یوٹیوب، وہاٹس ایپ، ایکس اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے اردو شاعری، افسانہ، تنقید، تحقیق اور ادبی مباحث کو دنیا بھر تک پہنچا دیا ہے۔ نوجوان شاعر اور لکھنے والے اب روایتی پلیٹ فارم کے محتاج نہیں رہے۔ انٹرنیٹ نے اردو کی رسائی کو عالمی سطح پر وسیع کیا ہے، مگر یہ ڈیجیٹل سرگرمیاں سرکاری اداروں کی ذمہ داری کا متبادل نہیں بن سکتیں۔ زبان کی ترقی صرف انفرادی کوششوں سے نہیں بلکہ منظم ادارہ جاتی منصوبہ بندی، تحقیقی مراکز، اشاعتی پروگرام، تعلیمی منصوبوں اور مستقل سرپرستی سے ممکن ہوتی ہے۔

ادبی حلقوں کا یہ مؤقف بھی قابل غور ہے کہ ماضی میں لکھنؤ میں آل انڈیا سطح کے مشاعرے، قومی ادبی کانفرنسیں اور بڑے ثقافتی پروگرام باقاعدگی سے منعقد ہوتے تھے، جن میں ملک بھر کے ممتاز شعراء، ادباء اور دانشور شریک ہوتے تھے۔ ان پروگراموں نے نہ صرف اردو ادب کو نئی جہت دی بلکہ نوجوان نسل کو بھی اس روایت سے جوڑے رکھا۔ اب ایسے بڑے پروگراموں کی تعداد نمایاں طور پر کم ہو چکی ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں، لیکن سرکاری سرپرستی میں کمی اور ادارہ جاتی کمزوری کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اردو زبان ملک کے آئین کے دائرے میں ایک تسلیم شدہ زبان ہے۔ اس زبان کے فروغ اور تحفظ کی ذمہ داری صرف اردو والوں پر نہیں بلکہ ریاستی اداروں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب متعلقہ ادارے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام دکھائی دیتے ہیں تو یہ سوال اٹھنا فطری ہے کہ آخر ان اداروں کے قیام کا مقصد کیا رہ جاتا ہے؟ اگر مجلس عاملہ کی تشکیل ہی برسوں تک نہ ہو، اگر منصوبے مسلسل التوا میں رہیں، اگر بجٹ کے استعمال میں تاخیر ہو، اور اگر اہلِ قلم اپنی جائز حوصلہ افزائی سے محروم رہیں تو یہ صورت حال کسی بھی مہذب معاشرے کے لیے باعث تشویش ہے۔

اس تناظر میں حکومت سے تنقید بھی ہونی چاہیے، لیکن وہ تعمیری اور آئینی حدود کے اندر ہو۔ یہ کہنا ہرگز مناسب نہیں کہ حکومت اردو کے خلاف ہے، البتہ یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ متعلقہ اداروں کی غیر فعالیت، انتظامی تاخیر اور پالیسی پر عمل درآمد میں سستی نے اردو کے فروغ کو نقصان پہنچایا ہے۔ عوامی وسائل سے چلنے والے اداروں کی جواب دہی یقینی بنانا جمہوری نظام کا بنیادی تقاضا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ ان اداروں کی مجلس عاملہ کی تشکیل جلد از جلد مکمل کرے، زیر التوا منصوبوں کو عملی جامہ پہنائے، انعامات اور اسکالرشپ کے معاملات نمٹائے، نئی اشاعتی اسکیمیں شروع کرے، ادبی سرگرمیوں کیلئے مناسب فنڈ فراہم کرے اور نوجوان نسل کو اردو سے جوڑنے کے لیے جدید تقاضوں کے مطابق منصوبہ بندی کرے۔

ساتھ ہی یہ ذمہ داری صرف حکومت کی نہیں بلکہ سماج، تعلیمی اداروں، جامعات، میڈیا، اہل قلم اور اردو تنظیموں کی بھی ہے کہ وہ باہمی تعاون سے اردو کے مستقبل کو محفوظ بنائیں۔ زبانیں صرف سرکاری بجٹ سے زندہ نہیں رہتیں بلکہ انہیں بولنے، لکھنے، پڑھنے اور نئی نسل تک منتقل کرنے والے افراد زندہ رکھتے ہیں۔ اس لیے نجی سطح پر ہونے والی ادبی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اردو کسی ایک طبقے یا ایک ادارے کی زبان نہیں بلکہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیبی وراثت کا قیمتی سرمایہ ہے۔ اس کے فروغ میں کوتاہی دراصل ہماری ثقافتی تاریخ سے بے اعتنائی کے مترادف ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ حکومت محض اعلانات تک محدود نہ رہے بلکہ متعلقہ اداروں کو فعال، خودمختار اور جواب دہ بنائے، تاکہ برسوں سے رکے ہوئے منصوبے مکمل ہوں، اہل قلم کو ان کا حق ملے، طلبہ کو بہتر مواقع فراہم ہوں اور اردو اپنی تاریخی عظمت کے ساتھ نئی نسل کے دل ودماغ میں زندہ رہ سکے۔ جب ریاست، سماج اور ادبی برادری ایک مشترکہ ذمہ داری کا احساس کریں گے تو یقیناً اردو کا مستقبل زیادہ روشن، مضبوط اور باوقار ہوگا، اور لکھنؤ ایک بار پھر اردو تہذیب وادب کے حقیقی مرکز کی حیثیت سے اپنی درخشاں روایت کو نئی توانائی کے ساتھ آگے بڑھا سکے گا۔

9559100786

نوجوانوں میں سیاسی شعور اور مدارس کا کردار

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

ہر معاشرہ اپنے نوجوانوں کے فکر، شعور اور کردار سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر نوجوان باشعور، ذمہ دار اور آئینی تقاضوں سے واقف ہوں تو قوم ترقی کی راہ پر گامزن ہوتی ہے، لیکن اگر ان کی سوچ جذباتیت، بے سمتی یا محض نعروں کی سیاست کی نذر ہوجائے تو معاشرتی استحکام، قومی یکجہتی اور جمہوری اقدار کمزور پڑنے لگتی ہیں۔ ہندوستان جیسے کثیر الثقافتی اور جمہوری ملک میں نوجوانوں کا سیاسی شعور محض انتخابات تک محدود نہیں، بلکہ آئین کی پاسداری، قانون کے احترام، سماجی انصاف، قومی یکجہتی، عوامی خدمت اور اختلافِ رائے کے مہذب آداب سے بھی وابستہ ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ موجودہ دور میں سیاسی شعور کی جگہ سیاسی ہیجان نے لے لی ہے۔ سوشل میڈیا کے تیز رفتار ماحول میں غیر مصدقہ اطلاعات، نفرت انگیز بیانیے، جذباتی ویڈیوز اور گمراہ کن پروپیگنڈا نوجوانوں کی سوچ کو متاثر کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں سنجیدہ فکری تربیت کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔

سیاسی شعور کا مطلب کسی خاص جماعت یا نظریے کی اندھی حمایت نہیں بلکہ یہ جاننا ہے کہ ریاست کیسے چلتی ہے، آئین شہریوں کو کون سے حقوق دیتا ہے، ان کے فرائض کیا ہیں، قانون سازی کیسے ہوتی ہے، اختلاف کو کس انداز میں پیش کیا جاتا ہے اور قومی مسائل کے حل میں عوام کی کیا ذمہ داری بنتی ہے۔ ایک باشعور نوجوان کسی بھی سیاسی دعوے کو تحقیق اور دلیل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے، نہ کہ جذبات اور افواہوں کی بنیاد پر۔ یہی رویہ ایک مضبوط جمہوری معاشرے کی بنیاد بنتا ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں سیاسی گفتگو کا معیار مسلسل گرتا جا رہا ہے۔ دلیل کی جگہ الزام، مکالمے کی جگہ تلخی اور اختلاف کی جگہ دشمنی نے لے لی ہے۔ نوجوان جب اسی ماحول میں پرورش پاتے ہیں تو ان کے اندر برداشت، تنقیدی سوچ اور مثبت سیاسی شرکت کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ یہ صورتحال کسی ایک طبقے یا جماعت تک محدود نہیں بلکہ مجموعی سیاسی کلچر کا مسئلہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سیاست کو نفرت اور تقسیم کے بجائے خدمت، شفافیت اور عوامی فلاح کے تناظر میں دیکھا جائے۔ اس پس منظر میں مدارس کا کردار خصوصی اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ مدارس صدیوں سے دینی تعلیم، اخلاقی تربیت، کردار سازی اور سماجی خدمت کے مراکز رہے ہیں۔ یہاں طلبہ کو دیانت، عدل، امانت، تحمل، صبر، اخوت اور انسان دوستی جیسے اوصاف سکھائے جاتے ہیں، جو کسی بھی مہذب سیاسی معاشرے کی بنیادی اقدار ہیں۔ اگر یہی اخلاقی تعلیم آئینی شعور، سماجی ذمہ داری اور عصری آگہی کے ساتھ ہم آہنگ ہوجائے تو مدارس سے ایسے نوجوان تیار ہوسکتے ہیں جو نہ صرف دینی بصیرت رکھتے ہوں بلکہ ملکی نظام، جمہوری اقدار اور قومی تقاضوں کو بھی بہتر انداز میں سمجھتے ہوں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ مدارس کے بارے میں مختلف اوقات میں کئی طرح کی غلط فہمیاں پیدا کی جاتی رہی ہیں۔ بعض حلقے انہیں معاشرے سے الگ تھلگ اداروں کے طور پر پیش کرتے ہیں، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ملک کے ہزاروں مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ سماج ہی کا حصہ بنتے ہیں، مختلف شعبوں میں خدمات انجام دیتے ہیں اور قومی زندگی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ البتہ یہ بھی ضروری ہے کہ مدارس اپنے نصاب اور تربیتی سرگرمیوں میں آئینی مطالعہ، شہری ذمہ داری، میڈیا کی تفہیم، ڈیجیٹل شعور اور مثبت سماجی شرکت جیسے موضوعات پر بھی مناسب توجہ دیں تاکہ طلبہ عصر حاضر کے تقاضوں سے بہتر طور پر ہم آہنگ ہوسکیں۔

اس سلسلے میں ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ مدارس کو سیاسی جماعتوں کی کشمکش سے دور رہتے ہوئے اصولی اور تعمیری شعور پیدا کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ تعلیمی ادارے جب کسی جماعتی وابستگی کا مرکز بن جاتے ہیں تو ان کی علمی غیر جانب داری متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہوجاتا ہے۔ مدارس کی اصل قوت ان کا اخلاقی وقار، علمی دیانت اور سماجی اعتماد ہے، جسے ہر حال میں محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ وہ نوجوانوں کو یہ ضرور سکھائیں کہ شہری حیثیت سے ووٹ دینا، قانون کی پابندی کرنا، قومی وسائل کا احترام کرنا، بدعنوانی کی مخالفت کرنا اور پرامن جمہوری طریقوں سے اپنی بات کہنا ہر ذمہ دار شہری کا حق اور فرض ہے۔

اسی کے ساتھ نوجوانوں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی سیاسی رائے کو نفرت، تعصب یا افواہوں کی بنیاد پر تشکیل نہ دیں۔ کسی بھی خبر کو سچ ماننے سے پہلے اس کی تصدیق کریں، مختلف ذرائع کا مطالعہ کریں، آئینی اصولوں کو پیش نظر رکھیں اور اختلاف کو تہذیب کے دائرے میں رکھیں۔ جذبات وقتی جوش تو پیدا کر سکتے ہیں، مگر قوموں کی تعمیر علم، حکمت اور صبر سے ہوتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ وہی نوجوان کامیاب قیادت فراہم کرتے ہیں جو مطالعہ، تحقیق، کردار اور خدمت کو اپنی زندگی کا شعار بناتے ہیں۔ ملک کی ترقی ہر شہری کی شراکت سے ممکن ہوتی ہے۔ نوجوان اگر اپنے علاقے کے سماجی مسائل، تعلیمی پسماندگی، صفائی، ماحولیات، صحت اور عوامی فلاح کے کاموں میں عملی حصہ لیں تو یہی سرگرمیاں انہیں حقیقی جمہوری شعور عطا کریں گی۔ سیاست کا اعلیٰ ترین مقصد اقتدار نہیں بلکہ عوام کی خدمت اور انصاف کا قیام ہے، اور یہی تصور ہر تعلیمی ادارے، خصوصاً مدارس، میں فروغ پانا چاہیے۔ نوجوانوں کے ذہنوں کو تقسیم کی بجائے تعمیر، اشتعال کی بجائے اعتدال، اور نفرت کی بجائے مکالمے کی طرف لے جایا جائے۔ مدارس، جامعات، اسکول، خاندان، ذرائع ابلاغ اور سماجی ادارے اگر مشترکہ طور پر باشعور، ذمہ دار اور آئین پسند نسل تیار کرنے کی کوشش کریں تو ملک کا جمہوری مستقبل مزید مضبوط ہوسکتا ہے۔ ایک ایسا نوجوان جو اپنے دین سے وابستہ، اپنے وطن سے مخلص، آئین کا احترام کرنے والا، اختلاف میں شائستگی اختیار کرنے والا اور خدمتِ خلق کو اپنی زندگی کا مقصد بنانے والا ہو، وہی قوم کا حقیقی سرمایہ ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو مضبوط جمہوریت، سماجی ہم آہنگی اور روشن مستقبل کی ضمانت بن سکتا ہے۔

رابطہ نمبر 8175818019

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

چور

ڈاکٹر جہاں آرا سلیم

فہیم کا باپ مرا تو اپنے پیچھے ایک بیوہ تین بچے اور ترکے میں قرض چھوڑ گیا۔ گھر چلانے کا کوئی معقول ذریعہ نہیں تھا۔ وہ کھیتوں پر محنت مزدوری کرتا تھا یا خالی وقت میں کسی چائے کی دکان پر جو بھی کام مل جائے کرلیا کرتا تھا۔ اسی سے اس کے گھر کا خرچہ چلتا تھا۔ اس کے ساتھ اس کا چھوٹا بھائی بھی رہتا تھا۔ فہیم کا چاچا جو اس کے باپ کے ساتھ رہتا تھا، گھر کی تمام ذمہ داری اس پر آپڑی۔ پیٹ پالنے کی فکر میں اس نے گاؤں چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ اپنے ساتھ بھتیجے فہیم کو بھی لے گیا۔ گاؤں میں روزگار نہ کے برابر تھا۔ وہ شہر چلا آیا۔ چاچا کی عمر 16 برس تھی اور فہیم 8 برس کا تھا۔ آنے کو تو وہ گاؤں سے چلا آیا تھا لیکن اجنبی شہر میں کام کا ملنا بھی آسان نہیں تھا۔ کام کے ساتھ ساتھ اسے سر چھپانے کی جگہ بھی چاہئے تھی۔ اس لئے وہ اس فراق میں تھا کہ کسی بڑے آدمی کے گھر میں کام مل جائے۔ کئی دنوں کی بھاگ دوڑ اور تلاش کے بعد آخر کامیابی نصیب ہو ہی گئی۔ ایک کوٹھی میں اسے کام پر رکھ لیا گیا۔ یہاں کھانے اور رہنے کا بھی بندوبست ہوگیا تھا۔ مالک سے بات کرکے اس نے فہیم کو بھی کچھ دن اپنے ساتھ رکھنے کی اجازت حاصل کرلی۔ وہ فہیم کے لئے بھی کسی ایسے ہی گھر کی تلاش میں تھا جہاں رہنے اور کھانے کا انتظام ہوجائے۔ کچھ عرصہ میں اس کی جستجو رنگ لائی۔ ایک صاحب کو اپنے گھر کے لئے چھوٹے بچے کی تلاش تھی۔ ان کے دو بچے تھے۔ ایک تین سال کا ایک دو سال کا۔ جلد ہی فہیم کا دل نئے گھر میں لگ گیا یہاں کام کچھ زیادہ نہیں تھا۔ بس بچوں کو بہلانا، ان کے ساتھ کھیلنا یا کسی چیز کی ضرورت پڑ جائے تو قریب کی دکان سے جا کرلے آنا۔ فہیم کے مالک اور مالکن نرم مزاج نیز رحم دل تھے۔ انھوں نے فہیم کو کبھی نوکر ہونے کا احساس نہیں ہونے دیا۔ جو خود کھاتے پیتے فہیم کو بھی کھلاتے۔ وہ اس کے لئے کپڑے خرید کر لائے، اسے چپل دلائی اور اس کے سر کے بال ترشوائے۔

فہیم جب گاؤں سے شہر آیا تھا، اس کی بولی الگ تھی۔ آدھا اس کا کہا سمجھ میں آتا تھا اور آدھا سمجھ سے باہر ہوتا تھا۔ چونکہ وہ بچوں کے ساتھ کھیلنے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے لگایا گیا تھا اس لئے مالکن نے ضروری سمجھا کہ اس کو تعلیم دی جائے۔ مالکن نے اسے پڑھانا شروع کیا، انگریزی اور ہندی زبان کے حروف سے آشنائی کرائی۔ پھر ہاتھ پکڑ کر لکھنا بھی سکھایا۔ وہ کمہار کی مٹی کی طرح تھا، مالکن نے جس سانچے میں ڈھالنا چاہا، ڈھلتا چلا گیا۔ ایک بار شہر میں ہڈی توڑ بخار کی وبا پھیلی۔ فہیم بھی اس کی چپیٹ میں آگیا۔ مالک نے اسے ڈاکٹر کو دکھایا۔ دوا لا کردی، مالکن نے اس کا بڑا خیال رکھا۔ پلنگ سے اترنے نہیں دیا۔ دوا کے ساتھ اس کی خوراک کا بھی خیال رکھا۔ دودھ کے ساتھ بریڈ، یا جو ڈاکٹر نے بتایا کھلایا۔ ایک رات جب وہ تیز بخار کی وجہ سے تپ رہا تھا، اس کے پاس بیٹھ کر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں ماتھے پر رکھیں۔ سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کر دم کیا۔ صاحب آفس سے گھر آتے تو پہلے فہیم کا حال چال پوچھتے۔ اس کے بعد کپڑے تبدیل کرتے تھے۔ کچھ دنوں میں وہ صحت یاب ہوگیا اور دوڑ دوڑ کر بچوں کے ساتھ کھیلنے کودنے لگا۔ اس کی وجہ سے گھر میں بڑی رونق تھی۔ مالکن کو بھی گھر سے باہر کہیں جانا ہوتا تو بچوں کو فہیم کے پاس چھوڑ کر چلی جاتی۔ پہلی عید پر فہیم کے لئے نئے کپڑے سلوائے، نیا جوتا موزہ دلوایا گیا، نئی ٹوپی آئی۔ عید والے دن صاحب جب عید کی نماز کے لئے گئے تو فہیم کو بھی ساتھ عیدگاہ لے گئے۔

مالک اسے روز کچھ پیسے جیب خرچ کے لئے دیتے تھے، لیکن فہیم خرچ کرنے کے بجائے پیسے جوڑ کر رکھ لیتا تھا۔ مہینے کی تنخواہ چاچا لینے آتا اور گاؤں میں بھابھی کو بھیج دیتا۔ اس طرح بھابھی کو پیسے مل جاتے جو ان کی ضرورتوں کے لئے ضروری تھے۔ اس طرح فہیم کی خیریت ماں تک پہنچ جاتی اور فہیم کو ماں کی خیریت مل جاتی۔

فہیم اور اس کے چاچا کو لکھنؤ شہر میں رہتے ہوئے چار سال ہوگئے تھے۔ فہیم اب بارہ برس کا ہوگیا تھا۔ اس کی بولی شہر والوں جیسی ہوگئی تھی۔ تمیز اور تہذیب والا بن گیا تھا۔ صحت بھی بہت اچھی ہوگئی تھی۔ اس حالت میں وہ گاؤں جاتا تو اس کے اپنے شاید اسے پہچان پاتے۔

فہیم کو دال چاول کھچڑی پکانا آ گیا تھا۔ دودھ بھی ابال لیتا تھا اور چائے بھی بہت اچھی بنانے لگا تھا۔ ایک دن چاچا اس سے ملنے کے لئے آیا تو اس نے بتایا کہ وہ گاؤں جارہا ہے۔ وہ چلنا چاہے تو مالک سے چھٹی مانگ لے۔ فہیم کو گھر یاد آ گیا۔ ماں یاد آئی اور بھائی بہن یاد آئے۔ اس نے ایک مہینے کی چھٹی کی بات مالکن سے کی۔ مالکن نے خوشی خوشی اس کی درخواست منظور کرلی۔ شام کی چائے کے وقت مالک کو جنھیں وہ بھائی جان کہنے لگا تھا، جانے کی بات بتائی تو انھوں نے بھی اسے جانے کی اجازت دے دی۔

مالک نے اسے راستے کا کرایہ دیا، مالکن نے مہینے بھر پہننے کے کپڑے، راستے کا کھانا اور کچھ جیب خرچ بھی دیا۔ فہیم نے وہ روپئے بھی اپنے وائلٹ میں سنبھال کر رکھے جو عید والے دن اس نے عیدگاہ سے واپسی میں خریدا تھا۔

فہیم کو گئے ہوئے ایک مہینہ گزر گیا، اب مالکن دن گن گن کر اس کا انتظار کررہی تھیں۔ دن ہفتے اور پھر کئی مہینے گزر گئے۔ فہیم واپس نہیں آیا۔ نہ اس کی کوئی خبر آئی۔

فہیم جب گاؤں سے شہر آیا تھا، اس کی بولی الگ تھی۔ آدھا اس کا کہا سمجھ میں آتا تھا اور آدھا سمجھ سے باہر ہوتا تھا۔ چونکہ وہ بچوں کے ساتھ کھیلنے اوران کی دیکھ بھال کے لئے لگایا گیا تھا اس لئے مالکن نے ضروری سمجھا کہ اس کو تعلیم دی جائے۔ مالکن نے اسے پڑھانا شروع کیا، انگریزی اور ہندی زبان کے حروف سے آشنائی کرائی۔ پھر ہاتھ پکڑ کر لکھنا بھی سکھایا۔ وہ کمہار کی مٹی کی طرح تھا، مالکن نے جس سانچے میں ڈھالنا چاہا، ڈھلتا چلا گیا۔ ایک بار شہر میں ہڈی توڑ بخار کی وبا پھیلی۔ فہیم بھی اس کی چپیٹ میں آگیا۔ مالک نے اسے ڈاکٹر کو دکھایا۔ دوا لا کردی، مالکن نے اس کا بڑا خیال رکھا۔ پلنگ سے اترنے نہیں دیا۔ دوا کے ساتھ اس کی خوراک کا بھی خیال رکھا۔ دودھ کے ساتھ بریڈ، یا جو ڈاکٹر نے بتایا کھلایا۔ ایک رات جب وہ تیز بخار کی وجہ سے تپ رہا تھا، اس کے پاس بیٹھ کر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں ماتھے پر رکھیں۔ سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کر دم کیا۔ صاحب آفس سے گھر آتے تو پہلے فہیم کا حال چال پوچھتے۔ اس کے بعد کپڑے تبدیل کرتے تھے۔ کچھ دنوں میں وہ صحت یاب ہوگیا اور دوڑ دوڑ کر بچوں کے ساتھ کھیلنے کودنے لگا۔

جب وہ گاؤں سے آیا تھا، گاؤں کے نام کے علاوہ اسے کچھ نہیں معلوم تھا۔ وہ اکثر باتوں باتوں میں بتاتا تھا کہ اس کے گاؤں میں بجلی نہیں ہے۔ پانی بہت دور سے لانا پڑتا ہے۔ کوئی مدرسہ نہیں، راستہ بھی بہت اوبڑ کھابڑ اور پتھریلا ہے۔ فہیم نہیں آیا، اس کی باتیں، اس کی معصومیت مالک اور مالکن کو یاد آتی رہیں۔

صاحب کا تبادلہ پہلے مدھیہ پردیش اس کے بعد حیدرآباد پھر تمل ناڈو ہوگیا۔ ان کی نوکری سینٹرل گورنمنٹ میں تھی۔ تمل ناڈو میں ان کا تبادلہ چنئی شہر میں ہوا تھا جو پہلے مدراس کہلاتا تھا، رہنے کے لئے بنگلہ ملا تھا۔ بنگلے کے لان میں چنبیلی، بوگنویلیا، تاڑ، کھجور اور تیز پتہ کے پیڑ لگے ہوئے تھے۔ یہاں کی آب وہوا خشک تھی۔ کمرے خاصے بڑے تھے۔ ڈرائنگ روم، ڈائنگ روم، بیڈروم، اسٹور روم، کچن اور واش روم۔

اماوس کی ایک کالی رات گھر کے باہر لگے تاڑ کے پیڑ کی مدد سے وہ بنگلے کی چہار دیواری پر چڑھنے میں کامیاب ہوگیا لیکن نیچے کیسے اترے؟ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ اگر کودتا تو گھر کے مکینوں کو خبر لگ جاتی۔ اس نے جیب میں رکھی چھوٹی ٹارچ سے نیچے کا جائزہ لیا۔ اندر بھی باؤنڈری وال کے قریب تاڑ کا ایک پیڑ نظر آیا، اس کے تنے کے سہارے وہ زمین پر آیا۔ یہاں چار پہیہ گاڑی کھڑی تھی۔ سامنے تین چار سیڑھیاں چڑھ کر ایک بڑا سا دالان نما صحن تھا۔ جس کے دونوں جانب کمروں کی کھڑکیاں نظر آئیں۔ بیچ میں ایک بڑی سے گیلری تھی۔ گیلری میں داخل ہوا تو ایک بڑا سا بیٹھکا نظر آیا۔ ایک جانب صوفہ لگا تھا دوسری جانب ڈائننگ ٹیبل اور کرسیاں تھی۔ ایک سائڈ ایک دیوان بچھا ہوا تھا۔ اس پر جانماز رکھی ہوئی تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو دو دروازے اور نظر آئے۔ اس نے ایک دروازے پر آہستہ سے ہاتھ رکھ کر کھولنے کی کوشش کی۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ پھر اس نے دوسرے دروازے کو کھولنے کی کوشش کی۔ وہ بھی اندر سے بند ملا۔ پھر ایک دروازہ اور نظر آیا۔ یہاں باہر سے قفل لٹک رہا تھا۔ اس نے قفل کو جیب میں رکھے اوزار کی مدد سے کھولنے کی کوشش کی اور کامیاب رہا۔ ٹارچ کی روشنی کی مدد سے اندر داخل ہوا۔ یہاں اسے تین لوہے کی الماریاں، ایک بڑی سی ڈریسنگ ٹیبل اور ایک تخت بچھا ہوا نظر آیا۔ اس نے الماری کھولنے کی کوشش کی پہلی الماری میں مردانے کپڑے رکھے نظر آئے۔ اس نے تجوری کو کھولا، ہزار پانچ سو کے نوٹ بھرے پڑے تھے۔ پھر اس نے دوسری الماری کھولی یہاں قرینے سے لیڈیز کپڑے رکھے ملے۔ اس نے اس کی تجوری بھی کھولی، اسے کھولنے میں اسے خاصی مشقت کرنی پڑی۔ اس میں سونے کے زیورات رکھے ہوئے تھے۔ وہ بہت خوش ہوا۔ اس نے نوٹ پتلون کی جیبوں میں بھرے اور وہاں ملے کپڑے کے تھیلے میں زیورات رکھے۔ پھر اس نے الماریاں بند کیں۔ تیسری الماری کو ہاتھ نہیں لگایا۔ اس نے کمرے پر اچٹتی نظر ڈالی۔ کمرے کی دیوار پر کچھ فوٹو فریم آویزاں تھے۔ وہ انھیں دیکھنے لگا۔ ایک فریم میں کسی شادہ شدہ جوڑے کی تصویر تھی۔ لڑکے نے سفید شیروانی اور چوڑی دار پائجامہ زیب تن کررکھا تھا۔ سر پر گلابی پگڑی تھی۔ گلے میں سرخ گلاب کے پھولوں کا ہار تھا۔ برابر میں کھڑی دلہن نے سرخ جوڑ پہن رکھا تھا۔ دیر تک تصویر کو دیکھنے کے بعد وہ دوسرے فریم کی جانب بڑھا۔ یہ دو بزرگوں کی تصویر تھی۔ پھر تیسرے فریم کی جانب بڑھا، اس فریم کی تصویر دیکھ کر وہ چونکا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اس نے سوچا، اس نے اپنی حیرت کی آنکھوں سے تصویر کو نہارا، اب بھی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ اسے آٹھ سال پہلے کا زمانہ یاد آیا جب عید کے بعد بھابھی اور بھائی جان کے ساتھ وہ گھومنے کے لئے گیا تھا۔ ساتھ میں چنو منو بھی تھے۔ اس موقع پر اس نے وہی کپڑے پہن رکھے تھے جو عید کے موقع پر بھابھی اس کے لئے لائی تھیں۔ یہ تصویر بھابھی نے چنو منو کے ساتھ اس وقت اتاری تھی جب زو کے بارے میں وہ لنگوری بندروں کو مونگ پھلی اور کیلے کھلا رہے تھے۔ اس نے سر کو جھٹکا، 'تو کیا یہ بھائی جان اور بھابھی کا گھر ہے'؟ اس نے سوچا۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے؟ مالک تو لکھنؤ میں رہتے تھے۔ اس نے آہستہ سے تصویر دیوار سے اتاری اور غور سے دیکھا۔ تصویر تو وہی تھی جو زو میں کھینچی گئی تھی۔ اس نے خود کو اور چنو منو کو اچھی طرح پہچان لیا تھا۔ 'بھیا بھابھی نے اب تک یہ تصویر سنبھال کر رکھی ہے؟' اس کے دل میں خیال آیا۔ اس کا دل بھر آیا۔ اس نے فیصلہ کیا۔ الماریوں سے جو نوٹ اور زیورات نکالے تھے وہیں کے وہیں رکھ دیئے۔ فقط اس ایک تصویر کے جس میں وہ خود تھا۔ کمرے بند کر کے وہ باہر آیا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ بھائی جان اور بھابھی سے ملوں، چنو منو سے ملوں، اب تو وہ بہت بڑے ہوگئے ہوں گے۔ پہچانوں گا کیسے؟ کون چنو ہے اور کون منو؟ ان ہی خیالوں میں غرق تصویر کو سینے سے لگائے باہر آیا۔ پورٹیکو میں کھڑی گاڑی کے پاس وہ ایک شخص سے ٹکرایا۔

چور چور آدمی چلایا۔

کمروں کی لائٹ جلی۔ ایک مرد ایک عورت کمرے سے نکل کر باہر آئے۔ ان کے پیچھے دو سرخ و سفید لڑکے بھی کمرے سے نکل کر آگئے۔ کہاں ہے چور؟ انھوں نے پوچھا۔ اس کا چہرہ انگوچھے سے چھپا ہوا تھا۔ اس نے مرد اور عورت کو دیکھا۔ ارے یہ تو بھائی جان اور بھابھی ہیں۔ ہو نہ ہو یہ دونوں نوجوان چنو منو ہی ہوں گے۔ اس نے سوچا۔

'تم کون ہو؟ منھ سے انگوچھا ہٹاؤ' بھائی جان گرجے۔ اس نے منھ سے انگوچھا ہٹا دیا۔

فہیم تم!

بھائی جان نے اسے سے سر سے پاؤں تک نہارا۔ اتنی رات گئے یہاں؟ تمہیں میرے گھر کا پتہ کس سے ملا؟ تم کہاں غائب ہوگئے تھے۔ ہم نے تمہارا کتنا انتظار کیا؟

امی یہ کون ہے۔ کیا آپ انھیں جانتی ہیں؟ دونوں نوجوانوں نے ایک ساتھ اپنی امی سے پوچھا۔

یہ ہاتھ میں تم نے کیا چھپا رکھا ہے؟ دکھاؤ۔ بھابھی بولیں۔ اس نے ڈرتے ڈرتے فریم ان کی جانب بڑھا دیا۔ تصویر دیکھ کر بھابھی نے کہا۔ یہ تمہارے پاس کیسے آئی؟

مجھے معاف کردیجئے۔ وہ بھابھی کے قدموں میں گر کر بولا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ بھابھی نے اس کی بانھ پکڑ کر اوپر اٹھایا۔

میں ایک چور ہوں اور چوری کی غرض سے آیا تھا۔ میں نے چوری کی۔ الماری میں رکھے تمام زیورات اور نوٹ نکال لئے تھے۔ پھر اس تصویر پر نظر پڑی، میں نے اپنا ارادہ بدل دیا، تمام چیزیں جہاں سے نکالی تھیں وہیں پر رکھ دیں۔ آپ دیکھ لیں۔

خیر چھوڑو اندر چلو، مجھے وہ سب بتاؤ۔ میرے گھر سے جانے کے بعد تم پر کیا گزری۔

گھر جانے کے بعد چاچا کی شادی ہوگئی اور چاچا ممبئی چلے گئے۔ میں نے سوچا جب تک ماں کے پاس ہوں کوئی کام کرلوں۔ چائے کی ایک دکان پر کام کرنے لگا۔ گاہکوں کو میرا کام اچھا لگا۔ وہیں ایک دن ایک پارٹی مجھے اپنے ساتھ چنئی لے آئی۔ اپنے ہوٹل میں کام کرنے کے لئے۔ ماں کو موٹی رقم دی۔ ماں نے ساتھ بھیج دیا۔ یہاں آکر معلوم ہوا یہ چوروں کا گینگ ہے۔ میں نے گینگ سے کئی بار نکل بھاگنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ اس نے بتایا۔

اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟ بھائی جان نے پوچھا۔

گینگ کے لوگ بہت خطرناک ہیں۔ فہیم نے کہا۔

ان کی فکر مت کرو۔ اپنا ارادہ بتاؤ۔ جو بیت گیا سو بیت گیا۔ سب بھول جاؤ۔ آج سے تم میرے ساتھ رہو۔ میرے کئی لوگوں سے اچھے تعلقات ہیں۔ میں تمہیں کوئی اچھا کام دلوادوں گا۔ یہاں کا میئر وِنے تھلاپتی سے میرے اچھے تعلقات ہیں۔

آدھی رات گزر چکی تھی۔ بھابھی اسے اپنے ساتھ کچن میں لے گئیں۔ اسے کھانا نکال کر دیا۔ جب وہ کھانا کھا رہا تھا، وہ اس کا منھ تکے جارہی تھیں۔ بالکل ویسے ہی جیسے کوئی ماں اپنے بچے کو کھانا کھاتے دیکھ کرتکتی ہے اور دل ہی دل میں خوش ہوتی ہے۔

موبائل:7905845518

جنگ کا بنیادی مقصد ظلم کا خاتمہ

ڈاکٹر شجاعت حسین

قرآن کریم میں جنگ (قتال) کا بنیادی مقصد ظلم کا خاتمہ، فتنہ وفساد کا سدِ باب اور مظلوموں کی حفاظت ہے۔

اسلام میں بلاوجہ جارحیت کی اجازت نہیں ہے، بلکہ جنگ صرف دفاعی ضرورت یا معاہدہ شکنی کی صورت میں فرض کی گئی ہے۔ جنگ کی اجازت کی بنیادی وجوہات ظلم کا بدلہ ہے، جن لوگوں پر ظلم کیا گیا اور جنھیں گھروں سے نکالا گیا، انہیں دفاع کی اجازت دی گئی (سورہ الحج: 39)۔

جنگ کے ذریعے فتنے کا خاتمہ یعنی اس وقت تک لڑو جب تک فتنہ ختم نہ ہوجائے اور دین اللہ کے لیے ہوجائے (سورہ البقرہ: 193)۔ دفاعی اقدام: جو تم سے لڑیں، تم بھی اللہ کی راہ میں ان سے لڑو، مگر زیادتی نہ کرو (سورہ البقرہ: 190)۔

جنگ کے اخلاقی اور شرعی اصول ہیں۔ اسلام میں زیادتی سے ممانعت ہے۔ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا (سورہ البقرہ: 190)۔ حالت جنگ میں صلح کی طرف مائل ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر دشمن صلح کی طرف جھکے، تو تم بھی اس کی طرف جھک جاؤ (سورہ الانفال: 91)۔ جنگ کے اخلاقی پہلو اور اصول ہے کہ غیر جنگجوؤں کا تحفظ کرو۔ خواتین، بچوں، بوڑھوں اور عبادت گاہوں میں بیٹھے افراد کو نقصان نہ پہنچانے کا حکم ہے۔ لیکن کیا امریکہ اور اسرائیل ان اصولوں کی پاسداری کرتے ہیں بلکہ اس کے برعکس بچوں، بوڑھوں، عورتوں، اسپتالوں، اسکولوں، ڈاکٹروں، عبادت گاہوں، صحافیوں، امدادی اہلکاروں اور بنیادی ڈھانچوں پر خصوصی طور پر نشانہ بناتے، برباد کرتے اور ہلاک کرتے ہیں۔ مناب اسکول کے 168 معصوم بچیوں کی شہادت کبھی تاریخ کے اوراق سے نکالا نہیں جاسکتا۔ امریکہ اور اسرائیل کا مقصد ظلم کا خاتمہ نہیں ہوتا بلکہ ظلم کرنا ان کے مقصد ہوتے ہیں، فساد پھیلانا اور قیمتی معدنیات، پیٹرول، قدرتی گیس اور وسائل پر قابض ہونے کے لیے جنگ کرتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں جنگیں بنیادی طور پر مکہ کے مشرکین، یہودِ قبائل اور اسلامی ریاست کے خلاف سازش کرنے والی دیگر مخالف طاقتوں سے لڑیں۔ آپ ﷺ نے یہ تمام جنگیں اپنے دفاع اور اسلام کی بقاء کے لیے لڑی تھیں۔ اہم مخالفین مکہ کے مشرکین (قریش): جنھوں نے مسلمانوں پر ظلم کیا اور مدینہ پر حملے کیے۔ یہودی قبائل: جنھوں نے معاہدے توڑ کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کیں (جیسے بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ)۔ دیگر قبائل اور باہری طاقتیں: حنین میں قبیلہ ہوازن اور ثقیف، جبکہ تبوک میں رومی سلطنت کی پیش قدمی کا مقابلہ کیا۔ مشہور غزوات (جن میں آپ ﷺ بنفسِ نفیس شریک ہوئے) غزوہ بدر: مشرکینِ مکہ کے خلاف پہلی بڑی دفاعی جنگ۔ غزوہ احد: مکہ کے مشرکین کے انتقامی حملے کے خلاف۔ غزوہ خندق (احزاب): قریش اور دیگر قبائل کے مشترکہ حملے کے دفاع کے لیے۔ غزوہ خیبر: خیبر کے یہودی سرداروں کی سازشوں کے سدباب کے لیے۔ فتح مکہ: معاہدہ شکنی پر مکہ پر پرامن وفاتحانہ داخلہ۔ غزوہ حنین: قبیلہ ہوازن اور ثقیف کے خلاف۔

دنیا کی جنگی تاریخ انسانی تہذیب جتنی پرانی ہے۔ قدیم دور میں پتھر اور لوہے کے ہتھیاروں سے لے کر جدید دور میں ایٹمی ہتھیاروں اور ڈیجیٹل جنگ تک، جنگوں نے دنیا کا نقشہ کئی بار بدلا ہے۔ قدیم اور قرون وسطیٰ کی جنگیں ابتدائی تصادم: نیزے، تیر کمان اور تلواروں کا استعمال۔ بڑی سلطنتیں: رومن، یونانی اور فارس کی جنگیں طاقت کے حصول کا ذریعہ رہیں۔ گھوڑ سوار فوج: چنگیز خان اور منگولوں کی فتوحات جنگی حکمت عملی کا اہم موڑ تھیں۔ بارود اور جدید عسکریت پسندیا بارود کی ایجاد: چین سے شروع ہو کر اس نے بندوقوں اور توپوں کو متعارف کرایا۔ پہلی جنگِ عظیم (1914ء تا 1918ء): ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کا پہلی بار بڑے پیمانے پر استعمال ہوا۔ دوسری جنگِ عظیم (1939ء تا 1945ء): تاریخ کی سب سے تباہ کن جنگ جس کا انجام ایٹمی دھماکوں پر ہوا۔ جدید دور سرد جنگ: براہ راست تصادم کے بغیر اسلحے کی دوڑ۔ ٹیکنالوجی اور سائبر وارفیئر: ڈرونز، میزائل اور ڈیجیٹل نیٹ ورکس کا دور کا آغاز اور بڑے پیمانے پر استعمال ہو رہے ہیں۔

سورہ الحج آیت نمبر 39 کے روشنی میں ایران کا جنگ کرنا جائز ہے کیونکہ امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر حملہ کیا۔ مذکورہ بالا میں فرمایا گیا کہ جنگ صرف دفاعی ضرورت یا معاہدہ شکنی کی صورت میں فرض کی گئی ہے اور ظلم کا بدلہ لینے کے لیے۔

مشاہدہ کیا جارہا ہے اور بالخصوص امت مسلمہ بھی دیکھ رہی ہے کہ ایران، فلسطین، حوثی، حزب اللہ اور کئی مقاومتی گروہ مکہ و مدینہ اور دیگر عرب منافقین سے مقابلہ کررہے ہیں۔ مکہ اور عرب کے مشرکین و منافقین اور یہود و نصاریٰ سے جنگ جاری ہے۔

یہ تحریر کرنا لازمی ہے کہ ایران نے فلسطینیوں کے مسلسل مصائب پر اسرائیل کے خلاف فوری بین الاقوامی کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ تشویش کے بیانات اب کافی نہیں ہیں۔ یہ منافقت ہے۔ منافقین کے کردار ادا نہ کریں۔

بین الاقوامی برادری اور عرب حکمران احتیاط سے الفاظ کے بیانات جاری کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جبکہ شہریوں کے تحفظ یا بین الاقوامی قانون کو نافذ کرنے کے لیے بامعنی کارروائی کرنے میں ناکام رہتی ہے۔ بیانات جاری کرنے میں عرب حکمران سرفہرست ہیں۔

مرکزی سوال یہ ہے کہ کیا فلسطینی زندگیاں اسی تحفظ، وقار اور انصاف کی مستحق ہیں جو دوسروں کے لیے معمول کے مطابق مانگی جاتی ہیں۔

تاریخ صرف ان لوگوں کو یاد نہیں رکھے گی جنھوں نے تشدد کیا۔ یہ ان حکومتوں کو بھی یاد رکھے گا جنھوں نے ہتھیار فراہم کیے، احتساب کو روکا، خاموش رہے، یا فلسطینی مصائب کو سیاسی طور پر تکلیف دہ سمجھا۔

فلسطین کے معاملے میں، ایران کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے خود کو ایک طرف کھڑا کررہا ہے جبکہ بہت سے طاقتور ممالک خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔

یہ جاننا ضروری ہے کہ امریکہ دنیا بھر میں تقریباً 80 بیرونی ممالک اور علاقوں میں تقریباً 750 سمندر پار فوجی تنصیبات اور سائٹس چلاتا ہے۔ بڑے فعال ڈیوٹی والے اہلکاروں کی سب سے زیادہ تعداد اور بنیادی اسٹریٹجک اڈے مشرقی ایشیا، یورپ اور مشرق وسطیٰ میں واقع ہیں۔ بڑے ایشیا پیسفک اڈے جاپان: کیمپ ہمفریز (مشترکہ سیاق وسباق/ہیڈ کیو قریب میں)، کیمپ زاما، یوکوٹا ایئر بیس، کڈینا ایئر بیس جنوبی کوریا: کیمپ ہمفریز، اوجی یو ایس ٹیری ایئر بیس، اوگیسان ایئر بیس اینڈرسن ایئر فورس بیس، نیول بیس گوام آسٹریلیا: ڈارون اور مختلف مشترکہ دفاعی تنصیبات کے ذریعے گردشی قوت کی موجودگی اہم یورپی اڈے جرمنی: رامسٹین ایئر بیس، گرافین ووہر ٹریننگ ایریا، اسپنگڈہلم ایئر بیس اٹلی: نیول ایئر اسٹیشن سگونیلا، ایوانو ایئر بیس، کیمپ ڈاربیڈن، آر بی اے ایف، کیمپ ڈاربی، آر بی اے ایف کراوٗشن اسپین: نیول اسٹیشن روٹا، موروں ایئر بیس میجر مشرق وسطیٰ اور افریقی اڈے قطر: العدید ایئر بیس بحرین: نیول سپورٹ ایکٹیوٹی بحرین (امریکی پانچواں بحری بیڑا) کویت: کیمپ عارفجان، کیمپ بوہرنگ جبوتی: کیمپ لیمونیئر دیگر حکمت عملی: سمندر: ڈیا گوگارسیا (برطانوی بحر ہند کا علاقہ)

مومنین کے لیے باعث سکون قلب ہے کہ ایران نے جنگ امریکہ کے گھر پہنچادی۔

امریکی کمپنی ایمازون کا ڈیٹا سینٹر بحرین میں تباہ کردیا گیا۔ کویت میں بھی ڈیٹا سینٹر پر حملے یہ ہی وہ ٹریلین ڈالر کمپنیاں ہیں جن کے ٹیکس سے امریکہ دنیا پر سو سال سے راج کررہا ہے۔ ایمازون ای کامرس کی دنیا کی سب سے بڑی کمپنی ہے جو آن لائن خرید وفروخت کا پلیٹ فارم ہے۔ اس کمپنی کی ویلیو 5.2 ٹریلین ڈالر سے بھی زیادہ ہے۔ اصلیت میں یہ نا قابل یقین لگتا ہے۔

کنفرم ذرائع تصدیق کررہی ہیں کویت میں ایران نے امریکی خفیہ ایجنسی، سی آئی اے کے انتہائی محفوظ اور خفیہ اڈے کو میزائل حملے سے راکھ کے ڈھیر میں بدل دیا ہے جس میں کم از کم پچاس انتہائی قابل سی آئی اے اہلکار جل کر راکھ ہوچکے ہیں۔ اس حملے کے بعد سے امریکہ نے حملے بند کردیے ہیں اور پھر سے مزاکرات کی خواہش کررہا ہے۔

جس کی مدد اللہ کرے، اس کی فتحیابی سے دشمن تعجب میں پڑجاتے ہیں۔ امریکہ ابھی تک اس حیرانی و پریشانی سے نہیں نکلا کہ جس اڈے کا خود امریکی عہدے داروں کو معلوم نہیں تھا اسے ایران نے اتنے کامیابی سے نشانہ کیسے بنایا۔

اب تو ایران کی کامیابی کا اعتراف دشمن بھی کررہا ہے۔ اسرائیلی صحافی نے لکھا ہے کہ "امریکہ مشرق وسطیٰ میں، بہت بری طرح مار کھا رہا ہے ان کے سب سے مضبوط اڈے کامیابی سے ہٹ ہورہے ہیں اور امریکہ اسے روکنے میں بری طرح ناکام ہے۔ ایرانیوں کی بہادری ان کے افواج کا نظم اور زیر زمین پورے ایران میں پھیلے اسلحے کے ذخائر ایران کو ناقابل شکست بناتے ہیں اور اسرائیل امریکہ مل کر بھی ایران میں فوج اتارنے کے قابل نہیں ہیں کیونکہ دونوں کو یقین ہوچکا ہے کہ ایسا کیا تو ایران ہمیں نگل جائے گا"

اسرائیلی صحافی اور امن کارکن، ایلون مصری مشرق وسطیٰ میں بدلتے ہوئے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

ہم تاریخ سازی میں دیکھ رہے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ ایران سب کو حیران کررہا ہے، امریکی اڈوں کو اس مہارت، وسعت اور فیصلہ کن انداز سے تباہ کررہا ہے کہ دنیا اس منظرنامے کے لیے تیار نہیں تھی۔

صرف چار دنوں میں ایران نے خطے میں اپنے فوجی تسلط کو وسعت دی ہے۔ اس نے دنیا کی سب سے قیمتی اور مہنگی فوجی تنصیبات، اثاثے اور سامان کو تباہ کردیا ہے۔

امریکی فوجی بحرین، کویت، قطر، اردن، عمان، یو اے ای، عراق، شام اور سعودی عرب میں تعینات ہیں۔ ان اڈوں کا شمار دنیا کی سب سے بڑی فوجی تنصیبات میں ہوتا ہے۔ یہ وہ اثاثے ہیں جو کئی دہائیوں میں کھربوں ڈالر کی لاگت سے بنائے گئے ہیں۔ اس منظرنامے کو دنیا دیکھ رہی ہے کہ 30 سال سے زیادہ کے دفاعی بجٹ کا ایک بڑا حصہ دھواں میں تبدیل ہوجاتا ہے اور صرف راکھ نظر آتا ہے۔ ہم لاکھوں ڈالر مالیت کے ریڈارز کو ایک ہی لمحے میں تباہ ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ تمام فوجی اڈے ویران ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ یہ درخ موڑ رہا ہے۔ اور ایک نئی تاریخ رقم کردی ہے۔

جنگ کی آگ پھیلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ باب المندب کی بندش کے بعد سعودی عرب کی جانب سے توانائی کی برآمدات کے لیے نہر سویز کو متبادل راستے کے طور پر استعمال کرنے کے پیش نظر امریکہ اور اسرائیل نے پس پردہ رہ کر تماشہ دیکھتے ہوئے مصر کی بندرگاہوں پر موجود ایل این جی ٹینکرز کو نشانہ بنانے کا گھناؤنا پروگرام بنایا۔

تا کہ حق و باطل کی اس لڑائی کو پہلے سعودی عرب کے ہاتھوں شیعہ اور سنی تنازع میں تبدیل کرنے کے بعد اب اسی فرقہ وارانہ نظریے کے تحت مصر کو بھی اس جنگ میں زبردستی گھسیٹا جاسکے۔

اسرائیل نے کئی بار مصر کو اپنے وجود کیلئے خطرہ قرار دیا ہے وہ الگ بات ہے کہ سب سے پہلے اس خطے میں مصر نے اسرائیل کو سفارتی میدان میں تسلیم کیا ہے۔

یہ صورتحال اس تلخ حقیقت کو بے نقاب کرتی ہے کہ مسلم دنیا کے یہ حکمران بیرونی طاقتوں بالخصوص صہیونی اور امریکی گٹھ جوڑ کے ہاتھوں میں محض کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں، جو امت مسلمہ کے وسائل کو تباہ کرنے اور فرقہ وارانہ آگ کو ہوا دینے کے لیے اپنے ہی بھائیوں کے خلاف استعمال ہورہے ہیں، اگر مسلم ممالک نے اس خطرناک امریکی و اسرائیلی ایجنڈے کو بروقت نہ سمجھا تو خطہ مستقل بدامنی، اقتصادی غلامی اور تباہی کی ایسی دلدل میں دھنس جائے گا جہاں سے نکلنا ناممکن ہوجائے گا۔

رواں ایران امریکہ اور اسرائیل جنگ میں اپنے ملک ہندوستان کا کردار: ایمنسٹی انٹرنیشنل کی ایک نئی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ہندوستانی سرکاری اور نجی کمپنیوں نے غزہ میں نسل کشی کے دوران کم از کم 596,2 کھیپیں اسرائیل کو بھیجیں جن میں لاکھوں اسلحہ، گولہ بارود اور فوجی اجزاء شامل تھے۔

7 اکتوبر 2023 سے 30 نومبر 2025 کے درمیان بھیجی جانے والی کھیپ میں مشین گن کے پرزے، ایلیٹ سسٹمز کو فراہم کیے گئے 155 ملی میٹر ہائی ایکسپلوزیو آرٹلری گولے، اسکائی اسٹرائیکر کے لیے دھما کہ خیز وارہیڈز شامل تھے۔

kamikaze ڈرون - خان یونس میں کھنڈرات کے درمیان دریافت کیے گئے ڈرونز سے ملتے جلتے - اور بکتر بند گاڑیوں کے پرزے جو اسرائیلی فوج کو بڑے سپلائی کرنے والوں کے لیے مقرر کیے گئے تھے۔

ایمنسٹی کے مطابق، یہ دھماکہ خیز مواد کے 564,970 پرزے (ڈرون وار ہیڈز، آرٹلری شیل کیسنگز اور دیگر 390,516،) چھوٹے ہتھیاروں کے پرزہ جات ملٹری گریڈ کے ہتھیاروں اور 298 فوجی گاڑیوں کے پرزے بڑی اسرائیلی کمپنیوں کو تھے جو اسرائیلی مسلح افواج کو سپلائی کرتی تھیں۔

29 جولائی 2026 تک، اسرائیل نے 7 اکتوبر 2023 کو جنوبی اسرائیل پر حماس کی زیر قیادت حملوں کے بعد، غزہ میں اپنی فوجی مہم شروع کرنے کے بعد سے کم از کم 387,247 فلسطینی یا تو ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں۔ جمعرات کو شائع ہونے والی رپورٹ، "میڈ ان انڈیا: دی سپلائی آف ویپنز اینڈ ایمونیشن ٹو اسرائیل"، میں کہا گیا ہے کہ اس کے نتائج" جان بوجھ کر قدامت پسندانہ طریقہ کار پر مبنی" ہیں اور امکان ہے کہ "اسرائیل کی فوجی سپلائی چین میں ہندوستان کی شراکت کی حقیقی حد کو کم سمجھا جائے گا۔

یہ رپورٹ اس سلسلے کی تازہ ترین ہے جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ ہندوستان نے غزہ میں اسرائیل کی نسل کشی کی مادی طور پر حمایت کی ہے، اس سے قبل کے الزامات کے بعد کہ نئی دہلی نے اکتوبر 2023 کے بعد اسرائیل کو جنگی ڈرون، بم اور ہتھیاروں کے اجزاء فراہم کیے تھے۔ مئی میں، فلسطینیوں کی قیادت میں بائیکاٹ، ڈیوسٹمنٹ اینڈ سینکشنز (بی ڈی ایس) تحریک اور نوہار برفار جینوسائیڈ نے ہندوستان سے اسرائیل کو فوجی سپلائی کے "سیلاب"

سے خبردار کیا تھا۔ (انتہائی موسم آسٹریلیا کی رپورٹ)۔ ہندوستان امن پسند ملک رہا ہے، اس نظریے سے ہندوستانی ساکھ کو دھچکا لگا ہے۔ اس ضرب کو تاریخ کے اوراق سے نکالا نہیں جاسکتا ہے۔ اب ذرائع ابلاغ سے یو ایس کمانڈر کی بغاوت کا انکشاف ہوا ہے۔ "ہم نے امریکہ کی حفاظت کا حلف لیا- اسرائیل کے نہیں!"

ایک امریکی کمانڈر نے ابھی ایک بم گرایا۔ "ہم نے امریکہ کی حفاظت کا حلف اٹھایا۔ اسرائیل کی نہیں"

ہم اسرائیل کے لیے ایران کی جنگ نہیں لڑیں گے۔ حالیہ تاریخ میں یہ سب سے اہم فوجی بغاوت ہے۔ جنرل ایلکسس گرینڈ وچ نے کہا:

ہمارے پاس کافی میزائل نہیں ہیں"

ہمارے پاس کافی تباہ کن نہیں ہیں۔ "اسرائیل کی حفاظت ہمارا کام نہیں ہے۔ یہ کھلی بغاوت ہے۔ علاقائی اتحادی امریکہ کو چھوڑ رہے ہیں۔ ایک ایک کرکے وہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ امریکہ نے تمام شہریوں کو اسرائیل اور مشرق وسطیٰ چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ صورتحال بڑی تیزی سے تبدیل ہورہی ہے۔ پروازیں منسوخ کی جارہی ہیں۔ کچھ بڑا آنے والا ہے۔ یہاں تک کہ فوج نے بھی لڑنے سے انکار کردیا ہے۔

کیا یہ امریکہ اسرائیل اتحاد کے اختتام کی شروعات ہے؟

ایران نے جو کچھ کیا وہ صدیوں تک فوجی اکیڈمیوں میں پڑھا جائے گا۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ اس بات کا مشاہدہ کیا کہ بہت سے حامی ہماری زندگی کی سب سے شاندار فوجی حکمت عملی کے طور پر بیان کرتے ہیں۔

غیر متناسب جنگ کا پوری تاریخ میں مطالعہ کیا جائے گا۔ شطرنج کے حکمت عملی اور پیشہ ور افراد اس کے اصولوں کا تجزیہ کریں گے اور ان میں سے بہت سے تصورات کو ان کے اپنے کھیلنے کے انداز میں ضم کریں گے۔

ایران کی فوج نے یہ ظاہر کیا ہے کہ کس طرح جدید جنگ کی تعریف اب صرف فوج کے حجم یا اس کے پاس موجود ہتھیاروں کی تعداد سے نہیں ہوتی۔

حامیوں کا استدلال ہے کہ ذہانت، درستگی، دھوکہ دہی، تکنیکی جدت، لچک، اور تزویراتی منصوبہ بندی میدان جنگ کو نئی شکل دے سکتی ہے اور روایتی فوجی سوچ کو چیلنج کرسکتی ہے۔ چاہے کوئی اس تجزیے سے متفق ہو یا نہ ہو، حالیہ واقعات نے فوجی تجزیہ کاروں، دفاعی ماہرین اور تزویراتی مفکرین کے درمیان عالمی بحث کو جنم دیا ہے کہ مستقبل کے تنازعات سے کیسے لڑا جا سکتا ہے۔ ان پیشرفتوں سے حاصل ہونے والے اسباق کا ممکنہ طور پر جائزہ لیا جائے گا اور آنے والے برسوں تک اس پر بحث کی جائے گی۔

ایران کے اعلیٰ فوجی کمانڈر میجر جنرل علی عبداللہی نے اعلان کیا کہ امریکی افواج کو سمجھ آگئی ہے کہ تابوت اب خطے میں ان کے فوجی ساز وسامان کا ایک لازم وملزوم حصہ ہیں۔ ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق، واشنگٹن کو خبردار کیا کہ بغیر کسی نتیجے کے حملے کا دور ختم ہوگیا ہے۔ اگر اب حملہ کیا گیا تو اس سے سخت جواب دیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆

کرناٹک قانون ساز کونسل کے چیئرمین بسوراج ہورٹی نے استعفیٰ دے دیا

بنگلورو، (یو این آئی) کرناٹک قانون ساز کونسل کے چیئرمین بسوراج ہورٹی نے جمعہ کے روز وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار اور کانگریس کے سینئر رہنماؤں سے مشاورت کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ اگرچہ ہورٹی نے اپنے عہدے پر برقرار رہنے کی خواہش ظاہر کی تھی، لیکن اس سلسلے میں کی جانے والی کوششیں ناکام ہونے کے بعد انہوں نے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ استعفیٰ دینے سے قبل انہوں نے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار اور کانگریس کے سینئر رہنما بی کے ہری پرساد سے ملاقات بھی کی۔ استعفیٰ دینے کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ہورٹی نے کہا کہ کانگریس کے رہنماؤں نے ان سے عہدہ چھوڑنے کی درخواست کی تھی اور انہوں نے ان کی ہدایت پر عمل کیا۔ انہوں نے کہا کہ ”میں نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اب تک میرا ساتھ دینے والے تمام لوگوں کا شکر گزار ہوں۔ کانگریس کے رہنماؤں نے مجھ سے استعفیٰ دینے کی درخواست کی تھی، اس لیے میں نے عہدہ چھوڑ دیا۔ مجھ پر کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں تھا۔

جین-زی کو بھاگوت سے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں

پرینکا گاندھی کا سخت رد عمل، سی وینوگوپال نے کہا کہ اگر موہن بھاگوت کو جین-زی کی واقعی پرواہے، تو انہیں ہندوستان کے وزیر داخلہ سے استعفیٰ دینے کے لیے کہنا چاہیے

نئی دہلی۔ (ایجنسی) آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت گزشتہ روز ’انڈیاز انٹرنیشنل موومنٹ ٹو یونائٹ نیشنز‘ پروگرام میں شامل ہوئے تھے۔ اس تقریب میں انھوں نے جین-زی طبقہ کے کچھ افراد سے بات کی اور تقریباً 2000 جین-زی و جین-الفا کے اراکین کو خطاب کیا۔ اس موقع پر انھوں نے جین-زی طبقہ کے اوپر آنکھیں بند کر کے اعتماد کرنے کی بات کہی تھی، جس پر کانگریس جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔

پرینکا گاندھی نے پارلیمنٹ احاطہ میں ایک میڈیا اہلکار کے ذریعہ آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کے جین-زی سے متعلق بیان پر سوال جواب دیتے ہوئے کہا کہ ”انھیں آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت جی سے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے۔“ پرینکا گاندھی کے ساتھ ساتھ کانگریس کے کچھ دیگر سرکردہ لیڈران نے بھی موہن بھاگوت کے بیان پر اپنی رائے میڈیا کے سامنے رکھی۔ رکن پارلیمنٹ کے سی وینوگوپال نے پارلیمنٹ احاطہ میں ہی نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ”اگر انھیں (موہن بھاگوت کو) ’جین-زی‘ کی واقعی پروا ہے، تو انھیں ہندوستان کے وزیر داخلہ سے استعفیٰ دینے کے لیے کہنا چاہیے۔ ورنہ انھیں (مرکزی وزیر داخلہ کو) کم از کم پارلیمنٹ میں آ کر طلبا سے معافی مانگنی چاہیے۔“

وینوگوپال نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا کہ آر ایس ایس حکومت کو کنٹرول کر رہی ہے۔ موہن بھاگوت کا ذکر کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ”اگر انھیں سچ میں طلبا کی فکر ہے، تو انھیں طلبا پر ہوئے مظالم کی مذمت کرنی ہوگی۔ پیلیٹ گن کا استعمال کیا گیا تھا اور طلبا اس کے لیے جوابدہی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ وہ اس معاملے پر خاموش کیوں ہیں؟“

انھوں نے جین-زی سے متعلق موہن بھاگوت کے بیان کو محض دکھاوا قرار دیا۔

کے سی وینوگوپال نے پارلیمنٹ احاطہ میں نامہ نگاروں کے ذریعہ پوچھے گئے کچھ دیگر سوالات کے جواب بھی دیے۔ جھارکھنڈ میں طلبا کے مظاہرہ سے متعلق انھوں نے کہا کہ ”ہمارا موقف بالکل واضح ہے۔ جہاں کہیں بھی طلبا اپنے حقیقی مسائل پر حقیقی احتجاج کر رہے ہوں گے، ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔“ ایف سی آر اے سے متعلق پوچھے گئے سوال کا جواب دیتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ”ہم ایف سی آر اے بل کی بھرپور مخالفت کریں گے۔ جب ایوان صحیح طریقے سے نہیں چل رہا تو حکومت اس طرح کا بل زبردستی منظور نہیں کرا سکتی۔“ انھوں نے مزید کہا کہ ”ایف سی آر اے ایسا اہم بل ہے جو لاکھوں لوگوں، غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) اور اقلیتی برادریوں کو متاثر کرے گا، اسے حکومت یونہی منظور نہیں کرا سکتی۔ ہم انہیں یہ بل منظور نہیں کرنے دیں گے۔“

شیخ حسینہ کے پروگرام میں حکومت کا کوئی کردار نہیں، بیان کردہ خیالات کی حمایت نہیں کرتا ہندستان

نئی دہلی، (یو این آئی) ہندستان نے اعادہ کیا ہے کہ بنگلہ دیش کی جلاوطن رہنما محترمہ شیخ حسینہ کے یہاں منعقدہ پروگرام میں حکومت کا کسی قسم کا کوئی کردار نہیں ہے اور ہندستان بنگلہ دیش کی حکومت کے بارے میں اس پروگرام میں بیان کردہ خیالات کی حمایت نہیں کرتا۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعہ کے روز میڈیا بریفنگ میں اس سلسلے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ ہندستان نے اس پروگرام کے انعقاد سے پہلے ہی اپنا موقف واضح کر دیا تھا کہ یہ ایک نجی میڈیا ادارے کا پروگرام ہے اور اس سے حکومت کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

ترجمان نے کہا،” ہندستان نے اس بارے میں اپنا موقف اس پروگرام کے انعقاد سے پہلے ہی واضح کر دیا تھا کہ اس میں حکومتِ ہند کا کوئی کردار نہیں ہے اور وہ اس میں کہی جانے والی، بالخصوص بنگلہ دیش کی حکومت کے بارے میں کہی گئی کسی بھی بات کی حمایت نہیں کرتی۔ یہ پروگرام ایک نجی میڈیا ادارے نے منعقد کیا تھا۔

قابلِ ذکر ہے کہ محترمہ حسینہ کے پروگرام کے بعد بنگلہ دیش نے شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملک کی خودمختاری کی توہین قرار دیا ہے۔ ہندستان میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہی محترمہ حسینہ نے یہاں فارن کورسپانڈنٹس کلب کے ایک پروگرام میں بنگلہ دیش حکومت، انہیں اقتدار سے برطرف کیے جانے سے متعلق واقعات اور بنگلہ دیش کے موجودہ حالات کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔

دہلی اسمبلی میں عام آدمی پارٹی کے ارکان کا مبینہ دوا گھپلے پر احتجاج، وزیر صحت کے استعفےٰ کا مطالبہ

نئی دہلی، (یو این آئی) دہلی اسمبلی کے احاطے میں جمعہ کے روز عام آدمی پارٹی (آپ) کے اراکین اسمبلی نے مبینہ 650 کروڑ روپے کے دوا گھپلے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے وزیر صحت ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ کے استعفے کا مطالبہ کیا۔ عام آدمی پارٹی کے چیف وہپ سنجیو جھا کی قیادت میں اراکین اسمبلی نے او آر ایس کے پیکٹوں کی مالائیں پہن کر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ سنجیو جھا نے الزام لگایا کہ اسمبلی کا اجلاس وقفۂ سوالات کے بغیر چلایا جا رہا ہے، تاکہ حکومت جوابدہی سے بچ سکے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ او آر ایس، ادویات اور طبی آلات کی خریداری کئی گنا زیادہ قیمت پر کی گئی، جبکہ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا اس معاملے پر خاموش ہیں۔ انہوں نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ دہلی لکشمی اسکیم میں اتنی شرائط عائد کر دی گئی ہیں کہ زیادہ تر مستحق خواتین اس کے دائرے سے باہر ہو گئی ہیں۔

حد بندی بل پر اتفاقِ رائے کی کوشش تیز

حد بندی بل پر حکومت نے راہل گاندھی سے مانگی حمایت، کل جماعتی اجلاس پر اختلاف

نئی دہلی: (ایجنسی) جاری پارلیمانی تعطل کے درمیان، مرکزی وزیر کرن رجیجو نے حکمران فریق کی نمائندگی کرتے ہوئے، گزشتہ روز کو کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے ساتھ ایک اہم اور تفصیلی ٹیلی فونک بات چیت کی۔ بات چیت بنیادی طور پر حد بندی بل اور خواتین کے ریزرویشن بل پر مرکوز تھی۔ ذرائع کے مطابق، رجیجو نے واضح طور پر راہل گاندھی کو بتایا کہ حکومت حد بندی بل کے لیے اپوزیشن کی حمایت حاصل کرنا چاہتی ہے تاکہ خواتین ریزرویشن بل کو جلد از جلد لاگو کیا جا سکے۔ بات چیت کے دوران کرن رجیجو نے راہل گاندھی سے کہا کہ یہ مسئلہ خواتین کے حقوق سے جڑا ہوا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اگر حزب اختلاف حد بندی بل پر تعاون کرے تو خواتین کے تحفظات کا نفاذ آسانی سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ رجیجو نے یہ بھی واضح کیا کہ اگرچہ حکومت کے پاس بل کو پاس کرنے کے لیے پارلیمنٹ میں مطلوبہ عددی طاقت ہے، وہ اب بھی وسیع اتفاق رائے کے ساتھ آگے بڑھنا چاہتی ہے۔

اس کے جواب میں راہل گاندھی نے کہا کہ وہ اتنے اہم معاملے پر یکطرفہ فیصلہ نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ وہ حکومت کو اپنا موقف بتانے سے پہلے کانگریس کے سینئر لیڈروں اور دیگر اتحادی شراکت داروں (انڈیا الائنس) کے ساتھ تفصیلی بات چیت کریں گے۔ راہل گاندھی نے کرن رجیجو سے ایک باضابطہ کل جماعتی میٹنگ بلانے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایسی میٹنگ میں تمام فریقین کے خیالات سننے کے بعد ہی کوئی سرکاری موقف اختیار کریں گے۔

تاہم کرن رجیجو نے اس مطالبے سے اتفاق نہیں کیا۔ ذرائع کے مطابق رجیجو نے واضح طور پر کہا کہ حکومت اس مرحلے پر کل جماعتی میٹنگ منعقد کرنے کے حق میں نہیں ہے۔ انہوں نے ایک شرط رکھی: حکومت ایسی میٹنگ کے انعقاد پر صرف اسی صورت میں غور کرے گی جب راہل گاندھی پیشگی یقین دہانی کرائیں کہ اپوزیشن حد بندی بل کی حمایت کرے گی۔ بصورت دیگر حکومت کل جماعتی میٹنگ طلب نہیں کرے گی۔ ذرائع نے بتایا کہ دونوں لیڈروں کے درمیان ٹیلی فونک گفتگو کئی منٹ تک جاری رہی۔ معاملے کی سنگینی اور فریقین کی متعلقہ ترجیحات کے حوالے سے بات چیت ہوئی۔ ذرائع کے مطابق حکومت نے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی سے پارلیمانی تعطل کو ختم کرنے پر بھی زور دیا۔ جواب میں راہل نے کہا کہ اپوزیشن وزیر داخلہ کی طرف سے جواب ملنے کے بعد ہی ایوان میں تعاون کرنے پر راضی ہوگی۔

بنیادی طور پر، حکومت خواتین کے ریزرویشن کے نفاذ کو تیز کرنے کے لیے حد بندی بل کے لیے حمایت حاصل کرنا چاہتی ہے، جب کہ راہل گاندھی، اپوزیشن جماعتوں کے درمیان جامع بحث اور اتفاق رائے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ فی الحال دونوں فریق اپنے اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ دریں اثنا، ذرائع سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت 12 اگست کو لوک سبھا میں ایف سی آر اے بل بھی پیش کر سکتی ہے اور اس پر اپوزیشن کا تعاون بھی طلب کر سکتی ہے۔ حد بندی بل کے بارے میں، حکومت کا موقف ہے کہ جب اس کے پاس ضروری مطلوبہ عددی طاقت موجود ہے، وہ بل کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا چاہتی ہے۔

ہینڈلوم شعبے کی پائیدار ترقی کے لیے نئی ٹیکنالوجی کا مناسب استعمال ضروری: صدر مرمو

صدر مرمو نے قومی ہینڈلوم ڈے کی تقریب میں سنت کبیر ہینڈلوم ایوارڈ اور قومی ہینڈلوم ایوارڈ تقسیم کیے

نئی دہلی، (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے ہتھ کرگھہ (ہینڈلوم) کے شعبے کی متوازن اور پائیدار ترقی کے لیے نئی ٹیکنالوجیز کے مناسب استعمال کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے جمعہ کے روز کہا کہ نوجوان صنعت کار، ڈیزائنرز اور اسٹارٹ اپس روایتی دستکاری کو جدید رجحانات، برانڈز اور عالمی ویلیو چینز سے جوڑ کر اس شعبے میں نئے مواقع پیدا کر سکتے ہیں۔ مرمو یہاں 12ویں قومی ہینڈلوم ڈے کی تقریب میں سنت کبیر ہینڈلوم ایوارڈ اور قومی ہینڈلوم ایوارڈ کی تقسیم کی تقریب سے خطاب کر رہی تھیں جس میں سال 2025 کے لیے بہترین بنکروں اور ڈیزائنروں وغیرہ کو یہ ایوارڈز فراہم کیے گئے۔ قومی ہینڈلوم ڈے پر راشٹرپتی بھون سانسکرتک کیندر میں منعقدہ اس تقریب میں ملک کی مالا مال اور متنوع ہتھ کرگھہ بُنائی کی روایتوں کا جشن منانے کے لیے چار یادگاری ڈاک ٹکٹ بھی جاری کیے گئے۔ اس بار ہینڈلوم کے شعبے میں سب سے اعلیٰ سنت کبیر ہینڈلوم ایوارڈ تین ماسٹر بنکروں کو دیا گیا جن میں اڈیشہ کے باڑگڑھ ضلع کے رام مہیر (وچترپار کھادی ساڑی کی بنائی)، آسام کے کامروپ ضلع کی ہینڈلوم بنکر رونیمہ چیتیا چودھری (موگا سلک بنائی) اور اتر پردیش میں وارانسی ضلع کے چولا پور کے بنکر شاہ محمد انصاری (زرباف اور اودھ جامدانی ساڑی) کو بنائی میں ان کی عمدہ کارکردگی کے لیے دیا گیا۔ تقریب میں 19 دیگر بنکروں اور صنعت کاروں کو بھی باوقار قومی ہینڈلوم ایوارڈ-2025 سے نوازا گیا۔

تقریب میں مرکزی وزیرِ ٹیکسٹائل گری راج سنگھ اور وزارتِ ٹیکسٹائل کے سینئر حکام موجود تھے۔ محترمہ مرمو نے اس موقع پر وہاں خصوصی طور پر نمائش کے لیے رکھے گئے کچھ کپڑوں کا معائنہ بھی کیا۔ صدرِ جمہوریہ محترمہ مرمو نے اپنے خطاب میں قومی ہینڈلوم ڈے کے موقع پر اس شعبے سے وابستہ تمام لوگوں کو مبارکباد دی۔ محترمہ مرمو نے کہا کہ ٹیکنالوجی اور جدید ڈیزائن سے آراستہ متعدد باصلاحیت نوجوان صنعت کار اس شعبے میں قدم رکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان صنعت کار، ڈیزائنرز اور اسٹارٹ اپس روایتی دستکاری کو جدید رجحانات، برانڈز اور عالمی ویلیو چینز سے جوڑ کر نئے مواقع پیدا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ہینڈلوم ٹیکنالوجی اور بنکر سروس سینٹرز کے تحت قائم کردہ ڈیزائن ریسورس سینٹرز نوجوانوں کو اس شعبے سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری اسکیموں اور اداروں کے ذریعے نوجوانوں کو فعال تعاون اور رہنمائی فراہم کی جانی چاہیے، تاکہ ان کا جوش و جذبہ اور مہارت اس شعبے کی طویل المدتی اور ہمہ جہت کامیابی کو یقینی بنا سکے۔ صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ ہینڈلوم کے شعبے کی پائیدار ترقی کے لیے نئی ٹیکنالوجیز کا مناسب استعمال انتہائی ضروری ہے۔ جدید ڈیجیٹل حل کے ذریعے مارکیٹ تک رسائی کو مزید موثر بنایا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی، ای کامرس پلیٹ فارمز کے ذریعے ہندستانی ہینڈلوم مصنوعات کی عالمی منڈیوں تک رسائی میں نمایاں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اعتماد کا اظہار کیا کہ ہینڈلوم کا شعبہ ملک کی ہمہ گیر ترقی اور خود انحصاری کی مضبوط بنیاد بنے گا۔ صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ ہندستان کا ہینڈلوم شعبہ ملک کی دیہی پرہمیئم معیشت کی ایک بہترین اور انسان دوست مثال بننے کی سمت میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اہم ہینڈلوم کلسٹرز کو جدید ٹیکنالوجی اور عصری تربیتی طریقوں سے جوڑا جا رہا ہے۔ حکومت بنکروں کی آمدنی بڑھانے کے لیے مختلف اقدامات کر رہی ہے۔

کنگنا رانوت کا یوٹرن، جین زی کو بتایا ملک کی طاقت اور ثقافتی سفیر

نئی دہلی، 07 اگست (یو این آئی) راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت کے جین زی اور جین الفا کے احتجاج کے حق کی حمایت کرنے کے ایک دن بعد، رکنِ پارلیمنٹ کنگنا رانوت نے جمعہ کے روز یوٹرن لیتے ہوئے نوجوان مظاہرین کو ملک کی طاقت اور ثقافتی سفیر بتایا ہے۔ اس سے پہلے انہوں نے اس نسل کو گٹر جنریشن کہا تھا، جس پر کافی تنازع ہوا تھا اور شدید تنقید کی گئی تھی۔ رانوت نے نیٹ پیپر لیک کے خلاف احتجاج کر رہے نوجوانوں کے بارے میں اپنے گزشتہ تبصروں سے پلٹتے ہوئے پارلیمنٹ کے احاطے میں جمعہ کے روز صحافیوں سے بات چیت کے دوران کہا، ’جین زی ہمارے ملک کی طاقت اور ایک بڑا اثاثہ ہے۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہمارے نوجوان تیزی سے ہماری ثقافت اور شناخت کے سفیر کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ اس سے پہلے انہوں نے نوجوانوں کو گٹر جنریشن کہتے ہوئے ان پر جارحانہ رویہ اختیار کرنے اور ذاتی جوابدہی میں کمی کا الزام لگایا تھا۔

40 سال پرانے ’بوفورس کیس‘ کا باب پوری طرح ہوا بند، سپریم کورٹ نے آخری عرضی بھی خارج کر دی

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے بوفورس رشوت معاملہ سے متعلق آخری عرضی کو بھی مسترد کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی تقریباً 40 سال پرانے اس سرخیوں میں رہنے والے مقدمہ میں قانونی کارروائی مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے۔ جسٹس جے بی پاردیوالا اور جسٹس کے ونود چندرن پر مشتمل بنچ نے ایڈووکیٹ اجے کے اگروال کی اپیل پر سماعت سے انکار کر دیا۔ اس اپیل میں دہلی ہائی کورٹ کے 2005 کے فیصلہ کو چیلنج کیا گیا تھا، جس میں ہندوجا برادران اور سویڈن کی اسلحہ ساز کمپنی ’اے بی بوفورس‘ کو تمام الزامات سے بری کر دیا گیا تھا۔ عدالت میں عرضی گزار نے سری چند پی ہندوجا اور گوپی چند پی ہندوجا کے نام مقدمہ سے خارج کرنے کے لیے مزید وقت مانگا تھا، کیونکہ دونوں کا انتقال ہو چکا ہے، لیکن سپریم کورٹ نے یہ درخواست مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملے کو اب مزید طول نہیں دیا جا سکتا۔ بنچ نے واضح کیا کہ جب دہلی ہائی کورٹ پہلے ہی تمام الزامات ختم کر چکی ہے اور سی بی آئی کی عرضی بھی پہلے مسترد ہو چکی ہے، تو اس مقدمہ کو مزید جاری رکھنے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔ قابل ذکر ہے کہ 31 مئی 2005 کو دہلی ہائی کورٹ نے ہندوجا برادران اور بوفورس کمپنی کو تمام الزامات سے بری کر دیا تھا۔ اس وقت عدالت نے سی بی آئی کی تفتیش پر سخت تنقید بھی کی تھی، جس پر سرکاری خزانے سے تقریباً 250 کروڑ روپے خرچ ہوئے تھے۔ سپریم کورٹ نے نومبر 2018 میں سی بی آئی کی عرضی اس بنیاد پر مسترد کر دی تھی کہ ایجنسی نے عرضی دائر کرنے میں 522,4 دن کی تاخیر کی تھی اور اس کی کوئی مناسب وجہ پیش نہیں کی تھی۔

پٹنہ میں خوفناک سڑک حادثہ، 26 سالہ نوجوان کی موت کے بعد تشدد والے حالات، 5 گاڑیاں نذر آتش، پولیس پر پتھراؤ

پٹنہ (ایجنسی) بہار کی راجدھانی پٹنہ کے بائی پاس تھانہ علاقہ میں واقع قومی شاہراہ پر جمعہ کو خوفناک سڑک حادثہ پیش آیا، جس کے بعد زبردست ہنگامہ آرائی شروع ہو گئی۔ یہاں تیز رفتار بس کی زد میں آنے سے 26 سالہ نوجوان منیش کمار جائے وقوع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ حادثہ کی خبر ملتے ہی مقامی لوگ اور متوفی کے اہل خانہ مشتعل ہو گئے اور سڑک پر نکل آئے۔ اس حادثہ سے غصہ میں بھرے ہجوم نے قومی شاہراہ کو جام کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے معاملہ پُرتشدد ہو گیا۔ لوگوں نے بس سمیت کئی گاڑیوں کو آگ لگا دی، جس سے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق سڑک حادثہ کے بعد لوگوں نے اس بس کو گھیر کر آگ لگا دی، جس نے منیش کمار کو ٹکر ماری تھی۔ کچھ ہی دیر میں بس شعلوں کی زد میں آ گئی۔ آگ بجھانے کے لیے فائر بریگیڈ کی ٹیم موقع پر پہنچی، لیکن مشتعل ہجوم کی مخالفت کے باعث فائر بریگیڈ اہلکاروں کو بغیر کارروائی کے واپس لوٹنا پڑا۔ ہجوم نے موقع پر موجود پولیس اہلکاروں کی بھی مخالفت کی، جس کے باعث انہیں پیچھے ہٹنا پڑا۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ مشتعل افراد نے صرف بس ہی نہیں بلکہ قریب کھڑی 4 سے 5 دیگر گاڑیوں کو بھی آگ کے حوالے کر دیا۔ ایک میڈیا رپورٹ میں پولیس کی 3 گاڑیوں کو آگ کے حوالہ کیے جانے کی بھی خبر دی گئی ہے۔ اس دوران مشتعل افراد نے پولیس اور میڈیا اہلکاروں پر پتھراؤ کیے جانے کی اطلاع سامنے آئی ہے۔ واقعہ کے بعد قومی شاہراہ پر ٹریفک مکمل طور پر ٹھہر سی گئی۔ کافی دیر تک سڑک پر کشیدگی اور افراتفری کا ماحول برقرار رہا۔ اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس کے اعلیٰ افسران اضافی نفری کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ حکام نے لوگوں کو سمجھانے اور صورتحال پر قابو پانے کی کوشش کی۔ فی الحال پولیس پورے معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ اس حادثہ کی وجوہات کا پتہ لگایا جا رہا ہے اور تشدد میں ملوث افراد کی شناخت کی جا رہی ہے۔ علاقے میں کشیدگی کے پیش نظر اضافی سیکورٹی فورس تعینات کر دی گئی ہے۔

ایف آئی آر کے بعد پی ڈی پی کا الزام

آرٹیکل 370 کی بات کرنے پر محبوبہ اور التجا کو نشانہ بنایا جا رہا ہے

سری نگر، (یو این آئی) پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی اور ان کی بیٹی التجا مفتی کے خلاف پولیس کی جانب سے ایف آئی آر درج کیے جانے کے ایک دن بعد، دونوں رہنماؤں نے جمعہ کو کہا کہ انہیں جموں و کشمیر کے عوام کے حقوق کی آواز اٹھانے اور آئین کے آرٹیکل 370 اور 35 اے کی منسوخی پر سوال اٹھانے کی پاداش میں نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ التجا مفتی پولیس کی طلبی پر جمعہ کو کوٹھی باغ پولیس اسٹیشن پہنچیں، جہاں ان سے درج مقدمے کے سلسلے میں پوچھ گچھ کی گئی۔ پی ڈی پی دفتر میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے محبوبہ مفتی نے کہا کہ یہ معاملہ صرف ان یا ان کی بیٹی کا نہیں، بلکہ ان تمام آوازوں کو خاموش کرنے کی کوشش ہے جو جموں و کشمیر کے عوام کے حقوق کی بات کرتی ہیں اور آرٹیکل 370 اور 35 اے کی ”غیر آئینی منسوخی“ پر سوال اٹھاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ”یہ معاملہ محبوبہ مفتی یا التجا مفتی کی ذات کا نہیں ہے، بلکہ ہر اس آواز کو دبانے کی کوشش ہے جو جموں و کشمیر کے عوام کے حقوق کے لیے بولتی ہے اور آرٹیکل 370 اور 35 اے کی منسوخی پر سوال کرتی ہے۔ محبوبہ مفتی نے کہا کہ محبوبہ مفتی آئیں گی اور چلی جائیں گی، التجا مفتی بھی آئیں گی اور چلی جائیں گی، لیکن جموں و کشمیر کے عوام کی امنگیں اور جذبات ہمیشہ قائم رہیں گے۔ پی ڈی پی عوام کی خواہشات کی نمائندگی کے لیے اپنی پُرامن اور جمہوری جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ان کی جماعت کو صرف اس لیے نشانہ بنایا جا رہا ہے کیونکہ وہ آرٹیکل 370 کا مسئلہ مسلسل اٹھا رہی ہے، جبکہ نیشنل کانفرنس اور دیگر جماعتوں کے خلاف اسی نوعیت کی کارروائی نہیں کی جا رہی۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم واحد جماعت ہیں جس نے مسئلہ کشمیر کے حل کے ساتھ ساتھ آرٹیکل 370 کے لیے دن رات احتجاج کیا۔ ہمیں نشانہ بنایا جانا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ محبوبہ نے الزام لگایا کہ 2019 سے پی ڈی پی کو کمزور اور تقسیم کرنے کی مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ”نیشنل کانفرنس نے بھی احتجاج کیا، کانگریس نے بھی احتجاج کیا اور دیگر جماعتوں نے بھی۔ لیکن یہاں آرٹیکل 370 کی بات کرنا جرم بنا دیا گیا ہے۔ جو بھی آرٹیکل 370 کی بات کرتا ہے، اسے مجرم قرار دیا جاتا ہے، اسی لیے ہمارے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔

رانچی میں طلبہ تحریک کی حمایت کرنے پہنچی آئسا صدر نیہا پر پھینکی گئی سیاہی

تنظیم نے آر ایس ایس پر لگایا الزام

رانچی: جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی میں جے پی ایس سی اور جے ایس ایس سی کی بھرتی امتحانات میں بے ضابطگیوں کے خلاف جاری طلبہ تحریک کے دوران آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (آئسا) کی قومی صدر نیہا بورا پر جمعہ کو ایک شخص نے سیاہی پھینک دی۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب وہ جے پال سنگھ منڈا اسٹیڈیم میں بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبہ سے ملاقات اور اظہارِ یکجہتی کے لیے پہنچی تھیں۔ پولیس نے سیاہی پھینکنے کے الزام میں ایک شخص کو حراست میں لے لیا ہے اور واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ ریاست میں جے پی ایس سی اور جے ایس ایس سی-سی جی ایل امتحانات میں بے ضابطگیوں اور پیپر لیک کے خلاف طلبہ کا احتجاج مسلسل چودھویں روز بھی جاری ہے۔ احتجاج کے دوران چھ طلبہ بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہوئے ہیں، جبکہ دو طلبہ تنظیموں نے جھارکھنڈ اسمبلی کے جاری مانسون اجلاس کے دوران اسمبلی تک مارچ کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔ واقعے کے بعد نیہا بورا نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ جو لوگ خود کو طلبہ کا حامی بتاتے ہیں، وہی احتجاجی طلبہ کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کرنے والوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر کسی کو یہ گمان ہے کہ سیاہی پھینک کر ملک بھر کے طلبہ اور نوجوانوں کی آواز کو دبایا جا سکتا ہے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ نیہا بورا نے کہا کہ طلبہ تحریک کو خوفزدہ کرنے کی ہر کوشش ناکام ہوگی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 20 جولائی کو احتجاج کے دوران آنسو گیس کے گولے داغے گئے اور پیلٹ گن کا بھی استعمال کیا گیا، مگر طلبہ اپنے مطالبات سے پیچھے نہیں ہٹے، اس لیے سیاہی پھینکنے جیسے اقدامات بھی انہیں خوفزدہ نہیں کر سکتے۔ اس سے قبل احتجاجی مقام پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے نیہا بورا نے کہا کہ جے پی ایس اور دیگر بھرتی امتحانات کے انعقاد کے لیے شفاف اور قابلِ اعتماد نظام قائم کیا جانا چاہیے۔

جنتر منتر احتجاج: عمر عبداللہ نے نیٹ مظاہرین کی حمایت کی

احتجاج حکومت کے خلاف تھا، ملک کے خلاف نہیں

جموں، (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے نیٹ (این ای ای ٹی) امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف جنتر منتر پر احتجاج کرنے والے طلبہ کی حمایت کرتے ہوئے جمعہ کو کہا کہ ان کا احتجاج حکومت کے خلاف تھا، نہ کہ ملک کے خلاف۔ ایک تقریب کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ ”حکومت کی مخالفت کو ملک کی مخالفت کے مترادف نہیں سمجھنا چاہیے۔ جمہوری اختلافِ رائے نظام میں موجود خامیوں کی نشاندہی اور ان کی اصلاح میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ انہوں نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت کے اس بیان کا خیر مقدم کیا، جس میں انہوں نے حکومت کی مخالفت اور ملک کی مخالفت کے درمیان فرق کو واضح کیا تھا۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ جمہوریت میں اس فرق کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”حکومت کی مخالفت، ملک کی مخالفت نہیں ہوتی۔ اکثر حکومت کی مخالفت ملک کے مفاد میں ہوتی ہے کیونکہ جہاں غلطیاں ہوتی ہیں، وہاں ان کی اصلاح ممکن ہو جاتی ہے۔ نیٹ امتحان کے تنازع اور اس کے بعد شروع ہونے والی طلبہ تحریک کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس احتجاج نے احتساب کو فروغ دیا ہے اور مستقبل میں امتحانی نظام کو مزید بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ تاہم احتجاج کے بعد طلبہ کو مبینہ طور پر ہراساں کیے جانے، ان کے خلاف مقدمات درج کرنے، سوشل میڈیا کے ذریعے دباؤ ڈالنے اور پولیس کارروائی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ ”ان طلبہ کے خلاف کارروائی بند ہونی چاہیے کیونکہ ان بچوں نے ملک کے خلاف کچھ نہیں کیا۔ جھارکھنڈ کی صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے، جہاں مبینہ امتحانی بے ضابطگیوں کے خلاف طلبہ کئی روز سے احتجاج کر رہے ہیں، انہوں نے ریاست کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین سے اپیل کی کہ وہ طلبہ سے بات چیت کریں اور ان کے خدشات کو دور کریں۔

کانگریس نے چنڈی گڑھ کیلئے سیاسی امور سے متعلق کمیٹی تشکیل دی

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس نے چنڈی گڑھ کانگریس کے لیے سیاسی امور اور الیکشن کمیٹی تشکیل دی ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے جمعہ کے روز پریس ریلیز میں بتایا کہ نئی کمیٹیاں فوری اثر سے نافذ العمل ہوں گی۔ سیاسی امور کی کمیٹی میں منیش تیواری، پون بنسل، ایچ ایس لکی، کملیش، چندر شرما، رویندر سنگھ پالی، زیڈ پی خان اور منوج لبانا شامل ہوں گے۔ وہیں، پردیش الیکشن کمیٹی میں منیش تیواری، ایچ ایس لکی، کملیش، چندر شرما، سریندر سنگھ، راج کمار گوئل، رویندر سنگھ پالی، زیڈ اے خان، ڈی پی ایس رندھاوا، پون شرما، جتیندر بھاٹیا، ہرمیل بینس (کیسری)، راجندر کمار نیتو، اسٹیلا میری جارج، ڈی ڈی جندل اور کلدیپ سنگھ کیمبوالا کو شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، تمام ریاستی سطح کی ذیلی تنظیموں کے سربراہوں کو خصوصی مدعو اراکین کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

ای ایم ڈی ضبطی پر الہ آباد ہائی کورٹ کا اہم فیصلہ۔۔۔۔

ای نیلامی میں پورٹل وقت سے پہلے بند کرنا غیر قانونی

بولی دھندہ کو ای ایم ڈی جمع کرنے کا موقع دینا ہوگا، یوپی سیڈا کو بقایا رقم جمع کرانے کا موقع دینے کی ہدایت

پریاگ راج۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ ای-نیلامی میں مقررہ وقت سے پہلے پورٹل بند کرکے بولی دھندہ کو باقی ارنسٹ منی ڈپازٹ (ای ایم ڈی) جمع کرنے سے روکنا مکمل طور پر من مانی اور غیر قانونی ہے۔ اس تبصرے کے ساتھ جسٹس مہیش چندر ترپاٹھی اور جسٹس کنال روی سنگھ کی بنچ نے چندرا فیبرکس پرائیویٹ لمیٹڈ کی عرضی منظور کرتے ہوئے پہلے سے جمع ای ایم ڈی ضبط کرنے والے صنعتی ترقیاتی اتھارٹی (یوپی سیڈا) کے حکم کو منسوخ کر دیا۔

ساتھ ہی عرضی گزار کو باقی ای ایم ڈی جمع کرانے کا موقع دینے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ کسی بولی دھندہ کی ای ایم ڈی سماعت کا موقع دیے بغیر ضبط نہیں کی جا سکتی۔ معاملہ غازی آباد واقع ٹی ڈی ایس سٹی کے صنعتی پلاٹ کی ای-نیلامی سے متعلق تھا۔ عرضی گزار کو سب سے زیادہ بولی دھندہ قرار دیا گیا تھا۔ اسے 20 مارچ 2021 کو ای میل بھیج کر 24 مارچ تک باقی ای ایم ڈی جمع کرنے کو کہا گیا تھا۔ عرضی گزار نے طبی ایمرجنسی کی وجہ سے وقت بڑھانے کی درخواست کی، لیکن پورٹل بند ہونے کی وجہ سے وہ ادائیگی نہیں کر سکا۔ اس کے بعد یوپی سیڈا نے اس کی پہلے سے جمع تقریباً 22.73 لاکھ روپے کی ای ایم ڈی ضبط کر لی۔ اس کے خلاف عرضی گزار نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔

عدالت نے پایا کہ نیلامی کیٹلاگ کی شرائط کے مطابق ہفتہ اور اتوار کو مدت کی گنتی سے خارج رکھا جانا تھا۔ اس بنیاد پر ادائیگی کی آخری تاریخ 26 مارچ 2021 مانی جائے گی، نہ کہ 24 مارچ۔ اس لیے 24 مارچ کو پورٹل بند کرنا معاہدے کی شرائط کے خلاف اور من مانی تھا۔ عدالت نے کہا کہ اگر کسی معاہدے کی مختلف شرائط میں بظاہر تضاد ہو تو ان کی ہم آہنگ تشریح کی جانی چاہیے، تاکہ معاہدے کا مقصد برقرار رہے۔ عدالت نے کہا کہ اگر کسی انتظامی حکم سے کسی شخص کے حقوق متاثر ہوتے ہیں تو فطری انصاف کے اصولوں پر عمل کرنا لازمی ہے۔ سماعت کا موقع دیے بغیر ای ایم ڈی ضبط کرنا قانوناً درست نہیں مانا جا سکتا۔ لہٰذا عدالت نے یوپی سیڈا کو ہدایت دی کہ حکم کی مصدقہ نقل موصول ہونے کے بعد عرضی گزار کو نیا ای میل بھیج کر باقی ای ایم ڈی جمع کرانے کا موقع دیا جائے۔ تاہم یہ بھی واضح کیا کہ عرضی گزار کو ای میل موصول ہونے کے دو دن کے اندر بقایا رقم جمع کرانی ہوگی۔

کاشی شاہی خاندان کی جائیداد کا تنازع

ہائی کورٹ کا عبوری راحت سے انکار

پریاگ راج۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے کاشی شاہی خاندان کی جائیدادوں سے متعلق جاری تنازع میں مدعی کو عبوری حکمِ امتناع دینے سے انکار کر دیا ہے۔ جسٹس انل کمار دشم کی سنگل بنچ نے کہا کہ جب عبوری حکمِ امتناع کی درخواست میں یہ واضح ہی نہیں کیا گیا کہ کن مخصوص جائیدادوں کے سلسلے میں راحت طلب کی جا رہی ہے تو ایسی مبہم درخواست پر عبوری تحفظ فراہم نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے ٹرائل کورٹ کے اس حکم کو درست قرار دیا، جس میں عبوری حکمِ امتناع کی درخواست مسترد کر دی گئی تھی۔ یہ معاملہ مہاراج کماری وشنو پریا کی جانب سے دائر جائیداد کی تقسیم اور اعلان سے متعلق مقدمے سے جڑا ہے۔ مدعی کا دعویٰ ہے کہ ان کے والدین کی چھوڑی ہوئی جائیدادوں میں ان کا ایک چوتھائی حصہ ہے۔ انہوں نے جائیدادوں کی تقسیم کے ساتھ شیڈول 'زیڈ' میں درج اپنی ذاتی جائیدادوں کے پُرامن استعمال اور قبضے کے تحفظ کا بھی مطالبہ کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ٹرائل کورٹ کی جانب سے عبوری حکمِ امتناع دینے کی درخواست مسترد کیے جانے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا تھا۔ دوسری جانب ڈاکٹر اننت نارائن سنگھ نے سول کورٹ میں مقدمہ چلانے سے روکنے کی درخواست مسترد کیے جانے کے خلاف ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ مقدمے میں عبوری حکمِ امتناع کی درخواست میں یہ نہیں بتایا گیا کہ کن جائیدادوں کے سلسلے میں راحت طلب کی گئی ہے۔ درخواست میں صرف مدعا علیہان کو جائیداد فروخت کرنے، منتقل کرنے یا قبضے میں مداخلت کرنے سے روکنے کی عمومی استدعا کی گئی ہے۔ عدالت نے کہا کہ متعلقہ جائیداد کی واضح تفصیل دینا ضروری ہے۔ مبہم درخواست پر عبوری راحت نہیں دی جا سکتی۔ عدالت نے کہا کہ اس لیے ٹرائل کورٹ کی جانب سے عبوری حکمِ امتناع دینے سے انکار کے حکم میں کوئی قانونی خامی نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے 5 مارچ 2024 کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے اپیل خارج کر دی۔ ساتھ ہی 31 مئی 2023 کے حکم کو چیلنج کرنے والی سول ریویژن بھی خارج کر دی، جس کے نتیجے میں ٹرائل کورٹ کے دونوں احکامات برقرار رہیں گے۔

قصپورہ میں تاریخی عماری کا جلوس نکلا

امبیڈکر نگر۔ حسینی کمیٹی کے زیر اہتمام جمعہ کے روز تحصیل جلال پور کے علاقہ قصپورہ میں تاریخی عماری کا جلوس نکالا گیا۔ جلوس میں مومنین اور زائرین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ دن بھر جاری رہنے والے جلوس کے دوران لوگوں نے اونٹوں پر سوار عماریوں، تابوتوں، علموں اور دلدل کی زیارت کی اور دعا کی۔ جلوس کے دوران مختلف مقامات پر ہجوم جمع ہو گیا۔ جلوس سے پہلے کے مجلس سے مولانا سید نورالحسن رضوی نے خطاب کیا۔ انہوں نے کربلا کے المناک واقعات کی ایک چلتی پھرتی روداد بیان کرتے ہوئے ایک سوگوار ماحول پیدا کیا۔ مجلس کے دوران عماری کا جلوس مقررہ راستوں سے ہوتا ہوا آگے بڑھا۔ مولانا سید کلب رشید رضوی، مولانا سید عباس طوسی دہلوی اور مولانا شاہد حسن رضوی نے خطاب کیا۔ مقررین نے شہدائے کربلا کی قربانیوں اور ان کے پیغام پر روشنی ڈال کر مومنین کو رقت انگیز کر دیا۔ انجمن حیدری رجسٹر سانکھنی بلند شہر، انجمن دستہ حسینی میرٹھ، انجمن میثم عزا سرسی مراد آباد، انجمن اصغریہ قدیم امت، انجمن حیدریہ ہالور اور انجمن امامیہ ناگپور نے جلوس میں شرکت کی۔ انجمنوں نے نوحہ خوانی کی اور شہدائے کربلا کو نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ جلوس کے دوران اونٹوں پر سجے عماریاں توجہ کا مرکز تھیں۔ لوگوں کی بڑی تعداد نے عماریوں، تابوتوں، عالموں اور دولد پر حاضری دی اور نیک تمنائیں کیں۔ جلوس کی نظامت ذیشان علی اعظمی نے کی۔ روس میں سیکورٹی کے حوالے سے تھانہ صدر سمن پور ابھیشیک ترپاٹھی، سب انسپکٹر انیل پانڈے، ہیڈ کانسٹیبل رمیش سنگھ نونیت یادو، ہیڈ کانسٹیبل راجکمار کشواہا، ولیج ہیڈ محمد آفتاب، صحافی سکندر پور محمد رضا حیدر قاسم عباس ہلال عباس، محمد بلال عباس منظور کی گاؤں کے معززین احمد عباس اور دیگر افراد موجود تھے۔

عزاخانہ شیخ ولیہ میں 'تحت الفاظ عشرہ مجالس' کی دوسری مجلس کا باوقار انعقاد

انجم نقوی نے میر انیس کا شاہکار مرثیہ پیش کیا

خاص رپورٹ: ادب، عزاداری اور علم و دانش کے تاریخی شہر امروہہ کے محلہ پچدرا میں واقع تاریخی عزاخانہ شیخ ولیہ میں 'عشرہ مجالس تحت الفاظ' کی سلسلہ وار مجالس کے تحت دوسری مجلس کا نہایت عقیدت و احترام اور شاندار تزک و احتشام کے ساتھ انعقاد عمل میں آیا۔ مجلس کی سب سے اہم اور روح پرور خصوصیت ممتاز مرثیہ خواں جناب انجم عباس (انجم نقوی، ممبئی) کا منفرد اندازِ پیشکش تھی۔ انہوں نے شاعرِ اعظم خدائے سخن میر ببر علی انیس کا حضرت امام حسن علیہ السلام کے فرزند اور کربلا کے شجاع شہزادے حضرت قاسم علیہ السلام کی شان میں تحریر کردہ عظیم الشان اور شاہکار مرثیہ دی رن کی رضا شاہ نے جب ابنِ حسن کو تحت الفاظ میں پیش کیا۔ انجم نقوی نے تقریباً ایک گھنٹے تک بغیر کتاب یا کاغذ دیکھے (حفظ) پورے رعب، صفائے زبان سے مرثیہ پیش کر کے حاضرین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور شرکاء مجلس سے داد و تحسین حاصل کی۔ انجم نقوی نے اس مرثیہ سے قبل کئی رباعیاں اور سلام بھی پیش کیے۔ مرثیہ خوانی سے قبل علمدار حسین صاحب سیتاپوری نے منظوم کلام پیش کر کے پیش خوانی کے فرائض انجام دیے اور مجلس کا ماحول غمِ حسینؑ میں سوگوار بنا دیا۔ مجلس کی شروعات روایت کے مطابق جناب محمد اصغر (شنو) اور ان کے ہم نواء نے سوز خوانی سے کی۔ اہلِ امروہہ، علماء، شعراء اور علم و ادب سے وابستہ افراد نے اس مجلس میں کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مسلم کمیٹی نے عید میلاد النبیؐ کے انتظامات کے لیے میمورنڈم پیش کیا

اقبال احمد خان کی سربراہی میں کمیٹی کے ایک وفد نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سے ملاقات کی اور مطالبات کی یادداشت پیش کی

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) مسلم کمیٹی (رجسٹرڈ) امروہہ کا اجلاس سرپرست کمیٹی محمد آصف قریشی کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس کی صدارت مسلم کمیٹی کے صدر اقبال احمد خان نے کی۔ اس موقع پر کمیٹی کے قانونی مشیر اور سینئر ایڈوکیٹ عارف ملک نے مسلم کمیٹی امروہہ کی جانب سے ضلع مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) امروہہ کو ایک میمورنڈم پیش کرنے کی تجویز پیش کی، جس میں مذہبی پروگراموں کے پرامن اور منظم انعقاد اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر منعقد ہونے والے محمدی جلوس کے بارے میں بتایا گیا۔ تمام سینئر ممبران بشمول ڈاکٹر نجم النبی، رومی شفاعت ایڈوکیٹ، یامین فاروقی، اکرم منصوری، انصار ملک، شمیم احمد، خالد صدیقی، انس عباسی، عارف قریشی، حاجی محسن، فراز صدیقی، سلیم سلمانی اور دیگر نے منظور شدہ قرارداد پر فوری عمل درآمد کی وکالت کی۔ اجلاس کی نظامت کمیٹی کے ترجمان سالار غازی نے کی۔ اجلاس کے فوراً بعد کمیٹی کے وفد نے دونوں سینئر ضلعی عہدیداروں سے ملاقات کی۔ میمورنڈم میں جلوس کے راستے کی سڑکوں کی مرمت، صفائی، لائٹنگ، بجلی، آوارہ جانوروں پر پابندی، ٹاؤن ہال کے میدانوں کی فراہمی، پولیس کی مناسب حفاظت اور ٹریفک کے انتظامات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کمیٹی نے یہ بھی درخواست کی کہ تمام سرکاری اجازت نامے مسلم کمیٹی رجسٹرڈ امروہہ کے مجاز صدر اقبال احمد خان کی درخواست پر ہی جاری کیے جائیں۔ کمیٹی نے اس یقین کا اظہار کیا کہ انتظامیہ کے تعاون سے اس سال عید میلاد النبی کی تمام تقریبات باہمی بھائی چارے، امن اور ہم آہنگی کے ماحول میں منعقد ہوں گی

عالم پور میں جلوس عماری اور بہتر تابوت کا جلوس 14 اگست کو

عالم پور (بارہ بنکی) انجمن رونق عزا و مومنین عالم پور کی جانب سے گزشتہ سال کی طرح امسال بھی عالم پور ضلع بارہ بنکی میں بتاریخ یکم ربیع الاول مطابق 14 اگست بروز جمعہ کو عماری کا جلوس برآمد ہوگا اور بہتر تابوت کی زیارت کرائی جائے گی، جلوس کی پہلی مجلس روضۂ حضرت امام حسینؑ 7:30 صبح منعقد ہوگی اس مجلس کو مولانا سید محمد حسین حسینی مظفر نگر خطاب فرمائیں گے بعد مجلس عماری کا جلوس برآمد ہوگا جس میں مقامی و بیرونی انجمن ہائے ماتمی نوحہ خوانی اور سینہ زنی کریں گی پھر یہ جلوس روضۂ حضرت امام حسینؑ سے روضۂ شاہ نجف مولا علیؑ اور جامع مسجد و عزاخانہ محمد زائر مرحوم و عزاخانہ شبیہ محمد مرحوم ہوتا ہوا عزاخانہ امانت علی میں شام 7 بجے اختتام پزیر ہوگا جس میں علمائے کرام تقریر فرمائیں گے۔ علمائے کرام میں مولانا یعسوب عباس شیعہ پرسنل لا بورڈ لکھنؤ، مولانا سید کلب جواد نقوی لکھنؤ، مولانا غلام رسول نوری کشمیر، مولانا سید محمد مہدی نقوی اعظم گڑھ، مولانا سید محمد حسین حسینی مظفر نگر کے نام شامل ہیں۔ جس میں انجمن زینت العزا عالم پور، انجمن رونق عزا اعظم پور، انجمن عابدیہ نوگاواں سادات، انجمن گلشن اسلام بھورہ سادات امبیڈکر نگر، انجمن عزائے حسین جعفر آباد جلالپور نوحہ خوانی و سینہ زنی کریں گی اور مشہور و معروف نوحہ خوان نواز نوگانوی اور عابس رضا سلطانپوری نوحہ پیش کریں گے اور عزاخانہ محمد زائر مرحوم سے بہتر تابوت برآمد کیئے جائیں گے جس کی نقابت ذیشان علی اعظمی اعظم گڑھ کریں گے اور عابس رضا سلطانپوری نقابت نوحہ پیش کریں گے اور نظامت انیس جائسی کریں گے جس میں آپ سبھی مومنین سے کثیر تعداد میں شرکت کی گزارش ہے اور بیرونی حضرات کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا ہے اور ختم جلوس قرعہ اندازی کی جائے گی جس میں کسی ایک انجمن کا نام نکلنے پر اس انجمن کو علم مبارک ہدیہ پیش جائے گا

دیورہ سادات میں جلوس عماری 16 اگست کو

بارہ بنکی انجمن فروغ عزا دیورہ سادات ضلع بارہ بنکی کی جانب سے ہر سال کی طرح امسال بھی 2 ربیع الاول (بروایت 30 قمری) مطابق 16 اگست بروز اتوار کو جلوس عماری برآمد ہوگی جلوس کی پہلی مجلس روضۂ جناب سکینہؑ دیورہ سادات 7 بجے صبح منعقد ہوگی اور انجمن رونق اسلام جلالپور روضۂ جناب سکینہؑ کا طواف کرتی ہوئی جلوس عماری برآمد کریں گی۔ اور مولانا سید نذر محمد زیغمی دہلی، مولانا شبر حسین خان اکبر پور، مولانا غضنفر عباس طوسی دہلی اور مولانا شاہد رضوی ممبئی مجلس کو خطاب فرمائیں گے اور مولانا ذیشان عباس سہیل بارہ بنکوی نقابت کے فرائض انجام دینگے جس میں مقامی و بیرونی انجمن انجمن ہائے ماتمی نوحہ خوانی و سینہ زنی کریں گی جس میں انجمن رونق اسلام (جلال پور) انجمن حسینیہ (اناؤ) انجمن گلشن اسلام (متو پور اعظم گڑھ) انجمن زینت العزا (عالم پور بارہ بنکی) اور انجمن فروغ عزا (دیورہ سادات) نوحہ خوانی و سینہ زنی کریں گی اور روضۂ جناب سکینہؑ پر اہل حرم کی زندان سے رہائی بعدہٗ کربلا پہنچنے کا پر درد منظر اور اہل حرم کی مدینہ آمد کی منظر کشی پیش کی جائے گی اور دوران جلوس 72 پنجوں کے علم کی زیارت کرائی جائے گی اور یہ جلوس اپنے قدیمی راستوں سے ہوتا ہوا شام 7 بجے موضع دیورہ سادات پہونچ کر اختتام پزیر ہوگا۔

کانوڑ یاترا کے پرامن انعقاد کے لیے پولیس افسران نے انتظامات کا جائزہ لیا

ایس پی دیہات انترکش جین کی متعلقہ افسران کو مشکوک افراد پر کڑی نظر رکھنے کی ہدایت

بلند شہر 7/اگست (پریس ریلیز) کانوڑ یاترا کے محفوظ اور پرامن انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے آج جمعہ کو ایس پی دیہات انترکش جین نے شکار پور، ڈبائی اور رام گھاٹ حلقے میں گنگا گھاٹ، کانوڑ یاترا کے راستوں اور عارضی پولیس چوکیوں کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران انہوں نے گنگا گھاٹوں پر عقیدت مندوں اور کانوڑیوں کے لیے حفاظتی انتظامات، ہجوم پر قابو پانے، بیریکیڈنگ، گھاٹوں پر تعینات پولیس فورس، واٹر پولیس اور غوطہ خوروں کی دستیابی، سی سی ٹی وی کیمروں کے کام کاج، لائٹنگ، پبلک اناؤنسمنٹ سسٹم، ٹریفک مینجمنٹ سسٹم، طبی امداد اور ہنگامی خدمات کا بغور معائنہ کیا۔ انہوں نے متعلقہ حکام سے انتظامات کی جانکاری حاصل کرتے ہوئے ضروری ہدایات جاری کیں۔ اس کے بعد انہوں نے عارضی پولیس چوکیوں پر دستیاب پولیس فورس، مواصلاتی نظام، رات کی گشت، ڈیوٹی رجسٹر، ضروری وسائل، پینے کے پانی کے انتظامات، روشنی کے انتظامات اور پولیس اہلکاروں کی تعیناتی کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ہر چوکی انچارج اپنے اپنے علاقوں میں مسلسل گشت کرے، مشکوک افراد اور سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ کانوڑ یاترا کے راستے پر کوئی افراتفری نہ ہو۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ کنور یاترا کے راستے پر ٹریفک کی ہموار آمد و رفت کو یقینی بنائیں، ضرورت کے مطابق روٹ ڈائیورژن بھی نافذ کیا جائے۔

فریقین کے درمیان ہوئی مار پیٹ، نصف درجن زخمی

دیوبند، 7/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند تحصیل کے گاؤں سہاگنی میں فریقین کے درمیان ہوئی معمولی کہاسنی دیکھتے ہی دیکھتے مار پیٹ میں تبدیل ہو گئی۔ دونوں گروپ ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے اور ایک دوسرے پر لاٹھی ڈنڈوں سے حملہ کر دیا، اتنا ہی نہیں دونوں فریقین نے ایک دوسرے پر پتھراؤ بھی کیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک خاتون سمیت نصف درجن افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر حالات کو قابو میں کیا اور گاؤں میں امن بحال کیا۔ اطلاعات کے مطابق ایک برادری کا نوجوان گھر واپس آ رہا تھا اس دوران پڑوس میں رہنے والے دوسری برادری کے نوجوان سے اس کی کہاسنی ہو گئی۔ راہگیروں نے مداخلت کر کے تنازعہ کو حل کرایا لیکن تھوڑی دیر بعد دونوں گروپ پھر ایک دوسرے کے سامنے آ گئے۔ دونوں طرف سے اینٹوں، پتھروں اور لاٹھیوں کے ساتھ ساتھ تیز دھار دار ہتھیاروں کا استعمال بھی کیا گیا۔ اس دوران دونوں اطراف کے نصف درجن افراد زخمی ہو گئے جن میں ایک خاتون بھی شامل ہے۔ تصادم کی اطلاع ملتے ہی انسپکٹر سنجے کمار پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اور دونوں فریقوں کو الگ کر کے حالات کو قابو میں کیا۔ احتیاط کے طور پر گاؤں میں پولیس فورس کو تعینات کر دیا گیا ہے۔ انسپکٹر سنجے کمار نے بتایا کہ دونوں پارٹیوں کے گھر آمنے سامنے ہیں۔ کسی بات پر ہوئی کہاسنی جھگڑے میں تبدیل ہو گئی۔ ابھی کسی بھی فریق نے کارروائی کے لئے تحریر نہیں دی ہے۔

کاٹن ویسٹ و ڈھولک تاجروں کا سبسڈی بحال کرنے کا مطالبہ

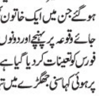

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) قانون ساز اسمبلی کے مانسون اجلاس کے دوران صدر ایم ایل اے امروہہ اور پی اے سی اتر پردیش کے صدر حاجی محبوب علی نے ریاست میں بنیادی طور پر امروہہ میں کاٹن ویسٹ اور ڈھولک کے تاجروں کے لیے بجلی کی سبسڈی بحال کرنے کا مطالبہ کیا، جیسا کہ سماج وادی پارٹی کی حکومت نے کیا تھا۔ انہوں نے ایوان کی توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ ان تاجروں کے ساتھ ناانصافی کی جا رہی ہے اور حکومت فوری طور پر اس مسئلے پر توجہ دے اور ان کی سبسڈی بحال کرے۔ محکمانہ وزیر نے محبوب علی کو سبسڈی کی جلد بحالی کی یقین دہانی کرائی۔

108 واں عرسِ رضوی شاندار انداز میں شروع

مولانا سبحان رضا خان اور مفتی احسن رضا قادری نے ملک اور بیرون ملک سے آئے زائرین اور مریدین کے نام اہم پیغام جاری کیا

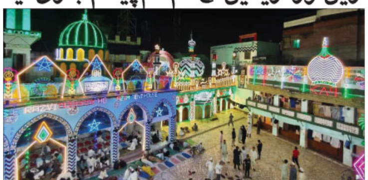

بریلی: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کے 108ویں عرس رضوی کا آغاز ہو گیا۔ تقریب کے ایک حصے کے طور پر، ایک نعتیہ مشاعرہ (ایک شعری سمپوزیم جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں وقف ہے) کا انعقاد کیا گیا، جس میں ملک اور بیرون ملک کے نامور شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ اس موقع پر درگاہ اعلیٰ حضرت کے مہتمم مولانا سبحان رضا خان اور سجادہ نشین بدر و شریعہ مفتی احسن رضا قادری نے ملک اور بیرون ملک سے آئے ہوئے زائرین اور مریدین کے نام اہم پیغام جاری کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا بریلوی کی پوری زندگی علم، عمل اور عقیدت کا ایک مثالی نمونہ ہے اور ان کی تعلیمات آج تک لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کو سنوار رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے علم، کردار اور معاشرے کے لیے لگن سے نئی مثال قائم کرنے والے ہی تاریخ میں امر ہوتے ہیں۔ امام احمد رضا نے قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام لوگوں تک پہنچایا اور اپنے علمی وظائف کے ذریعے امت مسلمہ کے اندر بیداری اور نظریاتی تبدیلی کی مضبوط بنیاد رکھی۔ انہوں نے کہا کہ صرف وہی لوگ تاریخ میں امر ہوتے ہیں جو اپنے علم، کردار اور معاشرے کے لیے لگن کے ذریعے نئی مثال قائم کرتے ہیں۔ درگاہ کے سربراہ اور سجادہ نشین نے تمام زائرین سے اپیل کی کہ وہ اسلام کی تعلیمات پر ثابت قدمی سے عمل کریں، روحانی احکامات کے درمیان باہمی اتحاد اور یکجہتی کو مضبوط کریں اور ان احکامات کے بزرگوں کی قائم کردہ اخوت و ہم آہنگی کی روایات کو برقرار رکھیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلک اہلسنت کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملک کی ترقی، امن اور خوشحالی میں اپنا مثبت کردار ادا کرے۔ انہوں نے خاص طور پر نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ سوشل میڈیا کو ذمہ داری اور صحیح طریقے سے استعمال کریں۔ انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ معاشرتی برائیوں سے خود کو دور رکھیں، اپنے عقیدے اور ملک کے ساتھ وفادار رہیں اور انسانیت، محبت اور بھلائی کے راستے پر چل کر معاشرے کی خدمت کریں۔ امام احمد رضا نے قرآن و سنت کی تعلیمات کو عوام تک پہنچایا اور اپنے علمی وظائف کے ذریعے امت مسلمہ کے اندر بیداری اور نظریاتی تبدیلی کی مضبوط بنیاد رکھی۔

پولیس نے شراب سمگلر کو گرفتار کرلیا

دیوبند، 7/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) غیر قانونی شراب کے خلاف مہم کا آغاز کرتے ہوئے پولیس نے منجھول گاؤں کے رہائشی دمن سنگھ کو چوندا ہیڑی گاؤں کے مین روڈ سے گرفتار کر لیا۔ پولیس نے اس کے پاس سے دیسی شراب کے 45 پیکٹ (پوے) برآمد کئے ہیں۔ مذکورہ معاملہ میں پولیس نے ایف آئی آر درج کر کے ملزم کو عدالت میں پیش کر دیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز ہی گاؤں منجھول کے باشندگان نے ایس ڈی ایم کورٹ کے احاطے میں مظاہرہ کرتے ہوئے غیر قانونی شراب بنانے اور فروخت میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا تھا۔

امروہہ کے سید نگلی میں تازہ لینٹر گرنے سے ایک معصوم سمیت تین لوگوں کی موت ہوگئی، چھ دیگر زخمی ہوگئے

امروہہ (ڈاکٹر مہتاب امروہوی) سید نگلی تھانہ علاقہ کے اندر واقع تاج پور گاؤں میں جمعرات کو مسلسل بارش کے دوران زیر تعمیر مکان کی کنکریٹ کا لینٹر گر گیا۔ اس واقعے میں ایک خاتون، اس کا ایک سالہ بیٹا اور ایک بزرگ خاتون کی المناک موت ہو گئی، جبکہ چھ دیگر شدید زخمی ہوئے۔ یہ جانکاری ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر نے دی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر نتن گوڑ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ لکھن سنگھ یادو نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور ہدایت دی کہ بچاؤ اور راحتی کاموں میں تیزی لائی جائے۔ لینٹر گرنے کے بعد گاؤں میں افراتفری اور افراتفری پھیل گئی۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ مراری لال کے مکان کی چھت صرف ایک دو دن پہلے ڈالی گئی تھی جس کی دعوت ہو رہی تھی۔ بارش شروع ہوئی تو کئی لوگوں نے چھت کے نیچے پناہ لی۔ اچانک پورا ڈھانچہ منہدم ہو گیا اور سب ملبے تلے دب گئے۔ مینو (30)، اس کا ایک سالہ بیٹا لال سنگھ، اور اسرتی (65) کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ چھ دیگر شدید زخمی ہوئے۔ انہیں ملبے سے نکالا گیا اور ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ مینو کی شادی ترارا گاؤں میں ہوئی تھی لیکن وہ اپنی والدہ کی دعوت پر تاج پور میں اپنے میکے آئی تھی تاکہ لینٹر ڈلنے کے بعد منعقد کی گئی دعوت میں شرکت کر سکے۔ اس سانحہ نے اہل خانہ کی خوشی کو ماتم میں بدل دیا۔ اطلاع ملتے ہی ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر نتن گوڑ اور ایس پی لکھن سنگھ یادو راحت اور بچاؤ کاموں کا جائزہ لینے کے لیے جائے وقوعہ پر پہنچے۔

فرید پور میں شہ زوروں کی ہراسانی سے تنگ آکر نوجوان نے خودکشی کی

نوجوان کی موت سے اہل خانہ کو گہرا صدمہ، تمام پہلوؤں پر پولیس کی تفتیش جاری

بلند شہر 7/اگست (پریس ریلیز) سکندر آباد کوتوالی علاقہ کے فرید پور گاؤں میں ایک نوجوان نے مبینہ طور پر گاؤں کے کچھ دبنگ لوگوں کی مسلسل ہراسانی سے تنگ آکر خودکشی کر لی۔ متوفی کی شناخت روی کے نام سے ہوئی ہے۔ متوفی نے اپنے پیچھے بیوی اور دو معصوم بیٹیوں کو چھوڑا ہے۔ اس واقعہ سے خاندان کو گہرا صدمہ پہنچا ہے، اہل خانہ کا رو رو کر برا حال ہے۔ اطلاع کے مطابق روی کے بھائی نے سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ گاؤں کے کچھ دبنگ لوگوں کے ذریعہ روی کے ساتھ مسلسل مار پیٹ اور ہراساں کر رہے تھے۔ اس ذہنی تناؤ اور تکلیف سے روی مکمل طور پر ٹوٹ گیا تھا۔ اسی وجہ سے اس نے یہ بھیانک قدم اٹھایا۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ روی دبنگوں کی اس ہراسانی کو برداشت نہیں کر سکا اور اس نے اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس اور فورنسک ٹیم نے گاؤں پہنچ کر جائے وقوعہ کا معائنہ کرتے ہوئے ابتدائی تحقیقات شروع کر دیں۔ پولیس نے لاش کا پنچنامہ تیار کر کے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ تھانہ انچارج شیلیندر پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ پولس معاملے کی تمام پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہے۔ واقعہ کی حقیقت جاننے کے لیے اہل خانہ اور دیگر مقامی

ہینڈلوم صنعت نے ہندوستانی ورثے کو نئی بلندیوں تک پہنچایا

ہتھ کرگھہ صنعت سے جڑے 30 لاکھ لوگوں کے روزگار مضبوط کرنے کیلئے حکومت پرعزم، وزیراعلیٰ نے سنت کبیر اسٹیٹ ہینڈلوم ایوارڈ اسکیم کے تحت ریاست سطح پر منتخب بنکروں کو اعزاز سے نوازا

لکھنؤ۔وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ریاست کی ہینڈلوم صنعت سے وابستہ دستکاروں اور بنکروں نے اپنی مہارت اور محنت سے ہندوستان کی وراثت کو نئی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔ ریاستی حکومت کاریگروں اور بنکروں کی بہبود کے لیے پابند عہد ہے۔'نیشنل ہینڈلوم ڈے' صرف ایک دن نہیں ہے، بلکہ ہندوستان کی تحریک آزادی میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ 7/اگست 1905 کو ہندوستان کی تحریک آزادی نے ایک نیارخ اختیار کیا۔ اس دن سودیشی کا جذبہ تحریک آزادی میں داخل ہوا۔ سودیشی کے منتر نے ہندوستان کو غلامی کے طوق سے آزاد کرنے کے عزم کو آگے بڑھایا۔ وزیراعلیٰ آج یہاں 'نیشنل ہینڈلوم ڈے کی تقریب-2026' سے بطور مہمان خصوصی خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ نے سنت کبیر اسٹیٹ ہینڈلوم ایوارڈ اسکیم کے تحت ریاستی سطح پر منتخب کیے گئے بنکروں کو اعزاز سے نوازا اور وزیراعلیٰ ہینڈلوم اینڈ پاورلوم انڈسٹری ڈیولپمنٹ اسکیم، جھلکاری بائی کوری ہینڈلوم اور پاورلوم ڈیولپمنٹ اسکیم کے استفادہ کنندگان کو علامتی چیک پیش کیے۔ قبل ازیں وزیراعلیٰ نے او ڈی او پی مصنوعات اور ہینڈلوم انڈسٹری پر مبنی نمائش کا دورہ کیا۔ پروگرام کے دوران، وزیراعلیٰ کی موجودگی میں ہینڈلوم مصنوعات کے بڑے خریداروں اور ادارہ جاتی شراکت داروں- ہینڈلوم پروموشن ایکسپورٹ کونسل چنئی، تحیرا بنگلورو، کاریگوڈی ٹی ڈی سی، انٹرنیشنل فیشن بزنس ایکسچینج کونسل اور پھول کانپور کے درمیان ایم او یو کا تبادلہ ہوا۔

وزیراعلیٰ نے کہا کہ مہاتما گاندھی نے تحریک آزادی میں کھادی، سودیشی اور ہینڈلوم کو سب سے اہم ہتھیار بنایا تھا۔ دیسی مصنوعات کو زندہ کرنے کے لیے، وزیراعظم نریندر مودی نے 7/اگست کو قومی ہینڈلوم ڈے کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا۔ یہ دن 2015 سے ملک بھر میں ہر سال منایا جارہا ہے۔ وزیر اعظم کا یہ فیصلہ لاکھوں کاروباریوں، تاجروں اور ہینڈلوم سے وابستہ کاریگروں کے لیے خراج تحسین ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ سودیشی ہماری وراثت ہے۔ ہمارے دستکار اور ہتھ کرگھا کاروباری لوگ بڑی تندہی اور لگن کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ ریاست کے 2.5 لاکھ خاندانوں کے 14-15 لاکھ لوگ ہینڈلوم صنعت سے وابستہ ہیں۔ پاورلومز کو شامل کیا جائے تو یہ تعداد تقریباً 30 لاکھ تک ہوجاتی ہے۔ یہ صنعت 30 لاکھ لوگوں کی روزی روٹی اور خود انحصاری کی بنیاد ہے۔ اس کے ذریعے وہ خود انحصاری کے ساتھ مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں۔

وزیراعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت دستکاروں اور بنکروں کو عزت واحترام کے ساتھ ہر سہولت فراہم کررہی ہے۔ تقریباً 40000 بنکروں کو چیف منسٹر ہینڈلوم انڈسٹری ڈیولپمنٹ اسکیم، جھلکاری بائی کوری ہینڈلوم اور پاورلوم ڈیولپمنٹ اسکیم، اور بجلی کی شرح میں رعایت جیسی اسکیموں کے ذریعے 109 کروڑ کی امداد فراہم کی گئی ہے۔ آج مقابلہ کا دور ہے۔ ہم اس صحت مند مقابلے میں صرف اسی صورت میں زندہ رہ سکیں گے جب ہم موجودہ مانگ کو پورا کرنے والے ٹیکسٹائل ڈیزائن اور تیار کریں۔ آج یہاں منعقد ہونے والی نمائش بنکروں اور کاریگروں کی مہارت کو ظاہر کرنے کا ایک پلیٹ فارم ہے اور ان کی مصنوعات کی برانڈنگ کے لیے ایک بنیاد ہے۔ یہ پلیٹ فارم مصنوعات کو مارکیٹ سے مربوط کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کو بدلنے کی کوشش ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ مغربی اترپردیش کے میرٹھ، مرادآباد، علی گڑھ، آگرہ اور بریلی جیسے اضلاع کے دستکار اور کاریگر اپنی مصنوعات سے ملک اور دنیا کو اپنی طرف متوجہ کررہے ہیں۔ لکھنؤ کا چکنکاری کام غیر معمولی طور پر شاندار ہے۔ تاجروں اور کاریگروں کے درمیان اعتماد کا رشتہ ہے۔ بارہ بنکی، امبیڈکرنگر، سنت کبیرنگر، گورکھپور، مؤ، اعظم گڑھ، وارانسی، بھدوہی اور مرزا پور کے کاریگروں کی مصنوعات کو عالمی سطح پر پہچان ملی ہے۔ 2017 سے پہلے، بھدوہی کی قالین کی صنعت تقریباً زبوں حالی کا شکار تھی۔ آج وہاں سے کروڑوں روپے کی برآمدات ہورہی ہیں۔ بھدوہی کے قالین عالمی منڈی میں مقبول ہوچکے ہیں۔ جب ملک کی نئی پارلیمنٹ میں قالین بچھانے کی بات آئی تو وزیراعظم نے بھدوہی کے قالینوں کو ترجیح دی۔ قالین کے ذریعے اترپردیش کے کاریگروں کو پارلیمنٹ میں نوازا جارہا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ روزگار نوجوانوں کے چہروں پر مسکراہٹ لاتا ہے۔ وہ اپنی مثبت توانائی کو ملک اور ریاست کی ترقی کے لیے استعمال کرنے کے قابل ہیں۔ اس کوشش کو ایک نئی سمت دینے کی ضرورت ہے۔ ریاست میں پانچ مقامات پر سنت کبیرداس کے نام پر ٹیکسٹائل پارک قائم کیا جارہا ہے۔ یہ بنکروں اور کاریگروں کو ایک نیا پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔ یہ کام 2017 سے پہلے مکمل ہوجانا چاہیے تھا لیکن گزشتہ حکومتوں میں ویژن اور مثبت سوچ کا فقدان تھا۔ ہر اقدام کو صرف ووٹ بینک کے نقطہ نظر سے دیکھنے سے غریبوں، کاریگروں اور دستکاروں کی عزت نہیں ہوتی۔ 2017 سے پہلے ریاست میں بجلی اور سڑکوں کی کمی تھی۔ ریاست کی خراب امن وامان کی صورتحال کی وجہ سے بیٹیاں، تاجر، کاریگر اور کاریگر محفوظ نہیں رہے۔

وزیراعلیٰ نے کہا کہ آج میرٹھ کھیلوں کی مصنوعات کا مرکز بن گیا ہے۔ 2017 سے پہلے یہ صنعت دم توڑ رہی تھی۔ بھٹیوں میں روایتی ایندھن کے استعمال نے ماحول کو آلودہ کیا۔ آج ریاستی حکومت نے وہاں پی این جی پائپ لائن بچھائی ہے۔ بجلی کے کنکشن دئے گئے ہیں۔ مصنوعات کو ٹیکنالوجی اور پیکیجنگ کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔ ایکسپورٹ کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ ریاستی حکومت نے ہینڈلوم مصنوعات کی خریداری کے لیے سرکاری محکموں کے لیے ایک نظام قائم کیا ہے۔ محکمے اس پر فوری ایکشن لیں۔ اسپتالوں اور گیسٹ ہاؤسز کو مقامی کاریگروں اور کاریگروں کے تیار کردہ بیڈ شیٹس اور تولیوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ اس سے ان کی آمدنی میں اضافہ ہوگا اور مصنوعات کی برانڈنگ کا موقع ملے گا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے، ہینڈلوم اور ٹیکسٹائل کے وزیر جناب راکیش سچن نے کہا کہ قومی ہینڈلوم ڈے صرف ایک تقریب نہیں ہے، بلکہ ہندوستان کی ہزاروں سال پرانی بنائی کی روایت اور سودیشی کے تصور کا جشن ہے۔ وزیراعلیٰ کی قیادت اور رہنمائی میں ریاستی حکومت ہینڈلوم صنعت کی مسلسل حوصلہ افزائی کررہی ہے۔ کاریگروں اور دستکاروں کو سرکاری اسکیموں کا فائدہ فراہم کیا جارہا ہے۔ مصنوعات کو برانڈنگ، ٹیکنالوجی، پیکیجنگ اور مارکیٹنگ سے جوڑا جارہا ہے۔ تہواروں اور تقریبات کے دوران، ہمیں ریاست کے بنکروں اور کاریگروں کے ذریعہ تیار کردہ مصنوعات کی خریداری کو ترجیح دینی چاہئے۔ پروگرام کے دوران ہینڈلوم انڈسٹری کی کامیابیوں پر مبنی ایک مختصر فلم کی نمائش کی گئی اور من کی بات پروگرام میں ہینڈلوم ڈے پر وزیراعظم کا پیغام نشر کیا گیا۔ اس موقع پر قانون ساز کونسل کے رکن مکیش شرما، ڈاکٹر لال جی پرساد نرمل، ایم ایل اے جئے دیوی، نیرج بورا، لکھنؤ کی میئر سشما کھرکوال، انفراسٹرکچر اینڈ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کمشنر دیپک کمار، وزیراعلیٰ کے صلاح کار اونیش کمار اوستھی، پرنسپل سکریٹری انل کمار ساگر، کمشنر اور ڈائرکٹر ہینڈلوم اور کپڑا صنعت کے وجے ینندر پانڈین سمیت دیگر معزز افراد موجود تھے۔

اونا دلت مظالم معاملے میں ملزمان کے بری ہونے پر مایاوتی کو تشویش

لکھنؤ، (یو این آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی صدر مایاوتی نے گجرات کے اونا دلت مظالم معاملے میں مقامی عدالت کی جانب سے بیشتر ملزمان کو بری کیے جانے پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے گجرات حکومت سے ہائی کورٹ میں مؤثر پیروی کرکے قصورواروں کو سخت سزا دلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ محترمہ مایاوتی نے جمعہ کو 'ایکس' پر جاری ایک بیان میں کہا، ''سال 2016 میں گجرات کے گیرسومناتھ ضلع کے اونا میں دلتوں پر ہونے والے زبردست مظالم کے معاملے میں مقامی عدالت کی جانب سے مارچ میں تقریباً تمام ملزمان کو بری کیے جانے کے فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے کے لیے متاثرہ دلت خاندانوں کو مالی اور دیگر سنگین مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔'' انہوں نے کہا، ''اس تلخ حقیقت سے خاص طور پر بہوجن سماج کے لوگوں میں گہری تشویش پائی جاتی ہے۔ اس معاملے میں تشویش کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ میں خود واقعے کے بعد متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کے لیے اونا گئی تھی۔ وہاں صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد میں نے ریاستی حکومت سے تمام قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا تھا۔'' بی ایس پی سربراہ نے کہا کہ ملک بھر میں احتجاج اور غم وغصے کے باوجود 40 میں سے 35 ملزمان کے بری ہونے کی خبر دلتوں کے تئیں سرکاری بے حسی اور ان کے مفادات وتحفظ کے سلسلے میں لاپرواہی کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ ابھی بھی گجرات حکومت کے پاس اپنی غلطی سدھارنے کا موقع ہے۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ ہائی کورٹ میں اس معاملے کی مؤثر پیروی کرتے ہوئے تمام قصورواروں کو سخت سزا دلائے، تاکہ متاثرہ خاندانوں کو انصاف مل سکے اور مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام ہوسکے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ گجرات حکومت متاثرہ خاندانوں کی خواہش کے مطابق سرکاری خرچ پر ماہر وکلا کا انتظام کرے۔ انہوں نے کہا کہ اترپردیش میں ان کی حکومت کے دوران غریبوں کو مفت قانونی امداد فراہم کرنے کے لیے قانونی انتظام کیا گیا تھا اور اسی طرح کا نظام گجرات میں بھی نافذ کیا جانا چاہیے۔

ذاکرِ اہلبیتؑ مولانا مرزا امتیاز علی کا انتقال

لکھنؤ۔ملت جعفریہ کی ہردل عزیز شخصیت تمام شیعہ اداروں سے وابستہ مولانا مرزا امتیاز علی کا بتاریخ ۲/اگست ۲۰۲۶ءکو صبح ۸ ربجے انتقال ہوگیا۔ مرحوم کی تدفین شام ۶ ربجے کربلا امداد حسین خاں، راجاجی پورم لکھنؤ میں ہوئی۔ مرحوم کے انتقال کے سلسلہ میں ایک تعزیتی جلسہ جلسہ تنظیم ملت کے صدر آصف رضا کی رہائش گاہ واقع کشمیری محلہ میں مشہور شاعر اہلبیت جناب خورشید رضا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ واضع رہے کہ مرحوم تنظیم ملت کے سرپرست تھے۔ جلسہ میں مرحوم کی دینی وسماجی خدمات کو یاد کرتے ہوئے مرحوم کے نام سورۂ فاتحہ کا ایصال ثواب کیا گیا۔ مرحوم کے پنجم کی مجلس ۶/اگست، بروز جمعرات صبح ۹:۳۰ بجے روضۂ کاظمین میں منعقد ہوگی۔

راشٹریہ لوک دل کے اترپردیش صدر ڈاکٹر راماشیش رائے کا استعفیٰ

اب نئی پارٹی بنائیں گے رام آشیش رائے، جلد ہوگا اعلان

لکھنؤ، (یو این آئی) راشٹریہ لوک دل (آر ایل ڈی) کے ریاستی صدر ڈاکٹر راماشیش رائے نے اپنے عہدے کے ساتھ ساتھ پارٹی کی بنیادی رکنیت سے بھی استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے اپنا استعفیٰ پارٹی کے قومی صدر اور مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جینت چودھری کو بھیج دیا ہے۔ ڈاکٹر رائے نے اپنے استعفے میں ریاستی صدر کی ذمہ داری سونپنے کے لیے مسٹر چودھری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اپنے دورِ کار میں انہوں نے تنظیم کو مضبوط بنانے کے لیے اپنی صلاحیت کے مطابق کوششیں کیں۔ انہوں نے ریاست کے مختلف اضلاع کا وسیع دورہ کیا، کارکنوں سے رابطہ قائم کیا اور تنظیم کی توسیع و مضبوطی کے لیے مسلسل کام کیا۔ ڈاکٹر رام آشیش رائے نے اپنے عہدے اور پارٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دینے کے بعد کہا کہ وہ جلد ہی نئی پارٹی کا اعلان کریں گے۔ مسٹر رائے نے جمعہ کو یہاں یو این آئی سے کہا کہ وہ کسی پارٹی میں شامل ہونے کے بجائے ایک الگ پارٹی بنانے کی سمت میں قدم اٹھائیں گے۔ اس پر جلد ہی فیصلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات سے پہلے نئی پارٹی کے قیام کا عمل پورا کرلیا جائے گا اور آئندہ اسمبلی انتخابات میں مضبوطی سے میدان میں اترا جائے گا۔ واضح رہے کہ مسٹر رائے نے آج ہی اپنے عہدے کے ساتھ ساتھ پارٹی کی بنیادی رکنیت سے بھی استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے اپنا استعفیٰ قومی صدر اور مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جینت چودھری کو بھیجا ہے۔ ڈاکٹر رائے نے اپنے استعفے میں ریاستی صدر کی ذمہ داری سونپنے کے لیے مسٹر چودھری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اپنے دورِ اقتدار کے دوران انہوں نے تنظیم کو مضبوط بنانے کے لیے اپنی صلاحیت کے مطابق کوششیں کیں۔ انہوں نے ریاست کے مختلف اضلاع کا وسیع دورہ کیا، کارکنوں سے رابطہ قائم کیا نیز تنظیم کی توسیع اور استحکام کے لیے مسلسل کام کیا۔

انہوں نے کہا کہ وہ 1974-75 کی لوک نائک جے پرکاش نارائن کی مکمل انقلاب تحریک سے متاثر ہوکر سیاست میں آئے تھے۔ اس وقت بدعنوانی، مہنگائی، بے روزگاری، جمہوری اداروں کے زوال اور حکومت و انتظامیہ کی جواب دہی جیسے مسائل قومی تشویش کا موضوع تھے اور نظام کی تبدیلی کا جو خواب دیکھا گیا تھا، وہ آج بھی ادھورا نظر آتا ہے۔ مسٹر رائے نے کہا کہ کسانوں کو اپنی پیداوار کی مناسب قیمت نہیں مل رہی ہے، جبکہ نوجوان بے روزگاری اور مستقبل کی غیر یقینی صورت حال سے دوچار ہیں۔ تعلیم، روزگار اور سماجی انصاف کے شعبوں میں بڑھتی مایوسی سے عوام میں بے اطمینانی بڑھ رہی ہے۔

کانپور میں گنگا طغیانی پر، ساحلی علاقوں میں دہشت

لکھنؤ/کانپور (یو این آئی) گزشتہ تقریباً ایک ہفتے سے وقفے وقفے سے ہونے والی بارش کے باعث صنعتی شہر کانپور میں گنگا ندی کی سطح آب میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جس سے نشیبی علاقوں میں سیلاب کا خطرہ گہرا ہوگیا ہے۔ سرکاری ذرائع نے جمعہ کو بتایا کہ آج صبح تقریباً ساڑھے 9 بجے کانپور بیراج میں گنگا کی سطح آب 113.410 میٹر تک پہنچ گئی تھی، جو 114 میٹر کے انتہائی نشان سے تقریباً 600 سینٹی میٹر کم تھی۔ بلند شہر کے نروڑا بیراج سے پانی چھوڑے جانے کے باعث یہاں گنگا کی سطح آب میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ شکلا گنج گھاٹ پر گنگا 112.06 میٹر کی سطح پر بہہ رہی تھی، جبکہ یہاں انتہائی نشان 113 میٹر اور خطرے کا نشان 114 میٹر ہے۔ محکمہ موسمیات نے آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران بھی بارش کا امکان ظاہر کیا ہے۔ مسلسل بارش کے باعث گنگا کے کنارے واقع علاقوں میں حالات تشویش ناک ہوتے جارہے ہیں۔ نشیبی علاقوں میں بارش اور سیلاب کا پانی داخل ہوگیا ہے اور کئی مقامات پر گھروں میں پانی داخل ہونے کے بعد لوگ بالائی منزلوں یا چھتوں پر پناہ لینے پر مجبور ہیں۔

کیشو پرساد موریہ نے میرا پمپ ایپ کا آغاز کیا

پٹرول پمپ ڈیلرز کے لیے ڈیجیٹل مینجمنٹ کی نئی شروعات

لکھنؤ/ پریاگ راج۔اترپردیش کے نائب وزیراعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے جمعہ کے روز سول لائنز کے ہوٹل بلیسنگ امپیریل میں منعقدہ ایک تقریب میں پیٹرولیم ریٹیل انڈسٹری کے لیے تیار کردہ ایک جدید ترین ڈیجیٹل پلیٹ فارم ''میرا پمپ ایپ'' کا آغاز کیا۔ اس تقریب میں ریاست کے مختلف اضلاع سے پیٹرول پمپ ڈیلر، صنعت کے نمائندوں، معززین اور میڈیا نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر نائب وزیراعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ ہندوستان تیزی سے ڈیجیٹل معیشت کی طرف بڑھ رہا ہے اور اس طرح کی اختراعات ملک کے صنعت کاروں کو نئی طاقت فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا پمپ ایپ پیٹرولیم ریٹیل انڈسٹری میں تکنیکی تبدیلی کی جانب ایک اہم اقدام ہے اور پیٹرول پمپ ڈیلرز کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوگا۔ انہوں نے بانی شری سنجے سچدیوا اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دی اور ایپ کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ سابق کابینہ وزیر اور ایم ایل اے، سدھارتھ ناتھ سنگھ نے کہا کہ اس طرح کے مقامی طور پر ترقی یافتہ اسٹارٹ اپ ہندوستان کی اختراعی صلاحیتوں کی بہترین مثال ہیں۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ یہ ایپ پیٹرولیم انڈسٹری میں ایک نئے جدید مینجمنٹ سسٹم کا آغاز کرے گی۔

ڈاکٹر کرتیکا اگروال نے کہا کہ ٹیکنالوجی تب ہی معنی خیز ہے جب یہ عام کاروباریوں کی زندگیوں کو آسان بناتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرا پمپ ایپ پیٹرول پمپ ڈیلرز کے لیے ایک قابل اعتماد ڈیجیٹل ساتھی ثابت ہوگی اور اس کے وسیع پیمانے پر استعمال کی امید ظاہر کی ہے۔ مسٹر کملیش کمار نے کہا کہ نوجوان اور تجربہ کار سوچ کا یہ امتزاج بلاشبہ انڈسٹری کو ایک نئی سمت دے گا۔ تمام مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے میرا پمپ ایپ کے بانی اور پیٹرولیم سیکٹر کے سینئر قانونی مشیر جناب سنجے سچدیوا نے کہا کہ پیٹرولیم انڈسٹری میں اپنے چار دہائیوں سے زیادہ کے تجربے کے دوران انہوں نے پیٹرول پمپ ڈیلرز کو درپیش عملی مسائل کا قریب سے مشاہدہ کیا ہے۔ ان تجربات کی بنیاد پر، میرا پمپ ایپ کا تصور اس لیے بنایا گیا تھا کہ ہر ڈیلر اپنے کاروبار کی ہر اہم سرگرمی کو اپنے ادارے میں موجود ہوئے بغیر مؤثر طریقے سے کنٹرول کرسکے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ یہ ایپ وسیع پیمانے پر خصوصیات فراہم کرے گی، جس میں سیلز، اسٹاک، ٹینک ڈِپ، میٹر ریڈنگ، اسٹاک کی مختلف حالتیں، کیش مینجمنٹ، منافع نقصان کا تجزیہ، روزانہ کی رپورٹس، مطلوبہ لائسنس کی آخری تاریخ، اور تعمیل کی معلومات شامل ہیں۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ یہ ایپ پیٹرول پمپ کے کاروبار میں شفافیت، کارکردگی اور منافع میں اضافے کے لیے سنگ میل ثابت ہوگی۔

کے جی ایم یو میں شارٹ سرکٹ سے آگ لگنے سے خوف و ہراس

50 بچوں کو دوسرے وارڈ میں شفٹ کیا گیا

لکھنو (پی این ایس) کے جی ایم یو انتظامیہ کے سینئر لیڈر اور ترجمان ڈاکٹر کے کے سنگھ اپنی ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ حفاظتی وجوہات کی بناء پر پیڈیاٹرک سرجری وارڈ میں داخل تقریباً 50 بچوں کو فوری طور پر دوسرے وارڈ میں منتقل کردیا گیا۔ احتیاط کے طور پر آئی سی یو میں داخل بچوں کو بھی محفوظ مقام پر منتقل کردیا گیا۔ اس دوران ڈاکٹروں، نرسنگ سٹاف اور لواحقین کو بجلی بند کرنے سے مریضوں کو منتقل کرنے میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سیکیورٹی اہلکاروں نے تھوڑی دیر میں آگ پر قابو پالیا۔ تاہم، حاضرین نے الزام لگایا کہ واقعے کے دوران نہ تو فائر الارم اور نہ ہی احاطے میں نصب متعدد فائر فائٹنگ آلات کو چالو کیا گیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر الارم وقت پر بج جاتی تو صورتحال سے زیادہ تیزی سے نمٹا جاسکتا تھا۔ کے جی ایم یو کے ترجمان ڈاکٹر کے کے سنگھ نے بتایا کہ سوئچ بورڈ میں لگی آگ پر فوری طور پر قابو پالیا گیا۔ سموگ کے باعث بچوں کو پروٹوکول کے مطابق دوسرے وارڈ میں منتقل کردیا گیا۔ تمام مریض محفوظ ہیں اور کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

محمد ایوب صدیقی کے انتقال پر تعزیت

لکھنؤ سماجی کارکن الحاج محمد ایوب صدیقی (۸۸) (سعادت گنج بارہ بنکی) کے انتقال پر کارکنان گولڈن فیوچر ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لئے بلندئی درجات کی دعا کی ہے۔ مولانا محمد شمیم ندوی (دارالعلوم ندوۃ العلماء) نے مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ چچا میاں مرحوم انتہائی خوش مزاج، حسن اخلاق، بلند کردار کے مالک تھے، حالات حاضرہ پر گہری نظر تھی، اور علماء کرام، حفاظ واہل علم کی خوب قدر کرتے اسے اپنی سعادت سمجھتے، نماز کے پابند اور حلوائی محلہ مسجد کے سکریٹری تھے، دینی، ملی، سماجی کاموں میں حصہ لیتے، عزیز واقارب کا لحاظ وہر ایک کی غم وخوشی میں برابر کے شریک رہتے اور بڑی خوش اسلوبی سے ملتے، اور خیر خواہی کا جذبہ خوب تھا، سلام کرنے میں سبقت کرتے، جواپنائیت، پیار ومحبت کا بہترین ذریعہ، اور اسلام کی عظیم خصوصیت میں ہے، مرحوم کے فرزند مولانا محمد محمود ندوی کی اقتداء میں دینی، ملی، سماجی کارکنان عزیز واقارب، قرب وجوار سمیت بڑی تعداد میں نماز جنازہ ادا کی، اور عیدگاہ قبرستان تدفین میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر مولانا عبدالغیور، حاجی محمد نفیس، مولانا محمد شمیم ندوی، الحاج اقبال انصاری، محمد وسیم صدیقی، خلیل علی حسن، محمد عرفان، حافظ ایاز احمد، حافظ زعیم، حافظ حذیفہ ندیم ثمیر، محمد طارق، احمد رسول، محمد جاوید، محفوظ، وغیرہ نے بھی تعزیت پیش کر کے دعائے مغفرت کی ہے۔

ماں اور بچے کی صحت کیلئے یوپی حکومت اور آیوش یونیورسٹی میں اہم معاہدہ

ماں اور بچے کی صحت کی خدمات کو مضبوط بنانے، شواہد پر مبنی پالیسی اور تحقیق کو فروغ دینے کے ساتھ زچگی کی شرحِ اموات میں کمی پر زور

لکھنؤ۔ریاستی تبدیلی کمیشن، حکومت اترپردیش اور مہایوگی گرو گورکھ ناتھ آیوش یونیورسٹی، گورکھپور کے درمیان ایک اہم مفاہمت نامہ پر دستخط کیے گئے جس کا مقصد ماں اور بچے کی صحت کی خدمات کو مضبوط بنانا اور اترپردیش میں زچہ کی شرح اموات کو کم کرنا ہے۔ اس مفاہمت نامے پر یوجنا بھون، لکھنؤ میں منوج کمار سنگھ، چیف ایگزیکٹیو آفیسر، اسٹیٹ ٹرانسفارمیشن کمیشن اور پروفیسر (وئیدیا) کے راما چندر ریڈی، وائس چانسلر، مہایوگی گرو گورکھ ناتھ آیوش یونیورسٹی نے دستخط کیے۔

اس معاہدے کا مقصد زچہ و بچہ کی صحت کے شعبے میں تزویراتی، تکنیکی، تعلیمی اور تحقیقی تعاون قائم کرنا اور شواہد پر مبنی مداخلتوں کے ذریعے صحت کی خدمات کے معیار اور تاثیر کو بہتر بنانا ہے۔

ایم او یو کے تحت، یونیورسٹی تکنیکی اور علمی مہارت، مشترکہ تحقیق اور سروے، شواہد پر مبنی سفارشات، عمل درآمد کے اوزار، اور نگرانی اور تشخیص کی معاونت فراہم کرے گی۔ خاص طور پر زچگی کی شرح اموات، خون کی کمی، غذائی قلت، اور نوزائیدہ پیچیدگیوں کو کم کرنے اور ماں اور بچے کی صحت کے اشاریوں کو بہتر بنانے پر توجہ دی جائے گی۔ شراکت داری ثبوت کے رہنما خطوط، معیاری آپریٹنگ طریقہ کار (SOPs)، آپریشنل دستور العمل اور پالیسی دستاویزات کی ترقی میں بھی معاونت کرے گی، اور صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکنوں، آیوش ڈاکٹروں، فیلڈ ورکرز اور متعلقہ عہدیداروں کے لیے صلاحیت سازی کے پروگراموں کا اہتمام کرے گی۔ ریاستی تبدیلی کمیشن صحت کے ترجیحی شعبوں کی نشاندہی کرنے، پالیسی رہنمائی فراہم کرنے اور متعلقہ سرکاری محکموں کے ساتھ تال میل قائم کرنے میں مدد کرے گا۔ یونیورسٹی اپنے فیکلٹی، محققین اور طلباء کی مہارت کے ذریعے تحقیق، دستاویزات، نگرانی، تشخیص، اور کمیونٹی بیداری کی سرگرمیوں میں حصہ ڈالے گی۔ یہ معاہدہ تین سال کی مدت کے لیے مؤثر ہوگا اور دونوں اداروں کی باہمی رضامندی سے اس میں توسیع کی جاسکتی ہے۔ یہ شراکت داری مالی نوعیت کی نہیں ہوگی، اور ہر ادارہ اپنے اخراجات خود برداشت کرے گا، جب تک کہ کسی مخصوص منصوبے کے لیے علیحدہ تحریری انتظام نہ کیا جائے۔ یہ تعاون اترپردیش میں حکومت، تعلیمی اداروں اور صحت کے شعبے کے ماہرین کے درمیان تال میل کو مضبوط بنانے، شواہد پر مبنی پالیسی مداخلتوں کو فروغ دینے اور زچگی اموات کے صفر ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ایک اہم قدم ہے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبۂ فارسی کی قیادت پروفیسر محسن علی کے سپرد

پروفیسر کے منصب پر ترقی، صدرِ شعبہ فارسی اور ڈپٹی پرووسٹ مقرر ہونے پر علمی وادبی حلقوں کی مبارکباد

لکھنؤ/نئی دہلی: جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ممتاز محقق، کہنہ مشق استاد اور ماہر فارسی ڈاکٹر محسن علی کو پروفیسر کے منصب پر ترقی دیتے ہوئے شعبۂ فارسی کا صدر مقرر کردیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہیں جامعہ کے ایم ایم اے جے ہال آف بوائز ریزیڈنس کا ڈپٹی پرووسٹ بھی نامزد کیا گیا ہے۔ ان اہم تقرریوں کو جامعہ کی علمی و انتظامی ترقی کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے جس پر اساتذہ، طلبہ، محققین اور ادبی حلقوں نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

پروفیسر محسن علی کا شمار ملک کے ان ممتاز اساتذہ میں ہوتا ہے جنہوں نے فارسی زبان وادب، ایرانی مطالعات، تقابلی ادب اور ہندوستانی علمی روایت کے فروغ میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ وہ اپنی تدریسی صلاحیت، تحقیقی بصیرت، علمی دیانت اور انتظامی اہلیت کے باعث علمی دنیا میں ایک معتبر مقام رکھتے ہیں۔ ان کی نگرانی میں متعدد تحقیقی منصوبے مکمل ہوچکے ہیں جبکہ ان کے علمی مضامین اور تحقیقی مقالات قومی وبین الاقوامی سطح پر قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

پروفیسر محسن علی فارسی، ترکی، انگریزی، اردو اور ہندی زبانوں پر یکساں عبور رکھتے ہیں۔ مختلف زبانوں اور تہذیبوں پر ان کی گہری نظر نے انہیں بین الثقافتی اور بین اللسانی مطالعات کے میدان میں ایک منفرد شناخت عطا کی ہے۔ اس وقت وہ انڈین نظامِ علم کے تحت ایک اہم تحقیقی منصوبے پر بھی کام کررہے ہیں جس کا مقصد ہندوستان کی کلاسیکی اور فکری روایت کو جدید تحقیقی تناظر میں پیش کرنا ہے۔

صوفی اکیڈمی خانقاہ سہروردیہ چشتیہ خلیل پور شریف کا ماننا ہے کہ پروفیسر محسن علی کی قیادت میں شعبۂ فارسی تدریس، تحقیق، نصاب سازی، علمی سرگرمیوں اور بین الاقوامی روابط کے میدان میں مزید مضبوط اور مؤثر کردار ادا کرے گا۔ ان کی علمی بصیرت اور انتظامی تجربہ طلبہ اور محققین کے لیے ایک بہتر تعلیمی اور تحقیقی ماحول فراہم کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔

اس موقع پر صوفی اکیڈمی خانقاہ سہروردیہ چشتیہ خلیل پور شریف، الہ آباد کے ڈائریکٹر سید انوار صفی اور اکیڈمی کے تمام اراکین خصوصیت کے ساتھ ڈاکٹر ناظر حسین، ڈاکٹر صدام حسین، ڈاکٹر محمد ریحان، ڈاکٹر اعجاز احمد، ڈاکٹر محمد سلمان، ڈاکٹر مہر النساء، ڈاکٹر ثنا اظہر، ڈاکٹر شیخ عشرت اقبال، ڈاکٹر رانی حفیظ، ضیاء اللہ صدیقی، صبا نعیم، گل فشاں نصیر، زیبا آرا، سید اکرام صفی، ابصار چشتی، عبدالجبار علیمی، اشتیاق احمد عارفی، رکن الدین عارفی، محمد سبحانی قادری، سید محمود عالم، نوراعلیٰ، محمد عارض سید کاشف حسین وغیرہ نے پروفیسر محسن علی کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ تقرری ان کی طویل علمی، تحقیقی اور تدریسی خدمات کا حقیقی اعتراف ہے۔ صوفی اکیڈمی کے ڈائریکٹر سید انوار صفی نے اپنے تہنیتی پیغام میں کہا کہ پروفیسر محسن علی کی قیادت میں شعبۂ فارسی یقیناً نئی علمی جہتوں سے آشنا ہوگا اور قومی وبین الاقوامی سطح پر اپنی شناخت کو مزید مستحکم کرے گا۔ صوفی اکیڈمی نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ پروفیسر محسن علی کو صحت، عافیت، استقامت اور مزید علمی کامیابیوں سے نوازے تاکہ وہ اپنی نئی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے انجام دیتے ہوئے علم و ادب کی خدمت کا یہ روشن سفر مزید کامیابی کے ساتھ جاری رکھ سکیں۔